#

وہ باتیں جن کا نہ جاننا کسی مسلم کےلئےروا نہیں

*بقلم :د/ خالد بن حمد الخریف*



# مقدّمہ

ہر قسم کی تعریف اللہ تعالی کےلیے لائق وزیبا ہے، ہم اس کی تعریف کرتے ہیں، اس سے مدد ماںگتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں، اور ہم اپنے نفسوں کے شر اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں، جسے اللہ تعالی ہدایت دے دے، اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں، اور جسے گمراہ کردے، اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی برحق معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اوراس کے رسول ہیں۔ اما بعد: ہر مسلمان پر اپنے دین کی ان باتوں کا علم حاصل کرنا ضروری ہے جن سے لا علم ہونا اس کے کے لئے قطعا روا نہیں ہے،‏‏ خواہ ان کا تعلق عقیدہ سے ہو یا عبادت سے یا معاملات سے، اور اس کے لیے اللہ تعالی کے دین سے اس طرح منہ موڑنا جا‏ئز نہیں کہ نہ اسے سیکھے اور نہ اس پر عمل کرے۔ بلکہ اتنا سیکھنا ضروری ہے جتنے سے اس کا دین قائم ہو تاکہ وہ اللہ تعالی کی عبادت علم وبصیرت کی روشنی میں کرے، سو نہ نصاری کی مشابہت اختیار کرے جو بلا علم عمل کرتے ہیں اور نہ یہود کی جو علم کے باوجود عمل نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں یہود ونصارى کے راستہ سے دور رکھے، اس حقیقت کو دیکھتے ہوۓ کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد دین کے اصول سے بھی ناواقف ہے بجز چند افراد کے جن پہ اللہ تعالی کی رحمت ہو‏‏ئی میں نے طے کیا کہ عقیدہ وعبادت کے ان مسا‏ئل پر کچھ لکھوں جن کی ضرورت ہر مسلمان مرد وعورت کو ہے۔ یہ کتاب تین فصلوں پر مشتمل ہے: پہلی فصل: عقائد کا بیان دوسری فصل: عبادات کا بیان تیسری فصل: معاملات کا بیان

رب ذو الجلال سے دعا گو ہوں کہ اس کتاب کو ہر طالب حق کے لیے نفع بخش بناۓ اور اسے صرف اپنی ہی رضا کے لیے ایک خالص عمل کے طور پر قبول فرماۓ،وہ یقینا بڑا سخاوت اور کرم والا ہے۔

اور بکثرت درود و سلام ہو ہمارے نبی محمد پر اور آپ کی آل اور صحابہ پر۔

**بقلم :د/ خالد بن حمد الخریف**

# پہلیفصل : عقائدکابیان

## مطلباول: اسلامکامعنیومفہوماوراسکےارکان

اسلام کا مطلب ہے توحید کو اپنا کر اللہ تعالی کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا، فرماںبردار ہو کر اس کے حکم کو مان لینا اور شرک اور مشرکوں سے بیزاری کا اعلان کرنا۔

اسلام کے ارکان پانچ ہیں:

پہلا رکن : اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہيں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ و سلم اللہ کے رسول ہيں۔

دوسرا رکن : نماز قائم کرنا

تیسرا رکن : زکاۃ دینا

چوتھا رکن: رمضان کا روزه رکھنا

پانچواں رکن: طاقت رکھنے والوں کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا.

### توحیدکیاہمیت:

معلوم ہو کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے مخلوقات کو محض اس لیے پیدا کیا کہ وہ اسی کی عبادت کریں اوراس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{وَمَا خَلَقْتُ ٱلْجِنَّ وَٱلْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ }.

 )میں نے جنات اور انسان کو پیدا ہی اسی غرض سے کیا ہے کہ وہ میری عبادت کیا کریں۔( (سورہ الذاریات، آیت: 56) اور اس عبادت سے شناسائی علم ہی کے ذریعہ ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

{ فَٱعْلَمْ أَنَّهُۥ لَآ إِلَـٰهَ إِلَّا ٱللَّهُ وَٱسْتَغْفِرْ لِذَنۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَـٰتِ ۗ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَىٰكُمْ ١٩}.

)تو آپ اس کا یقین رکھیے کہ بجز اللہ کے کوئی حقیقی معبود نہیں اور اپنی خطا کی مغفرت مانگتے رہیے اور سارے ایمان والوں اور ایمان والیوں کے لیے بھی، اور اللہ خوب خبر رکھتا ہے تم سب کے چلنے پھرنے اور رہنے سہنے کی جگہ کو۔( (سورۂ محمد: 19) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں قول وعمل سے پہلے علم کا ذکر کیا ہے۔ اور جس سب سے اہم بات کا سیکھنا مسلمان پر واجب ہے وہ اللہ عز وجل کى توحید ہے؛ کیوں کہ دین کی بنیاد اسی پر ہے توحید کے بغیر دین کا قیام ہی نہیں ہو سکتا۔ اور یہی ایک مسلمان پر پہلا اور آخری واجب ہے، اسلام کے ارکان کا علم حاصل کرنا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے، یہ پاںچ ارکان ہیں جن میں توحید پہلا رکن ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں: میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوۓ سنا: ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، خانہ کعبہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔“ بخاري ومسلم- سو ایک مسلمان پر توحید کا مفہوم سمجھنا واجب ہے، جو کہ ایک اللہ تعالی کی عبادت کرنا ہے۔ نہ اس کی عبادت میں اس کے ساتھ کسی اور کو شریک کیا جائے، نہ کسی مقرب فرشتے کو اور نہ ہی کسی نبی مرسل کو۔

### لاالہ الااللہ کیگواہیکےمعنییہہیںکہ:

بندہ پورے یقین کے ساتھ یہ اقرار کرے کہ اللہ عز وجل کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، چنانچہ ایک اللہ کی عبادت کرے اور عبادت کی ساری قسموں کو اس کے لیے خاص کر دے جیسے دعا، ڈر، امید اور توکل وغیرہ۔

یہ گواہی دو رکنوں کے بغیر نا مکمل ہے:

پہلا: تمام معبودان باطلہ کی عبادت والوہیت کا انکار کرنا

دوسرا: صرف اللہ تعالی کے لیے ہر قسم کی عبادت والوہیت کو ثابت کرنا ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

****{وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِى كُلِّ أُمَّةٍۢ رَّسُولًا أَنِ ٱعْبُدُوا۟ٱللَّهَ وَٱجْتَنِبُوا۟ٱلطَّـٰغُوتَ ۖ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى ٱللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ ٱلضَّلَـٰلَةُ ۚ فَسِيرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ فَٱنظُرُوا۟ كَيْفَ كَانَ عَـٰقِبَةُ ٱلْمُكَذِّبِينَ ٣٦}.****

 (اور ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے دور رہو۔) [سورہ النحل: 36]۔

### لاالہ الااللہ کیشرطیں:

پہلی شرط: علم جو جہل کے منافی ہو۔

دوسری: یقین جو شک کے منافی ہو۔

تیسری: اخلاص جو شرک کے منافی ہو۔

چوتھی: سچائی جو جھوٹ کے منافی ہو۔

پاںچویں: محبت جو بغض کے منافی ہو۔

چھٹی: فرماںبرداری جو ترک کرنے کے منافی ہو۔

ساتویں: قبول جو رد کرنے کے منافی ہو۔

آٹھویں: معبودان باطلہ کا انکار۔

اور ان شرطوں پہ عمل کرنا واجب ہے۔

اور یہ گواہی اخلاص کے ساتھ صرف اللہ تعالی کی عبادت کرنے سے ثابت ہوگی، جس کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پکارے، اللہ اتعالی ہی پر بھروسہ رکھے، اللہ کے سوا کسی سے امید نہ رکھے، اللہ کے سوا کسی اور کے لیے نماز نہ پڑھے اور اللہ کے سوا کسی اور کے لیے ذبح نہ کرے۔ کچھ لوگ جو قبروں کے گرد طواف کرتے ہیں، قبر والوں سے فریاد کرتے ہیں اور اللہ تعالی کو چھوڑ کر انہیں پکارتے ہیں؛ یہ سب عبادت میں شرک ہے، لہذا ان باتوں سے بچنا اور بچانا ضروری ہے؛ کیوں کہ یہ سب باتیں مشرکوں کے اللہ تعالی کو چھوڑ کر شجر، حجر اور بتوں کی عبادت ہی کے قبیل سے ہیں، اور یہی وہ شرک ہے جس سے روکنے اور آگاہ کرنے کے لیے کتابیں نازل کی گئیں اور رسول بھیجے گئے۔

### محمد صلى اللہ علیہ وسلم کےاللہ کےرسولہونےکىشہادتدینےکامعنی:

آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل کرنا، آپ کی بتائی ہوئی باتوں کی تصدیق کرنا، آپ کی منع کی ہوئی باتوں سے اجتناب کرنا اور صرف آپ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اللہ کی عبادت کرنا۔ چنانچہ ایک مسلمان یہ اقرار کرتا ہے کہ محمد بن عبد اللہ قرشی ہاشمی تمام انس وجن کے لیے اللہ تعالی کے رسول ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

****{قُلْ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنِّى رَسُولُ ٱللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا}.****

 )آپ کہہ دیجیے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا رسول ہوں(۔ [الأعراف: 158]. اور اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ اللہ تعالی نے آپ کو اپنے دین کی تبلیغ اور لوگوں کی ہدایت کے لیے بھیجا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

{وَمَآ أَرْسَلْنَـٰكَ إِلَّا كَآفَّةًۭ لِّلنَّاسِ بَشِيرًۭاوَنَذِيرًۭا وَلَـٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ٢٨}.

) ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے خوشخبریاں سنانے واﻻ اور ڈرانے واﻻ بنا کر بھیجا ہے(۔ [سبأ:28]- اور اللہ تعالی نے فرمایا:

{وَمَآ أَرْسَلْنَـٰكَ إِلَّا رَحْمَةًۭ لِّلْعَـٰلَمِينَ ١٠٧}.

 )اور ہم نے آپ کو دنیا والوں کے لیے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے۔( [سورہ الأنبياء: 107]- اور اس گواہی کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کا یہ باطل عقیدہ نہ ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ربوبیت یا عبادت میں کوئی حق ہے یا اس کائنات کی تدبیر میں آپ کو کوئی اختیار ہے، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بندے ہیں معبود نہیں اور رسول ہیں جن کی تکذیب نہیں کی جا سکتی، اور اللہ تعالی کے دائرۂ مشیئت کے باہر آپ نہ اپنے نفع ونقصان کے مالک ہیں اور نہ ہی دوسروں کے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

{قُل لَّآ أَقُولُ لَكُمْ عِندِى خَزَآئِنُ ٱللَّهِ وَلَآ أَعْلَمُ ٱلْغَيْبَ وَلَآ أَقُولُ لَكُمْ إِنِّى مَلَكٌ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰٓ إِلَىَّ}.

) ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں، میں تو صرف جو کچھ میرے پاس وحی آتی ہے اس کی اتباع کرتا ہوں(۔ [الأنعام: 50]-

## دوسرامطلب: ایمان کامعنی ومفہوما وراس کےارکان

ایمان: دل سے اقرار کرنے، منہ سے بولنے اور دل وجوارح سے عمل کرنے کا نام ہے، اور یہ اطاعت سے بڑھتا ہے اور نافرمانی سے گھٹتا ہے۔

عبادات کی قبولیت وصحت کے لیے ایمان شرط ہے، جیسے شرک وکفر سے ساری بندگیاں ضائع ہو جاتی ہیں، تو جیسے بغیر وضو کے نماز قبول نہیں ہوتی ویسے ہی بغیر ایمان کے کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ: جو ایمان واﻻ ہو مرد ہو یا عورت اور وه نیک اعمال کرے، یقیناً ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اور کھجور کی گٹھلی کے شگاف برابر بھی ان کا حق نہ مارا جائے گا۔ [النساء: 124]- اور شرک عمل کو برباد کرنے والا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

{وَلَقَدْ أُوحِىَ إِلَيْكَ وَإِلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ ٱلْخَـٰسِرِينَ ٦٥}.

)اور واقعہ یہ ہے کہ آپ کی طرف بھی اور جو آپ سے قبل گزر چکے ہیں ان کی طرف بھی یہ وحی بھیجی جاچکی ہے کہ (اے مخاطب) اگر تونے شرک کیا تو تیرا عمل (سب) غارت ہوجائے گا اور تو خسارہ میں پڑ کر رہے گا(۔ [سورہ الزمر: 65 ]-

اور ایمان کے ارکان چھ ہیں: اللہ پر ایمان لانا، اس کے فرشتوں پر ایمان لانا، اس کی کتابوں پر ایمان لانا، اس کے رسولوں پر ایمان لانا، قیامت کے دن پر ایمان لانا اور اچھی اوربُری تقدیر پر ایمان لانا۔

## ا۔اللہپرایمانلانا:

اللہ پر ایمان تین امور پر مشتمل ہے:

### 1۔اللہ کیربوبیتپرایمانلانا:

یعنی اللہ تعالی کو اس کے تمام کاموں میں؛ جیسے پیدا کرنا، روزی دینا اور موت وحیات دینا، اکیلا ماننا، سو اللہ تعالی کے سوا نہ کوئی خالق ہے، نہ رازق ہے، نہ زندگی دینے والا نہ موت دینے والا ہے اور نہ ہی کوئی اس کائنات میں کوئی اختیار رکھتا ہے۔ اور اس جہان میں کسی ایسے شخص کا پتہ نہیں جو اللہ کی ربوبیت کا منکر ہو الا یہ کہ کوئی کبر وغرور میں ایسا کہے مگر واقع میں اس کا قائل نہ ہو، جیسا کہ فرعون نے اپنی قوم سے کہا:

{فَقَالَ أَنَا۠ رَبُّكُمُ ٱلْأَعْلَىٰ}.

 )تم سب کا رب اعلی میں ہی ہوں(- [النازعات: 24]، جبکہ یہ اس کا یقین نہیں تھا جیسا کہ اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

****{قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ أَنزَلَ هَـٰٓؤُلَآءِ إِلَّا رَبُّ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ بَصَآئِرَ وَإِنِّى لَأَظُنُّكَ يَـٰفِرْعَوْنُ مَثْبُورًۭا}.****

)موسیٰ نے جواب دیا کہ یہ تو تجھے علم ہوچکا ہے کہ آسمان وزمین کے رب ہی نے یہ معجزے دکھانے، سمجھانے کو نازل فرمائے ہیں، اے فرعون! میں تو سمجھ رہا ہوں کہ تو یقیناً برباد وہلاک کیا گیا ہے.( [الإسراء: 102]، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{وَجَحَدُوا۟ بِهَا وَٱسْتَيْقَنَتْهَآ أَنفُسُهُمْ ظُلْمًۭا وَعُلُوًّۭا ۚ فَٱنظُرْ كَيْفَ كَانَ عَـٰقِبَةُ ٱلْمُفْسِدِينَ ١٤}.

)انہوں نے ظلم وغرور کی وجہ سے ان آیتوں کا انکار کیا حالانکہ ان کے دلوں کو ان پر یقین تھا(۔ [ سورہ النمل: 14 ]- کیوں کہ یہ ضروری ہے کہ ان مخلوقات کا کوئی خالق ہو، یہ نہیں ہو سکتا کہ انہوں نے خود ہی خود کو بنایا ہو؛ کیوں کہ کوئی چیز خود کو نہیں پیدا کرتی اور یہ بھی ناممکن ہے کہ یہ یکایک وجود پذیر ہو گئیں؛ کیوں کہ بغیر محدِث (خالق) کے کسی حادث (مخلوق)کا کوئی تصور ہی نہیں، اور اس لیے بھی کہ ان مخلوقات کا یہ بےمثال نظام اور نظم ونسق اس بات کے منافی ہے کہ یہ اچانک وجود میں آگئی ہوں، لہذا موجِد کا وجود حتمی ہوا۔ اور وہ اللہ رب العالمین ہے- ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{أَمْ خُلِقُوا۟ مِنْ غَيْرِ شَىْءٍ أَمْ هُمُ ٱلْخَـٰلِقُونَ ٣٥ أَمْ خَلَقُوا۟ ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۚ بَل لَّا يُوقِنُونَ ٣٦}.

)کیا یہ بغیر کسی (پیدا کرنے والے) کے خود بخود پیدا ہوگئے ہیں؟ یا یہ خود پیدا کرنے والے ہیں؟ (٣٥) کیا انہوں نے ہی آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے؟ بلکہ یہ یقین نہ کرنے والے لوگ ہیں(- [الطور:35-36]- اور مشرکینِ عرب اللہ تعالیٰ کی الوہیت میں شرک کے باوجود اس کی ’’ربوبیت‘‘ کا اقرار کرتے تھے، لیکن اس سے وہ اسلام میں داخل نہیں ہوۓ، بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے جنگ کی اور ان کے خون اور مال کو حلال سمجھا؛ کیوں کہ انہوں نے عبادت میں شرک کیا، اللہ کے ساتھ بتوں، پتھروں اور فرشتون وغیرہ کی عبادت کی۔

### 2 ۔اللہکیالوہیتپرایمان:

اس سے مراد یہ ہے کہ صرف اللہ تعالی ہی سچا الہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں، لفظ الہ کے معنی ہیں مألوہ کے، یعنی معبود؛ جس کی عبادت محبت، تعظیم اور انکساری کے ساتھ کی جاۓ۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{وَإِلَـٰهُكُمْ إِلَـٰهٌۭ وَٰحِدٌۭ ۖ لَّآ إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلرَّحْمَـٰنُ ٱلرَّحِيمُ ١٦٣}.

)اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے(- [البقرة: 163]- اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ جس کسی کو معبود سمجھ کر پوجا گیا اس کا الہ ہونا غلط اور باطل ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ هُوَ ٱلْبَـٰطِلُ وَأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْعَلِىُّٱلْكَبِيرُ ٦٢}.

)یہ اس لیے کہ بے شک الله ہی حق ہےاور اللہ تعالی کے سوا (کافر) جس کو پکارتے ہیں وہ باطل ہے اور اللہ ہی بلندی والا اور کبریائی والا ہے(۔ [سورہ الحج: 62]- اور یہی وجہ ہے کہ سارے رسول نوح علیہ السلام سے محمد صلى اللہ علیہ وسلم تک اپنی قوموں کو توحید اور واحد اللہ کی عبادت کی دعوت دیتے تھے اور مشرکین جو اللہ تعالی کو چھوڑ کر غیروں کو پکارتے ہیں، ان سے فریاد کرتے اور مدد ماںگتے ہیں اسے اللہ تعالی نے دو عقلی دلیلوں سے باطل ثابت کیا ہے: پہلی دلیل:جن کو ان لوگوں نے الہ (معبود) بنا رکھا ہے ان میں ’’الوہیت‘‘ کی صفات نہیں پائی جاتیں بلکہ وہ خود مخلوق ہیں، کسی بھی چیز کو پیدا کرنا ان کے بس میں نہیں، وہ اپنی پرستش کرنے والوں کو نہ کوئی نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ ان پر سے کوئی تکلیف دور کر سکتے ہیں اور نہ وہ زندگی کے مالک ہیں اور نہ موت کے اور نہ ہی دو بارہ زندہ کرنے کے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

{وَٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِهِۦٓءَالِهَةًۭ لَّا يَخْلُقُونَ شَيْـًۭٔا وَهُمْ يُخْلَقُونَ وَلَا يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ ضَرًّۭا وَلَا نَفْعًۭا وَلَا يَمْلِكُونَ مَوْتًۭا وَلَا حَيَوٰةًۭ وَلَا نُشُورًۭا ٣}.

 )اور ان لوگوں نے اس الله کے سوا کچھ دوسرے معبود بنا رکھے ہیں جو کسی چیز کے خالق نہیں بلکہ وہ خود مخلوق ہیں اور وہ خود اپنے لیے نہ کسی نقصان (کو دور کرنے) کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ کسی نفع کو (حاصل کرنے کا) اور نہ کسی کے مرنے پر انھیں اختیار ہے اور نہ (کسی کے) جینے پر اور نہ ہی (کسی کو) دوبارہ اٹھانے پر(۔ [الفرقان:3]۔ دوسری دلیل:

{قُل لِّمَنِ ٱلْأَرْضُ وَمَن فِيهَآ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ٨٤ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ٨٥ قُلْ مَن رَّبُّ ٱلسَّمَـٰوَٰتِٱلسَّبْعِ وَرَبُّ ٱلْعَرْشِٱلْعَظِيمِ ٨٦ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ٨٧ قُلْ مَنۢ بِيَدِهِۦ مَلَكُوتُ كُلِّ شَىْءٍۢ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ٨٨ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ فَأَنَّىٰ تُسْحَرُونَ ٨٩}.

)یہ مشرکین تسلیم کرتے تھے کہ اللہ تعالی ہی اکیلا خالق اور مدبر ہے اور اس کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ وہ اللہ تعالی کو جس طرح ربوریت میں واحد مانتے ہیں اسی طرح الوہیت میں بھی اکیلا جانیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ان سے پوچھو زمین اور جو کچھ اس میں ہے، کس کی ہے، اگر تم جانتے ہو۔(84) وہ ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ کی ہے۔ کہو پھر تم نصیحت کیوں نہیں حاصل کرتے؟(85) ان سے پوچھو کہ ساتوں آسمانوں کا مالک کون ہے، اور بڑے تخت (عرشِ عظیم) کا مالک کون ہے؟(86) وہ ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ ، کہو پھر تم اس سے کیوں نہیں ڈرتے؟(87) پوچھیے کہ تمام چیزوں کا اختیار کس کے ہاتھ میں ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دیا جاتا؟ اگر جانتے ہو تو بتلا دو(88)، وہ ضرور کہیں گے اللہ ہی ہے، کہو کہ پھر تم کہاں سے جادو کیے جاتے ہو؟(89)( [المؤمنون: 84- 89] سو جب انہوں نے توحید ربوبیت کا اقرار کیا تو اس کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔

### 3 ۔اسماوصفاتپرایمان:

یعنی جو اسما وصفات اللہ نے اپنے لیے اپنی کتاب میں ثابت کیے ہیں، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے اپنی احادیث میں ثابت کیے ہیں انہیں ثابت کرنا اس طرز پر جو اس کی شایان شان ہو، بغیر کسی تحریف، تعطیل، تکییف اور تمثیل کے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

 (وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ)

)اور اللہ کے اچھے نام ہیں، پس اسے انہیں سے پکارو، اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں الحاد کرتے ہیں، انہیں جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں اس کا جلد ہی بدلہ دیا جائے گا۔([سورہ الأعراف: 180 ]، اور اللہ تعالی کا فرمان ہے :

} لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ{

 )کوئی چیز اس کے مشابہ نہیں ہے اور وہی ہر بات کو سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔([الشورى: 11]۔

#### شرککیقسمیں:

1۔ شرک اکبر۔

2۔ شرکِ اصغر۔

3۔ شرک خفی۔

#### 1۔شرکاکبر:

اس کا ضابطہ ہے: اللہ تعالی کی خصوصیات میں غیر اللہ کو اس کے مساوی قرار دینا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

{إِذْ نُسَوِّيكُم بِرَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ ٩٨}.

)جب ہم تمہیں رب العالمین کے برابر سمجھ بیٹھے تھے.( ‎‎[سورہ الشعراء: 98]- اوراللہ تعالی کی خصوصیات میں غیر اللہ کو اس کے مساوی قرار دینے کے ضمن میں آتا ہے بعض عبادتوں کو غیر اللہ کے لیے انجام دینا؛ جیسے عبادت کے اقسام میں سے دعا، فریاد، نذر اور ذبح وغیرہ۔ یا یہ بات متضمن ہوتى ہے اللہ تعالی کی حرام کردہ چیز کو حلال سمجھنے کو، یا اللہ کے حلال کردہ کو حرام قرار دینے کو، یا اللہ کے واجب قرار دئے ہوئے کو بیکار قرار دینے کو، جیسے کسی ایسی چیز کو حلال سمجھنا جس کی حرمت معلوم من الدین بالضرورۃ ہو مثلا زنا، شراب، والدین کی نافرمانی یا سود وغیرہ۔ یا اللہ تعالی کی حلال کردہ طیبات کو حرام قرار دینا، یا کسی واجب کو ساقط قرار دینا، مثلا یہ عقیدہ رکھنا کہ نماز، روزہ یا زکوۃ واجب نہیں ہے۔ شرک اکبر: اس شرک کى حالتِ میں فوت ہونے والے شخص کے عمل کو یہ شرک اکارت کردیتا ہے اور اس کے لیے جہنم میں دائمی عذاب کاموجب ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالٰی نے فرمایا:

 }وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ{

 ) اگر کہیں ان لوگوں نے شرک کیا ہوتا تو ان کے اعمال اکارت ہو جاتے جو انہوں نے کئے تھے۔( (سورۂ الانعام: 88)۔ اور جس کی موت شرک پہ ہوئی ہو اسے اللہ ہرگز معاف نہیں کرےگا اور جنت اس کے لیے حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

{إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِۦ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَآءُ }.

 )یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جس کے لئے چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔([النساء: 48]۔ اور اللہ تعالی کا فرمان ہے :

}إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّـهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّـهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ{

 (ترجمہ: یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے)۔ (سورة المائدہ: 72)

#### 2۔شرکِاصغر:

جسے نصوص میں شرک قرار دیا گیا ہو لیکن وہ شرک اکبر کے درجہ تک نہ پہنچا ہو تو اسے شرک اصغر کہا جاتا ہے۔ جیسے غیر اللہ کی قسم کھانا؛ مثلا کعبہ، انبیا، امانت اور کسی کی زندگی وغیرہ کی قسم کھانا، جیسا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص نے غیر اللہ کی قسم کھائی تو اس نے کفر کیا یا شرک کیا“[[1]](#footnote-1)۔ اس حدیث کو احمد، ابو داود اور ترمذی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

اور اعتقاد قلب کے اعتبار سے شرک اصغر کبھى شرک اکبر ہو جاتا ہے، چنانچہ نبی یا کسی شیخ کی قسم کھانے والا اگر یہ عقیدہ رکھے کہ وہ اللہ کے مثل ہے، یا اسے اللہ کو چھوڑ کر پکارا جا سکتا ہے یا تدبیر کائنات میں اس کو اختیار ہے تو یہ شرک اکبر ہو جاۓگا۔ لیکن اگر ایسا کوئی عقیدہ نہ ہو بلکہ محض عادت کے بموجب اس کی زبان سے ایسا نکل گیا ہو تو وہ شرک اصغر ہوگا۔ اور ایسا بہت ہوتا ہے اس لیے تحفظ توحید کی خاطر اس سلسلہ میں احتیاط برتنا اور آگاہ کرنا ضروری ہے

#### 3۔شرکخفی:

اس سے مراد دلوں کی ریاکاری ہے؛ جیسے کوئی ریاکارانہ نماز پڑھے، قرآن پڑھے، صدقہ کرے یا تسبیح پڑھے کہ لوگ اس کی تعریف کریں، اور اس سے وہ عمل اکارت جاۓگا جس میں اس نے ریاکاری کی، دیگر اعمال نہیں جسے اللہ تعالی کے لئے خالص کیا ہو۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ہے : " اس امت میں شرک رات کی تاریکی میں سیاہ پتھر پر کالی چیوںٹی کی آہٹ سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے، اور اس کا کفارہ یہ کہنا ہے: اے اللہ میں اس بات سے پناہ ماںگتا ہوں کہ دانستہطور پر تیرے ساتھ شرک کروں اور تجھ سے اس گناہ کے متعلق معافی ماںگتا ہوں جو نادانستہ طور پر ہو "[[2]](#footnote-2)۔

#### کفرکیقسمیں:

#### پہلیقسم: کفراکبر:

کفر اکبر کی وجہ سے بندہ ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہےگا اور اس کی پانچ قسمیں ہیں:

#### 1۔کفرتکذیب:

اور یہ ہے رسولوں کی دروغ گوئی کا عقیدہ رکھنا، اور یہ کفر بہت نادر ہے؛ کیوں کہ اللہ تعالی نے اپنے رسولوں کو روشن دلیلیں عطا کی تھیں، ان تکذیب کرنے والوں کا حال بالكل ويسا ہى تھا جیسا کہ اللہ تعالی نے اس آیت میں بیان کیا ہے:

{وَجَحَدُوا۟ بِهَا وَٱسْتَيْقَنَتْهَآ أَنفُسُهُمْ ظُلْمًۭا وَعُلُوًّۭا ۚ فَٱنظُرْ كَيْفَ كَانَ عَـٰقِبَةُ ٱلْمُفْسِدِينَ}.

{اور انہوں نے صرف ظلم اور تکبر کی بنا پر انکار کر دیا حالاںکہ ان کے دل یقین کر چکے تھے}۔ [ سورہ النمل: 14 ]-

#### 2 ۔تکبراورروگردانیکاکفر

جیسے ابلیس کا کفر؛ اس نے اللہ کے حکم کا انکار تو نہیں کیا تھا لیکن اس کے بالمقابل تکبر اور روگردانی کا اظہار کیا تھا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَـٰٓئِكَةِ ٱسْجُدُوا۟لِـَٔادَمَ فَسَجَدُوٓا۟ إِلَّآ إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَٱسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ ٱلْكَـٰفِرِينَ ٣٤}.

)اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجده کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجده کیا، اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وه کافروں میں ہوگیا۔( [ سورہ البقرہ: 34 ]-

#### 3 ۔کفراعراض:

وہ یہ ہے کہ حق کی طرف توجہ ہی نہ دے اور نہ حق کو سنے اور نہ اسے سمجھنا چاہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِـَٔايَـٰتِ رَبِّهِۦ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَآ ۚ إِنَّا مِنَ ٱلْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ}.

)اس سے بڑھ کر ﻇالم کون ہے جسے اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے نصیحت کی گئی پھر بھی اس نے ان سے منھ پھیر لیا، (یقین مانو) کہ ہم بھی گناه گاروں سے انتقام لینے والے ہیں(۔ [السجدة: 22]۔

لیکن اگر اعراض وبے توجہى کلی طور پر نہ ہو کر جزئى طور پر ہو تو صرف فسق ہوگا کفر کے درجہ کو نہیں پہںچےگا، جیسے اگر کوئی شخص دین کے بعض واجبات کو سیکھنا نہ چاہے مثلا روزے اور حج کے احکام وغیرہ۔

#### 4 ۔کفرشک:

اور وہ یہ ہے کہ بندہ حق کے سلسلہ میں تردد کا شکار ہو جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

{وَدَخَلَ جَنَّتَهُۥ وَهُوَ ظَالِمٌۭ لِّنَفْسِهِۦ قَالَ مَآ أَظُنُّ أَن تَبِيدَ هَـٰذِهِۦٓأَبَدًۭا ٣٥ وَمَآ أَظُنُّ ٱلسَّاعَةَقَآئِمَةًۭ وَلَئِن رُّدِدتُّ إِلَىٰ رَبِّى لَأَجِدَنَّ خَيْرًۭا مِّنْهَا مُنقَلَبًۭا ٣٦}.

)اور وہ اپنے باغ میں گیا اور وہ تھا اپنی جان پر ظلم کرنے والا، کہنے لگا میں خیال نہیں کر سکتا کہ یہ کبھی برباد ہو جاۓ گا، اور نہ میں قیامت کو قائم ہونے والی خیال کرتا ہوں اور اگر میں اپنے رب کی طرف لوٹایا بھی گیا تو میں لوٹنے کی جگہ اس سے بہتر پا‎ؤں گا(۔ [ سورۂ الكهف: 35 - 36 ]-

#### 5 ۔کفرنفاق:

اور وہ یہ ہے کہ انسان زبان سے تو ایمان کا دعوا کرے مگر دل سے جھٹلانے والا ہو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَقُولُ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَبِٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ٨}.

 )بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، لیکن درحقیقت وه ایمان والے نہیں ہیں(۔ [سورة البقرۃ: [8‎]-

یہ ہیں کفر اکبر کی قسمیں جو دین اسلام سے خارج کر دیتی ہیں۔

#### دوسریقسم: کفراصغر:

اس کفر کی وجہ سے کوئی ہمیشہ جہنم مین نہیں رہےگا۔ اس کفر کے ضمن میں وہ ساری چیزیں آتی ہیں جن کی بابت شریعت میں لفظ کفر کا استعمال بغیر الف لام کے اور حالت نکرہ میں ہوا ہو۔ اس کی متعدد مثالیں ہیں، جن میں سے: ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لوگوں میں دو چیزیں کفر ہیں: نسب میں طعن کرنا اور میت پر نوحہ خوانی کرنا"-[[3]](#footnote-3)-

## ب۔فرشتوںپرایمان:

فرشتوں کا تعلق عالم غیب سے ہے، اللہ نے انہیں نور سے پیدا کیا ہے۔ وہ سب اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں، ان میں ربوبیت یا الوہیت کی کوئی خاصیت نہیں ہے، وہ اللہ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کرتے، بلکہ اس کی تعمیل کرتے ہیں، ان کی تعداد کا علم اللہ تعالی کے سوا کسی کو نہیں ہے۔

فرشتوں پر ایمان چار چیزوں کو شامل ہے:

(1) فرشتوں کے وجود پر ایمان۔

(2) جن فرشتوں کے نام معلوم ہیں جیسے جبرائیل، اسرافیل اور میکائیل وغیرہ پر ایمان رکھنا۔ اور جن کے نام نہیں معلوم ہیں ان پر بھی اجمالی طور پر ایمان رکھنا- (3) کتاب وسنت میں ان کی جو صفات وارد ہوئی ہیں ان پر ایمان رکھنا، جیسے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام کے بارے میں فرمایا کہ آپ نے انہیں ان کی حقیقی خلقت میں دیکھا ان کے چھ سو پر تھے جن سے افق آسمان ڈھک چکا تھا۔

(4) فرشتوں کے جن کاموں کا ہمیں علم ہے ان پر ایمان رکھنا: جیسے بلا کسی تکان یا کاہلی کے ان کا دن رات اللہ کی تسبیح اور اس کی عبادت مین مصروف ہونا،

جبرائیل علیہ السلام کا امانت وحی کی ذمہ داری اٹھانا،

اسرافیل علیہ السلام کا نفخ صور پر مقرر ہونا،

ملک الموت کا موت کے وقت روح قبض کرنے پر مامور ہونا،

مالک جہنم کا ذمہ دار اور رضوان جنتوں کا رکھوالا ہے، اس طرح دیگر تمام فرشتے جن کے کام معلوم ہیں ان پر ایمان رکھنا۔

## ج۔کتابوںپرایمان:

کتابوں سے مراد وہ آسمانی کتابیں ہیں جو اللہ تعالی نے اپنے رسولوں پرنازل کیں، بشریت کی ہدایت اور ان پر رحم وکرم کا معاملہ کرتے ہوئے، تاکہ سعادت دارین نصیب ہو۔

کتابوں پر ایمان چار امور کو شامل ہے :

1- اس بات پر ایمان کہ ان کتابوں کا اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل ہونا حق ہے۔

2- جن کتابوں کے نام معلوم ہیں ان پر ایمان رکھنا: جیسے قرآن جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا، تورات جو موسی علیہ السلام پر نازل ہوئی، انجیل جو عیسی علیہ السلام پر نازل ہوئی، اور زبور جو داود علیہ السلام کو عطا کی گئی۔

اور جن کتابوں کے نام نہیں معلوم ہیں ان پر بھی اجمالی طور پے ایمان رکھنا-

3- ان کی خبروں کی تصدیق؛ جیسے قرآن اور غیر محرف کتب سابقہ کی خبریں-

4- ان کتابوں کے ان جملہ احکام پر برضا و رغبت عمل کرنا جو منسوخ نہیں ہوئے،خواہ ہم ان احکام کی حکمت کا ادراک کر سکے ہوں، یا ہم ایسا کرنے سے قاصر رہے ہوں۔ یاد رہے کہ سابقہ تمام کتب قرآن کریم کے ذریعہ منسوخ ہو چکی ہیں۔ لہذا پہلی کتابوں کے احکام میں سے کسی حکم پر عمل کرنا جائز نہیں ہے مگر اس سے وہ حکم مستثنی ہے جو صحت کے درجہ کو پہنچ جائے نیز قرآن کریم نے اسے منسوخ نہ کیا ہو بلکہ برقرار رکھا ہو۔

## د- رسل -علیھمالسلام- پرایمان:

رسول وہ عظیم انسان ہے جن کی طرف بذریعۂ وحی شریعت نازل کی گئی اور انہیں اس کی تبلیغ کا حکم بھی دیا گیا۔ ان کی پہلی کڑی نوح علیہ السلام ہیں اور آخری محمد صلی اللہ علیہ السلام ہیں۔ وہ بشر ہیں، مخلوق ہیں، ان میں ربوبیت یا الوہیت کی کوئی خاصیت نہیں ہے-

رسولوں پر ایمان مندرجۂ ذیل باتوں کو شامل ہے:

1- اس بات پر ایمان کہ ان کی رسالت اللہ کی جانب سے حق ہے، سو جو شخص ان میں سے کسی ایک کی رسالت کا انکار کرےگا وہ تمام رسولوں کا منکر ہوگا۔

2- ان رسولوں پر ایمان لانا جن کے نام ہمیں معلوم ہیں، مثلا حضرت محمدﷺ، ابراہیم، موسی، عیسی اور نوح علیھم السلام اور رسولوں میں سے ان پانچوں کو الو العزم کی صفت سے موصوف کیا جاتا ہے۔

اور جن انبیاء کرام علیھم السلام کے اسمائے گرامی کا ہمیں علم نہیں ان پر بھی اجمالا ایمان لانا ہم پر لازم ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًۭا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ }.

 )اور ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے ان میں کچھ تو ایسے ہیں جن کے حالات ہم نے آپ پر بیان کر دیے ہیں اورکچھ ایسے ہیں جن کے حالات بیان نہیں کیے(۔ [غافر: 78]-

3- ان کی جو خبریں صحت کے درجہ کو پہنچیں ان کی تصدیق کرنا۔

4- خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کرنا۔

## ھ- آخرتکےدنپرایمان:

’’یوم آخرت‘‘ سے مراد روز قیامت ہے، جب لوگوں کو ان کے اعمال کے حساب اور جزا کے لیے دوبارہ اٹھایا جائے گا۔ اس دن کا نام ’’یوم آخرت‘‘ اس لیے ہے کہ اس کے بعد کوئی دوسرا دن نہیں ہوگا، کیوںکہ تمام اہل جنت اور اہل جہنم اپنے اپنے ٹھکانوں میں قرار پا جائیں گے۔

آخرت کے دن پر ایمان تین امور پر مشتمل ہے:

### ا- بعثپرایمان:

یعنی جب صور میں دوسری پھونک ماری جاۓگی تو سارے مردے زندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے سب رب العالمین کے لیے کھڑے ہوں گے، نہ ان کے پیروں میں جوتے ہوں گے اور نہ بدن پہ کپڑے اور سب غیر مختون ہوں گے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{ۚ كَمَا بَدَأْنَآ أَوَّلَ خَلْقٍۢ نُّعِيدُهُۥ ۚ وَعْدًا عَلَيْنَآ ۚ إِنَّا كُنَّا فَـٰعِلِينَ }.

 )جس طرح ہم نے (کائنات کو) پہلی بار پیدا کیا تھا اسی طرح دوبارہ پیدا کریں گے، یہ وعدہ (جس کا پورا ہونا) ہم پر (لازم ہے) ہم (ایسا) ضرور کریں گے(۔[الأنبياء:104]-

### ب- حسابوجزاپرایمان:

کہ بندہ کے اعمال کا حساب ہوگا اور اسے ان کا بدلہ دیا جاۓگا، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

{إِنَّ إِلَيْنَآ إِيَابَهُمْ ٢٥ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم ٢٦}.

)بیشک ہماری طرف ان کا لوٹنا ہے- پھر بے شک ان سے حساب لینا ہمارے ذمہ ہے([سورہ الغاشية: 25-26].

### ج- جنتاورجہنمپہایمان:

اور اس بات پہ ایمان کہ یہ دونوں بندوں کے دائمی مسکن ہیں: جنت وہ نعمتوں کا ٹھکانہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے پرہیزگار مومنوں اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والوں کے لیے تیار کیا ہے۔ اس میں ایسی نعمتیں ہیں جنہیں نہ کسی کی آنکھ نے دیکھا‘ نہ کانوں نے سنا اور نہ کبھی کسی انسان کے دل میں ان کا خیال ہی گزرا۔ اور جہنم؛ جاۓ سزا ہے جسے اللہ تعالی نے کافروں اور نافرمانوں کے لیے تیار کیا ہے اس کی متنوع سزاؤں کا تصور بھی ممکن نہیں۔

## و- بھلیبریتقدیرپرایمان:

تقدیر سے مراد: اللہ تعالی کا اپنے سابق علم اور حکمت کے بموجب تمام حوادث کو مقدر کرنا ہے۔

تقدیر پر ایمان چار امور کو شامل ہے:

1- علم: یعنی اس بات پر ایمان کہ جو کچھ ہو چکا یا ہونے والا ہے اور کیسے ہوگا ان سب کا اجمالی وتفصیلی اور ازلی وابدی علم اللہ تعالی کو ہے۔ اسی طرح جو نہیں ہوا اللہ تعالی کو معلوم ہے کہ اگر ہوتا تو کیسا ہوتا۔ جیسا کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے :

{بَلْ بَدَا لَهُم مَّا كَانُوا۟ يُخْفُونَ مِن قَبْلُ ۖ وَلَوْ رُدُّوا۟ لَعَادُوا۟ لِمَا نُهُوا۟ عَنْهُ وَإِنَّهُمْ لَكَـٰذِبُونَ ٢٨}.

)اور اگر یہ لوگ پھر واپس بھیج دیے جائیں تب بھی وہ وہی کام کریں گے جس سے ان کو منع کیا گیا تھا(۔ [سورہ الانعام: 28]-

 2- لکھنا: اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالی نے ہر چیز کی قیامت تک کی تقدیریں لکھ دی ہیں- اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

{أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِى ٱلسَّمَآءِ وَٱلْأَرْضِ ۗ إِنَّ ذَٰلِكَ فِى كِتَـٰبٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرٌۭ ٧٠}.

)کیا آپ نے نہیں جانا کہ آسمان وزمین کی ہر چیز اللہ کے علم میں ہے، یہ سب لکھی ہوئی کتاب میں محفوظ ہے، اللہ تعالیٰ پر تو یہ امر بالکل آسان ہے(- [سورہ الحج: 70]-

 3- مشیئت: اس کا مطلب ہے اس بات پر ایمان رکھنا کہ اس کائنات میں صرف وہی ہوتا ہے جو اللہ تعالی چاہتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۗ }.

)اور آپ کا رب جس چیز کو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جو چاہتا ہے اختیار کرتا ہے(۔ [القصص: 68]۔ اور انسان کی مشیئت اللہ کی مشیئت کے دائرہ سے باہر نہیں نکل سکتی، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

{وَمَا تَشَآءُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ رَبُّ ٱلْعَـٰلَمِينَ ٢٩}.

)اور تم رب العالمین کے چاہے بغیر کچھ نہیں چاه سکتے۔۔( [ سورہ التكوير: 29 ]-

 4- تخلیق: یہ ایمان رکھنا کہ اللہ تعالی مخلوقات اور ان کے تمام اچھے برے اعمال کا خالق ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{ٱللَّهُ خَـٰلِقُ كُلِّ شَىْءٍۢ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍۢ وَكِيلٌۭ ٦٢ }.

)اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے واﻻ ہے اور وہی ہر چیز پر نگہبان ہے(۔ [سورہ الزمر: 62]-

## تیسرامطلب: احسان:

احسان: یہ ایک ہی رکن ہے، اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ اللہ کی اس طرح عبادت کریں گویا آپ اسے دیکھ رہے ہیں، اگر یہ تصور نہیں کرسکتے تو اتنا تو خیال ضرور رکھیں کہ وہ آپ کو دیکھ رہا ہے۔

یعنی انسان اللہ کی عبادات اس طرح انجام دے کہ جیسے وہ اللہ تعالی کے سامنے کھڑا ہو۔ اور یہ مرتبہ اللہ تعالی کے لئے خشیت تامہ اور انابت کاملہ کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ اور ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ عبادت سنت رسول ﷺ کے مطابق ہو۔

اہل احسان کے دو مختلف مقام اور درجے ہیں:

پہلا اور سب سے اعلی مقام مشاہدہ کا مقام ہے۔ اس کا مضمون یہ ہے کہ بندہ اس طرح عمل کرے جیسے وہ اپنے دل سے اللہ تعالی کا مشاہدہ کر رہا ہو، اس میں دل نور ایمان سے یوں منور ہو جاتا ہے کہ غیب جیسے آنکھوں دیکھا سا ہو جاتا ہے۔ دوسرا مقام: اخلاص اور مراقبہ کا مقام ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ بندہ کوئی بھی عمل کرتے وقت ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھے کہ اللہ تعالی اسے دیکھ رہا ہے اور اسے اس کے ہر عمل کی خبر ہے، اگر بندہ کی حالت ایسی ہو تو وہ مخلص ہے۔

## چوتھامطلب: اہلسنتوالجماعتکےمختصراصول

1- اہل سنت والجماعت کتاب وسنت کی اتباع کرتے ہیں ظاہری طور پر بھی اور باطنی طور پر بھی اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بات پر کسی کی بات کو مقدم نہیں کرتے 2- صحاب‏ۂ رسول ﷺ کے تئیں اپنے دلوں کو صاف رکھتے ہیں اور ان کی شان مین زبان درازی نہیں کرتے۔ اور ان کا عقیدہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد آپ کے خلیفہ ابو بکر پھر عمر پھر عثمان پھر علی رضی اللہ عنھم ہیں۔

3- رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت سے محبت اور لگا‎ؤ، اور آپ ﷺ کے اہل بیت میں جو نیک ہیں وہی بالخصوص آپ کے اہل بیت ہیں۔

4- حاکموں اور گورنروں کے خلاف بغاوت نہ کرنا گرچہ وہ ظلم وزیادتی کریں- بلکہ ان کے لیے نیکی اور عافیت کی دعا کرنا۔ اور انہیں بد دعا نہ دینا- اور جب تک وہ معصیت کا حکم نہ دیں ان کی اطاعت فرض ہے اور اللہ تعالی کی اطاعت میں شامل ہے- لیکن اگر وہ کسى معصیت کا حکم دیں تو اس میں ان کی اطاعت نہیں کی جاۓگی۔ لیکن اس کے باوجود دیگر معاملات میں ان کی اطاعت باقی رہے گی۔ 5- کرامات اولیا کی تصدیق کرامات اولیا سے مراد وہ خارق عادات چیزیں ہیں جو اللہ تعالی اپنے اولیا کے ہاتھوں ظاہر کرتا ہے۔ 6- اہل قبلہ (مسلمانوں) کو مطلق معصیت اور کبائر کی بنا پر کافر قرار نہیں دیتے، جیسا کہ خوارج کا رویہ ہے، بلکہ ان کے نزدیک گناہوں کے باوجود ایمانی اخوت باقی رہتی ہے، وہ کہتے ہیں کہ صاحب کبیرہ اپنے ایمان کی وجہ سے مومن اور کبیرہ کی وجہ سے فاسق ہوتا ہے۔

# دوسریفصل : عباداتکابیان

## پہلامطلب: طہارتکےبیانمیں

طہارت کے لغوی معنی ہیں حسی اور معنوی گندگیوں سے پاک صاف ہونے کے۔

طہارت کی شرعی تعریف ہے: حدث کا ختم ہونا اور نجاست کا دور ہونا- طہارت نماز کی کلید ہے۔ لہذا طہارت کا علم حاصل کرنا دین کے عظیم ترین امور میں سے ہے، ہر مسلمان پر واجب ہے کہ انہیں پوری توجہ سے سیکھے-

### سبسےپہلے: پانیکیقسمیں:

1- طھور؛ اس سے طہارت حاصل کرنا صحیح ہے خواہ وہ اپنی خلقت پر باقی ہو جیسے بارش، نہروں اور سمندروں کا پانی یا اس میں کسی پاک چیز کی آمیزش ہوئی ہو لیکن وہ اس پر غالب نہ آئی ہو کہ اس سے اس کی طہوریت کی صفت زائل ہو جاۓ۔ 2- نجس (ناپاک)؛ اس کا استعمال جائز نہیں۔ نہ اس سے حدث ختم ہوتا ہے اور نہ ہی نجاست زائل ہوتی ہے۔ یہ وہ پانی ہے جس کا رنگ، بو یا ذائقہ کسی نجاست کی وجہ سے بدل گیا ہو۔

### نمبر 2: نجاست:

نجاست سے مراد ایک خاص گندگی ہے جس کے ساتھ نماز نہیں ہوتی؛ جیسے پیشاب ، پاخانہ اور خون وغیرہ، یہ بدن، کپڑے اور جگہ تینوں میں ہو سکتی ہے۔ اشیا میں اصل اباحت اور طہارت ہے، اس لیے اگر کوئی کسی چیز کی نجاست کا دعوی کرے تو اسے دلیل پیش کرنی ہوگی۔ بلغم اور انسان یا گدھے کا پسینہ طاہر ہیں گرچہ یہ گندگیاں ہیں- اس لیے ہر نجاست گندگی ہے لیکن ہر گندگی نجاست نہیں-

نجاست کے تین درجے ہیں:

#### پہلا: نجاستمغلظہ:

جیسے اس برتن کی نجاست جس میں کتے نے منہ ڈال دیا ہو- اور ایسے برتن کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے سات مرتبہ دھویا جاۓ اور پہلی بار مٹی سے دھویا جاۓ۔

#### دوسرا: نجاستمخففہ:

جیسے شیرخوار بچہ کا پیشاب جب کپڑے وغیرہ کو لگ جاۓ۔ اور اسے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس پر اچھی طرح پانی کے چھینٹے مارے جائیں، کھرچنے یا نچوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

#### تیسرا: نجاسہمتوسطہ:

جیسے انسان کے بول وبراز اور اغلب نجاستیں جب زمین یا کپڑے وغیرہ پر پڑ جائیں۔ اور ان سے پاکی حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پانی یا صفائی کے دیگر جدید ذرائع سے نجاست کی جگہ کو صاف کیا جاۓ اور اگر نجاست جِرم والی ہو تو اس کے جرم کو ختم کیا جاۓ۔

ذیل میں کچھ نجاستوں کا ذکر ہے جو دلائل سے ثابت ہیں:

1- انسان کے بول وبراز۔

2- مذی اور ودی۔[[4]](#footnote-4)

غیر ماکول اللحم جانور کا فضلہ۔

4- حیض ونفاس کے خون۔

کتے کا لعاب۔

6- مردہ اور اس سے مستثنی ہے:

ا- مردہ انسان-

ب- مردہ مچھلی اور ٹڈی۔

ج- ایسا مردار جس کا بہتا ہوا خون نہ ہو؛ جیسے مکھی، چیونٹی اور شہد کی مکھی وغیرہ۔

د- مردہ کی ہڈی، سینگ، ناخون، بال اور پر۔

نجاست کو صاف کرنے کا طریقہ:

1- پانی کا استعمال، اور یہی نجاست سے پاکی حاصل کرنے کا بنیادی طریقہ ہے اس لیے پانی کو چھوڑ کر کوئی اور ذریعہ استعمال نہیں کیا جاۓگا-

2- کچھ نجس یا نجاست آلود چیزوں کی پاکی اور صفائی کے تعلق سے شریعت میں کئی اور طریقے مذکور ہیں جو مندرجۂ ذیل ہیں:

ا- مردار کے چمڑے کو دباغت سے پاک کیا جاۓگا۔

ب- اگر کسی برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اسے سات بار دھویا جاۓگا اور پہلی بار مٹی کا استعمال کیا جاۓگا۔

ج- جب کپڑے میں حیض کا خون لگ جاۓ تو اسے کھرچ کر اس پر پانی چھڑک دینا کافی ہے، اگر اس کے باوجود کچھ نشان باقی رہ جاۓ تو کوئی حرج نہیں۔

د- عورت کے کپڑے کے نچلے حصہ (کپڑے کا وہ حصہ جو زمین میں لگ جاتا ہو) میں اگر کوئی نجاست لگ جاۓ تو اس کے بعد کی پاک مٹی سے گھسٹ کر صاف ہو جاتا ہے۔

ہ- اگر کپڑے میں شیرخوار بچہ کا پیشاب لگ جائے تو کپڑے پر پانی چھڑک کر اور اگر بچی کا پیشاب لگ جائے تو کپڑے کو دھو کر پاکی حاصل کی جاتی ہے۔

و- مذی سے بھی پانی کے چھینٹوں سے پاکی حاصل ہو جاتی ہے۔

ز- جوتے کا نچلا حصہ پاک زمیں پر رگڑ کر صاف کر لیا جائے گا۔

ح- اگر نجاست زمین پر ہو تو اسے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس پر بالٹی بھر پانی بہا دیا جاۓ یا دھوپ یا ہوا سے سوکھ جانے کے لیے چھوڑ دیا جاۓ۔ سو جب نجاست کا اثر زائل ہو جاۓ تو زمین پاک ہو جاتی ہے۔

### نمبر 3: وہاعمالجومحدث (حدثوالے) پرحرامہیں:

حدث اصغر یا حدث اکبر والے پر حرام کردہ چیزیں مندرجہ ذیل ہیں:

1- نماز خواہ فرض ہو یا نفل: اس کی دلیل ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'بغیر وضو کے اللہ تعالی کوئی نماز قبول نہیں کرتا''[[5]](#footnote-5)-

2- مصحف کو چھونا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو جو خط لکھا تھا اس میں فرمایا تھا: ”مصحف کو صرف پاک شخص ہی چھو سکتا ہے۔“[[6]](#footnote-6)-

3- خانۂ کعبہ کا طواف، اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے : 'خانۂ کعبہ کا طواف نماز ہی ہے۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالى نے اس میں بات کرنا مباح قرار دیا ہے''۔[[7]](#footnote-7)اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کے لیے وضو کیا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے حائضہ کو طواف کرنے سے منع فرمایا قبل اس کے کہ پاک ہوجائے۔

ذیل میں ان امور کا ذکر ہے جو صرف حدث اکبر کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں:

1- قرآن پڑھنا۔ علی رضی الله عنہ نے فرمایا: (سواۓ جنابت کے کوئی چیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن سے نہیں روکتی تھی)[[8]](#footnote-8)-

2- بغیر وضو کے مسجد میں ٹھہرنا، کیونکہ اللہ رب العزت فرماتا ہے:

{يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَقْرَبُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَنتُمْ سُكَـٰرَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا۟ مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِى سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا۟ ۚ}.

 )اے ایمان والو، جب تم نشے میں ہو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ، جب تک کہ اپنی بات کو سمجھنے نہ لگو اور جنابت کی حالت میں جب تک کہ غسل نہ کر لو، ہاں اگر راہ چلتے گزر جانے والے ہو تو اور بات ہے(۔ [سورہ النساء: 43]-

لیکن حدث اکبر والا اگر وضو کر لے تو مسجد میں ٹھہر سکتا ہے اور اسی طرح اگر صرف مسجد سے گزر جاۓ تو بھی کوئی حرج نہیں۔

### نمبر 4: قضائےحاجتکےآداب:

قضاۓ حاجت کے وقت یہ باتیں مستحب ہیں:

1- لوگوں سے دور چھپ کے قضاۓ حاجت کرنا۔

2- شروع میں یہ دعا پڑھنا: "اے اللہ! میں خبیث جنّوں اور جنّیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں"۔[[9]](#footnote-9)-

اور قضاۓ حاجت کے وقت یہ باتیں واجب ہیں:

1- پیشاب سے بچنا۔

شرم گاہ کی ستر پوشی۔

اور قضاۓ حاجت کے وقت یہ باتیں حرام ہیں:

1- قبلہ کی طرف چہرہ یا پیٹھ کرنا۔

2- راستوں اور لوگوں کے اٹھنے بیٹھنے کی جگہوں میں قضاۓ حاجت کرنا۔

3- ٹھہرے ہوۓ پانی میں پیشاب کرنا۔

قضاۓ حاجت کے وقت مکروہ باتیں:

1- قضاۓ حاجت کے وقت دائیں ہاتھ سے ذکر(شرمگاہ) چھونا۔

2- دائیں ہاتھ سے استنجا یا پتھر وغیرہ کا استعمال کرنا۔

3- قضاۓ حاجت کے وقت بات کرنا اور بالخصوص اللہ کا ذکر کرنا۔

### نمبر 5: استنجااورپتھروغیرہکےاستعمالسےمتعلقاحکام:

استنجا سے مراد ہے بول وبراز کے راستہ سے نکلنے والی گندگی کو پانی سے صاف کرنا۔

اور استجمار کا مطلب ہے بول وبراز کے راستہ سے نکلنے والی گندگی کو پانی کے بغیر پتھر یا ٹشو وغیرہ سے صاف کرنا۔

#### جسچیزسےاستجمارکرناہواسسےمتعلقچندشرائط:

1- مباح ہو۔

2- طاہر ہو۔

3- اس سے صفائی ممکن ہو۔

4- ہڈی یا گوبر نہ ہو۔

5- کوئی محترم شی نہ ہو؛ جیسے وہ اوراق جن میں اللہ تعالی کے نام ہوں۔

استجمار پر اکتفا کرنا دو شرطوں کے ساتھ جائز ہے:

1- نکلنے والى گندگی معروف جگہ کے علاوہ کہیں اور نہ لگى ہو۔

2- صفائی کی صلاحیت رکھنے والے تین یا تین سے زائد پتھروں سے استجمار کیا جاۓ۔

### نمبر 6: وضوکےاحکام:

تین عبادتوں کے لیے وضو واجب ہے:

1- ہر طرح کی نماز کے لیے، فرض ہو کہ نفل۔

2- مصحف کو چھونے کے لیے۔

3- طواف کے لیے۔

#### وضوکےشروط:

1- اسلام۔

2- عقل۔

3- تمییز۔

4- نیت؛ جس کی جگہ دل ہے۔ اس لیے لفظی نیت بدعت ہے۔ اور جس نے وضو کا ارادہ کیا اس نے نیت کر لی۔ اگر صفائی یا ٹھنڈ حاصل کرنے کی نیت سے کوئی اعضاۓ وضو کو دھوۓ تو یہ وضو نہیں شمار ہوگا۔

5- حکم نیت کا استمرار کہ جب تک وضو مکمل نہیں ہو جاتا یہ نیت ترک نہ کرے۔

6- موجب وضو کا انقطاع، اور اس شرط سے سلس البول کا مریض اور مستحاضہ مستثنی ہیں۔

7- بول یا براز کی صورت میں وضو سے پہلے استنجا یا استجمار کرنا۔

8- پانی کا طہور اور مباح ہونا۔

9- جلد تک پانی کو پہنچنے سے روکنے والی چیز کا ازالہ۔

10- دائم الحدث کے لیے مزید ایک شرط یہ ہے کہ نماز کا وقت داخل ہو جاۓ۔

#### وضوکےفرائض:

1- چہرے کا دھونا‘ کلی اور ناک مین پانی ڈالنا بھی اسی میں شامل ہے۔

2- دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔

3- پورے سر کا مسح کرنا‘ دونوں کانوں کا مسح بھی اسی میں شامل ہے۔

4- دونوں پاؤں کو ٹخنوں کے ساتھ دھونا۔

5- اعضاۓ وضو کے درمیان ترتیب کا خیال رکھنا۔

6- تسلسل: اعضا کو دھوتے وقت درمیان میں طویل فاصلہ نہ ہو۔

#### وضوکاطریقہ:

1- بسم اللہ کہنا۔

2- ہتھیلیوں کو تین مرتبہ دھونا۔

3- چہرہ کو تین بار دھونا‘ چہرہ دھونے میں کلی اور ناک مین پانی ڈالنا بھی شامل ہے۔

4- کہہنیوں کے ساتھ تین مرتبہ دونوں ہاتھوں کو دھونا اور پہلے دایاں ہاتھ دھونا پھر بایاں۔

5- کانوں کے ساتھ سر کا مسح کرنا۔

6- ٹخنوں کے ساتھ تین مرتبہ دونوں پیروں کو دھونا اور پہلے دایاں پیر دھونا اور پھر بایاں۔

#### وضوکےنواقض:

1- سبیلین سے نکلنے والی چیز، جیسے: بول، براز اور ہوا۔

2- جسم سے کثیر مقدار میں نکلنے والی کوئی نجس چیز۔

3- نیند یا کسی اور وجہ سے عقل کا زائل ہونا۔

4- آگے یا پیچھے کی شرم گاہ کو ہاتھ سے بغیر حائل کے چھونا۔

5- اونٹ کا گوشت کھانا۔

6- مرتد ہو جانا -اللہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو اس سے محفوظ رکھے۔

### نمبر 7: ہرطرحکےموزوںپرمسحکےاحکام:

1- خف: چمڑے وغیرہ کے موزے۔

2- جورب: اون یا روئی وغیرہ کے موزے۔

#### موزوںپرمسح کرنےکیشرائط:

1- مکمل طہارت کے بعد پہنا ہو۔

2- ان سے قدم اور ٹخنے ڈھک جائیں۔

3- موزے پاک ہوں۔

4- مسح اس کے مقررہ وقت کے اندر کیا گیا ہو۔

5- مسح وضو میں کیا جاۓ غسل میں نہیں۔

6- موزہ حلال ہو، لہذا غصب کردہ یا مردوں کے حق میں ریشم کے موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں؛ کیوں کہ حرام چیز سے رخصت نہیں حاصل کی جا سکتی۔

#### مسح کیمدت :

مقیم کے لیے: ایک دن اور ایک رات اور مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں۔

#### مسح کاطریقہ:

ہاتھ کو پانى سے بھگو کر پیروں کی انگلیوں سے پنڈلیوں تک موزوں کے اوپری حصوں پر ایک مرتبہ مسح کرنا۔

#### مسح کوباطلکرنےوالیچیزیں :

1- مسح کی مدت کا ختم ہو جانا۔

2- دونوں موزوں کو یا کسی ایک موزے کو اتار دینا۔

3- حدث اکبر میں واقع ہونا۔

#### موزوںپرمسحکرنےکاحکم:

مسح کرنا پیر دھونے سے افضل ہے کیوں کہ یہ اللہ تعالی کی طرف سے رخصت ہے اور اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور اہل بدعت کی مخالفت ہوتی ہے۔

#### بینڈج،ڈریسنگاورپٹیوںپرمسحکرنا:

عربی زبان میں وارد لفظ جبائر کہتے ہیں ان پلاسٹر یا لکڑیوں کو جو جسم کی ٹوٹی ہوئی جگہوں پر باندھی جاتی ہیں۔

اور عربی زبان کے لفظ عصائب سے مراد کپڑے وغیرہ ہیں جو زخم، جلے ہوۓ یا کچلے ہوۓ حصوں پر لپیٹے جاتے ہیں۔

اور عربی زبان کے لفظ لصوق کا اطلاق ان چیزوں پر ہوتا ہے جو بغرض علاج زخموں یا پھوڑوں پر چسپاں کی جاتی ہیں۔

#### انچیزوںپرمسحکرنےکاحکم:

ضرورت کے وقت جائز ہے بشرطیکہ ضرورت کی جگہ سے زیادہ کا مسح نہ کیا جاۓ۔

اور جب ضرورت ختم ہو جاۓ یا اتارنے پر کوئی مشقت یا ضرر لاحق نہ ہو تو مسح کرنا جائز نہیں۔

#### انچیزوںپرمسحکرنےکاطریقہ:

ان کے ارد گرد کے حصہ کو دھویا جاۓ اور ان پر ہر طرف سے مسح کیا جاۓ۔ اور ان چیزوں کے اس حصہ کا مسح نہیں کیا جاۓ گا جو محل وضو کے علاوہ جسم کے بقیہ حصے پر ہوں۔

### نمبر 8: تیممکےاحکام:

تیمم کا مطلب ہے بغرض طہارت ایک خاص انداز میں مٹی سے چہرہ اور ہتھیلیوں کا مسح کرنا۔

#### تیممکاحکم:

پانی نہ ہونے کی صورت میں یا پانی کا استعمال نہ کر پانے کی حالت میں وضو اور غسل کے بدلے تیمم کرنا واجب ہے۔

#### تیممکیمشروعیتکیحکمت:

تیمم امت محمدی کے خصائص میں سے ہے، یہ اللہ کا احسان اور اس کی جانب سے کشادگی ہے۔ پچھلی امتوں میں یہ معروف نہیں تھا۔

#### جنحالتوںمیںتیمممشروعہیںوہذیلمیںمذکورہیں:

1- سفر یا حضر میں جب پانی ڈھونڈ کر بھی نہ ملے۔

2- جب اس کے پاس پانی ہو لیکن پینے یا پکانے کے لیے اس کی ضرورت ہو، اگر اسے پی لے تو وہ خود یا کوئی دوسرا محترم انسان یا محترم حیوان پیاسے رہ سکتے ہوں۔

3- جب پانی کے استعمال سے مرض کے بڑھ جانے یا شفایابی میں تاخیر ہونے کا ڈر ہو۔

4- جب بوجہ مرض حرکت نہ کر پانے کے سبب پانی استعمال نہ کر سکے، کوئی اسے وضو کرانے والا بھی نہ ہو اور وقت کے نکل جانے کا ڈر ہو۔

5- جب پانی کے استعمال سے خنکی کا ڈر ہو اور گرمی حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ میسر نہ ہو تو تیمم کر کے نماز پڑھے گا۔

#### تیممکاطریقہ:

کھلی انگلیوں کے ساتھ دونوں ہاتھ مٹی پر مارے پھر پورے چہرے اور ہتھیلیوں پر مسح کرے۔

#### تیممکوباطلکرنےوالیچیزیں:

1- پانی کا مل جانا اگر تیمم پانی کی عدم موجودگی کی وجہ سے کیا گیا ہو یا پانی کا استعمال کر پانا اگر تیمم استعمال نہ کر پانے کی وجہ سے کیا گیا ہو۔

2- وضو کو باطل کرنے والی یا غسل کو واجب کرنے والی کسی چیز سے بھی تیمم باطل ہو جاتا ہے جیسے جنابت، حیض اور نفاس۔

#### جوپانیکااستعمالنہکرسکےاورتیممبھینہکرسکےاسکاحکم:

جسے پانی یا مٹی نہ مل سکے یا اس کی حالت ایسی ہو کہ پانی یا مٹی کو چھو نہیں سکتا تو وہ اسی حالت میں بغیر وضو اور تیمم کے نماز ادا کرے گا؛ کیوں کہ اللہ تعالی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا۔ اور اس نماز کو دہراۓ گا بھی نہیں؛ کیوں کہ اس نے واجب ادا کر لیا۔ کیونکہ اللہ رب العزت فرماتا ہے:

{ْفَٱتَّقُوا۟ٱللَّهَ مَا ٱسْتَطَعْتُمْ}.

 )پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو۔( [سورہ التغابن: 16]- اور اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے : "جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو مقدور بھر اس کی بجاآوری کرو"۔[[10]](#footnote-10)-

فائدہ: اگر جنابت کی وجہ سے تیمم کیا ہو پھر پانی مل جاۓ تو غسل کرے گا۔

### نمبر 9: حیضونفاسکےاحکام:

#### پہلا- حیض:

یہ ایک طبعی اور فطری خون ہے جو مخصوص اوقات میں اندرون رحم سے نکلتا ہے، اکثر ماہانہ چھے یا سات دن نکلتا ہے؛ اور کبھی اس سے زیادہ یا کم بھى ہو سکتا ہے، اور عورت کی فطری ساخت کے مطابق اس کا مہینہ لمبا یا چھوٹا ہوتا ہے۔

حیض کے مسائل:

حالت حیض میں عورت نہ نماز پڑھے گى نہ روزہ رکھے گى اور نہ ہى اس کى جانب سے نماز اور روزہ صحیح ہوگا۔

2- حیض سے پاک ہونے کے بعد روزے کی قضا کرے گی، نماز کی نہیں۔

3- اس کے لیے طواف کرنا جائز نہیں۔ اور وہ قرآن بھی نہیں پڑھ سکتی۔ اور مسجد میں نہیں بیٹھ سکتی، اس کے شوہر پر اس سے جماع کرنا حرام ہے جب تک اس کا حیض نہ رک جاۓ اور غسل نہ کر لے۔

4- البتہ اس کا شوہر اس سے جماع کے علاوہ دیگر طریقوں سے لطف اندوز ہو سکتا ہے جسے بوس وکنار وغیرہ ۔

5- حیض کی حالت میں عورت کو اس کا شوہر طلاق نہیں دے سکتا۔

اور طہر سے مراد ہے خون کا رک جانا، چنانچہ جب خون تھم جاۓ تو عورت پاک ہو جاتی ہے اور اس کی مدت حیض پوری ہو جاتی ہے۔ اور تب اس پر غسل واجب ہوجاتا ہے۔ پھر جو کچھ حیض کی وجہ سے حرام تھا وہ سب کر سکتی ہے۔

اور اگر طہر حاصل ہو جانے کے بعد (حیض کے خون کی جگہ) کوئی گدلا سا یا پیلا سا پانی دیکھے تو اس کا اعتبار نہ کرے۔

#### دوسرا: نفاس:

نفاس اس خون کو کہتے ہیں جو ولادت کے وقت اور اس کے بعد نکلتا ہے اور یہ وہ خون ہوتا ہے جو حمل کے دوران رحم میں رکا ہوتا ہے۔

اور حیض کی طرح نفاس کی حالت میں بھی بجز جماع کے ہر طرح سے استمتاع کرنا حلال ہے۔

اور وہ ساری چیزیں حرام ہیں جو حیض کی حالت میں حرام ہوتی ہیں، جیسے جماع، نماز، روزہ، طلاق، طواف، قرآن پڑھنا اور مسجد میں رکنا۔ اور حیض کی طرح جب نفاس کا خون رک جاۓ تو غسل واجب ہوگا۔

اور حائضہ ہی کی مانند روزے کی قضا کرے گی نماز کی نہیں۔

نفاس کا اکثرِ مدت چالیس دن ہے۔ لیکن اگر چالیس دن سے پہلے رک جاۓ تو بھی اس کی مدت نفاس ختم ہو جاۓ گی۔ چنانچہ وہ غسل کرے گی، نماز پڑھے گي اور وہ سب کچھ کرے گی جو اس کے لیے بسبب نفاس ممنوع تھا۔

## دوسرامطلب: نمازكابيان

### سبسےپہلے: اذانواقامتکےاحکام:

اذان سن ایک ہجری میں مشروع ہوئی۔ اذان کی وجہ مشروعیت یہ تھی کہ جب مسلمانوں کو اوقات معلوم کرنے میں دشواری محسوس ہوئی تو انہوں نے آپسی مشورے سے یہ طے کیا کہ اس کے لیے کوئی علامت اپنائی جاۓ، اسی دوران عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو خواب میں یہ اذان دکھائی گئی جسے وحی الھی نے معتمد ٹھہرایا۔ اذان کہتے ہیں اوقات نماز کے دخول کی خبر دینے کو۔ اور اقامت سے مراد ہے نماز کھڑی ہو جانے کی خبر دینا۔ اذان واقامت مردوں کى جماعت کے واسطے فرض نمازوں کے لیے دی جاتی ہے اور یہ فرض کفایہ ہیں۔ یہ اسلام کے ظاہری شعائر میں سے ہیں انہیں موقوف کرنا جائز نہیں۔

#### اذانکیشرائط:

1- مؤذن مرد ہو۔

2- اذان بالترتیب ہو۔

3- اذان مسلسل ہو۔

4- اذان دخول وقت کے بعد دی جاۓ۔ اور اس شرط سے دو اذانیں مستثنی ہیں؛ فجر اور جمعہ کی پہلی اذان۔

#### اذانکیسنتیں:

1- دونوں انگلیاں دونوں کانوں میں ڈالنا۔

2- اول وقت میں اذان دینا۔

3- حي على الصلاة اور حي على الفلاح کہتے ہوئے دائیں اور بائیں مڑنا۔

4- مؤذن کا خوش نوا ہونا۔

5- اذان کے الفاظ ٹھہر ٹھہر کر کہے لیکن حد سے زیادہ نہ کھینچے۔

6- اذان کے ہر جملہ کے اخیر میں ٹھہرے۔

7- اذان دیتے وقت قبلہ رخ ہو۔

8- اذان کے جملے پندرہ ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں بلال رضی اللہ عنہ ہمیشہ یہی اذان کہتے تھے۔

#### اذانکےالفاظ:

(الله أكبر) چار مرتبہ۔

(أشهد أن لا إله إلا الله) دو مرتبہ۔

(أشهد أن محمدا رسول الله) دو مرتبہ۔

(حي على الصلاة) دو مرتبہ۔

حي على الفلاح) دو مرتبہ۔

پھر (الله أكبر) دو مرتبہ۔

اخیر میں (لا إله إلا الله) ایک مرتبہ۔

اور فجر میں حي على الفلاح کے بعد دو مرتبہ (الصلاة خير من النوم) کا اضافہ کرے گا؛ کیوں کہ اس وقت لوگ اکثر سوتے ہیں۔

اور اقامت کے جملے بارہ ہیں، اقامت کے جملے جلدی جلدی کہنا ہے، چوں کہ اقامت کا مقصد مسجد میں موجود لوگوں کو آگاہ کرنا ہے اس لیے اسے زیادہ کھینچنے کی ضرورت نہیں۔

اقامت کے الفاظ یوں ہیں:

(الله أكبر): دو مرتبہ۔

(أشهد أن لا إله إلا الله) ایک مرتبہ۔

(أشهد أن محمدا رسول الله) ایک مرتبہ۔

(حي على الصلاة) ایک مرتبہ۔

حي على الفلاح) ایک مرتبہ۔

(قد قامت الصلاة): دو مرتبہ۔

(الله أكبر): دو مرتبہ۔

(لا إله إلا الله): ایک مرتبہ۔

اور اذان سننے والے کے لیے مستحب ہے کہ مؤذن کے الفاظ کو دہراۓ، لیکن (حي على الصلاة) اور (حي على الفلاح) کی جگہ (لا حول ولا قوة إلا بالله) کہے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اس کے بعد یہ دعا پڑھے: «اللهم رب هذه الدعوة التامة، والصلاة القائمة، آت محمدًا الوسيلة والفضيلة، وابعثه مقامًا محمودًا الذي وعدته، إنك لا تخلف الميعاد» ’’اے اللہ ! اس دعوتِ کاملہ اور قائم ہونے والی نماز کے رب، تو محمدﷺ کو خاص تقرب اور خاص فضیلت عطا کر اور انھیں اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے، یقینََا تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔‘‘[[11]](#footnote-11)۔ اور یہ دعا بھی کہے: «رضيت بالله ربًّا، وبالإسلام دينًا، وبمحمد ﷺ نبيًّا» "میں اس بات سے راضی ہوں کہ اللہ میرا رب ہے، اسلام میرا دین ہے اور محمد ﷺ میرے نبی ہیں۔"

بلا عذر یا واپسی کی نیت کے بغیر اذان کے بعد مسجد سے نکلنا حرام ہے۔

اور جمع بین الصلاتین کی صورت میں اذان ایک ہوگی اور اقامت ہر نماز کے لیے الگ الگ۔

### نمبردو: نمازکامقامومرتبہاوراسکیفضیلت:

نماز شہادتین کے بعد اسلام کا سب سے اہم اور مؤکد رکن ہے۔ اور اسلام میں اس کا خاص مقام ہے اللہ نے اسے معراج کی رات آسمان میں اپنے رسول پر فرض کیا، جس سے اس کی عظمت، اللہ تعالی کے ہاں اس کا مقام اور اس کا بالتاکید واجب ہونا ثابت ہوتا ہے۔ نماز کی فضیلت اور اس کے فرض عین ہونے کے بارے میں بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔ نماز کی فرضیت دین اسلام کے معلوم بالضرورۃ امور میں سے ہے۔

نماز کے واجب اور حتمی ہونے کے چند دلائل ذیل میں مذکور ہیں:

۱- فرمان الٰہی ہے :

{إِنَّ ٱلصَّلَوٰةَ كَانَتْ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ كِتَـٰبًۭا مَّوْقُوتًۭا}.

 )بیشک نماز ایمان والوں پر پابندی وقت کے ساتھ فرض ہے(۔ [سورہ النساء: 103] یعنی ان اوقات میں فرض ہے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرماۓ ہیں۔

 ۲- فرمان الٰہی ہے :

{وَمَآ أُمِرُوٓا۟ إِلَّا لِيَعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ حُنَفَآءَ وَيُقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ}.

 )حالاں کہ انھیں یہی حکم دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں، دین کو اسی کے لیے خالص رکھیں ابراہیم حنیف کے دین پر، اور نماز کو قائم رکھیں( [سورہ البينة: 5]-

 3- فرمان الٰہی ہے :

{فَإِن تَابُوا۟ وَأَقَامُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُا۟ ٱلزَّكَوٰةَ فَإِخْوَٰنُكُمْ فِى ٱلدِّينِ}.

)اب بھی اگر یہ توبہ کرلیں اور نماز کے پابند ہو جائیں اور زکوۃ دیتے رہیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں(۔ [سورہ التوبہ: 11]۔

 4- جابر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'بے شک آدمی اورشرک وکفر کے درمیان (فاصلہ مٹانے والا عمل) نماز کا ترک کرنا ہے''۔[[12]](#footnote-12)۔

5- بریدۃ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان نماز کا فرق ہے تو جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا“[[13]](#footnote-13)۔

اور جو نماز کے وجوب کا انکار کرے اس کے کافر ہونے پر علما کا اجماع ہے۔ اور جو لا پرواہی اور سستی میں نماز چھوڑے تو صحیح قول کے مطابق وہ بھی کافر ہے، اس کى دلیل ابھى گذر چکى صحیح حدیث ہے نیز اس پر صحابہ کرام کا اجماع بھى دلیل ہے-

### نمبر 3: نمازکیشرائط:

#### 1- دخولوقت:

کیونکہ اللہ رب العزت فرماتا ہے:

****{إِنَّ ٱلصَّلَوٰةَ كَانَتْ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ كِتَـٰبًۭا مَّوْقُوتًۭا }.****

 )بیشک نماز ایمان والوں پر پابندی وقت کے ساتھ فرض ہے(۔ [سورہ النساء: 103]۔ یعنی متعین اوقات میں فرض ہے۔

فرض نمازوں کے اوقات نیچے مذکور ہیں:

ا- نماز فجر: طلوعِ فجر اور طلوعِ شمس کا درمیانی وقت۔

ب- نماز ظہر: زوال شمس سے اس وقت تک جب ہر چیز کا سایہ لمبائی میں اس کے برابر ہو جائے۔

ج- نماز عصر: ظہر کا وقت نکلنے سے سورج زرد ہونے اور بوقت ضرورت سورج ڈوبنے تک۔

د- نماز مغرب: سورج ڈوبنے سے لال شفق غائب ہونے تک۔

ہ- نماز عشا: لال شفق غائب ہونے سے آدھی رات تک۔

#### 2- شرمگاہکیسترپوشی:

شرم گاہ سے مراد جسم کا وہ حصہ جسے ڈھانکنا ضروری ہے اور جس کے کھلنے پر شرم آۓ۔ مرد کی شرم گاہ ناف سے گھٹنے تک ہے، اور عورت نماز کی حالت میں سوائے چہرہ کے اپنا پورا جسم ڈھانکے گی۔ اور غیر محرموں کے سامنے اپنے چہرے کا بھی پردہ کرے گی۔

#### 3- نجاستسےدورى:

نجاست سے مراد چند مخصوص گندگیاں ہیں جن کے ساتھ نماز نہیں ہوتی؛ جیسے بول وبراز اور خون وغیرہ، یہ گندگیاں جسم، جگہ اور کپڑے پر ہوتی ہیں۔

#### 4۔قبلہکیجانبمنہکرنا۔

قبلہ کعبہ شریف کو کہتے ہیں، اس کو قبلہ اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ لوگ اس کى جانب رخ کرتے ہیں۔

استقبال قبلہ کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی۔ کیونکہ اللہ رب العزت فرماتا ہے:

****{وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا۟ وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُۥ}.****

)اور تم جہاں بھی رہو اپنے چہرے اسی (قبلہ) کی طرف پھیرو(۔ [سورہ البقرہ: 144]۔

#### 5- نیت:

نیت کے لغوی معنی ہیں ارادہ کے، اور شریعت کی اصطلاح میں نیت کا مطلب ہے اللہ تعالی کی قربت حاصل کرنے کے لیے کسی عبادت کو انجام دینے کا عزم کرنا۔ نیت دل میں ہوتی ہے، زبان سے نیت کرنے کی ضرورت نہیں، بلکہ یہ بدعت ہے۔

### نمبر 4: نمازکےارکان:

نماز کے ارکان چودہ ہیں جو حسب ذیل ہیں:

#### پہلارکن: اگراستطاعتہوتوکھڑاہونا۔

کیونکہ اللہ رب العزت فرماتا ہے:

****{ وَقُومُوا۟ لِلَّهِ قَـٰنِتِينَ }.****

 )اور اللہ کے آگے ادب سے کھڑے رہا کرو(۔ [البقرة/238]، اور عمران رضی اللہ عنہ کی روایت میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا : "نماز کھڑے ہو کر پڑھو، اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہیں تو بیٹھ کر پڑھ لو اور اگر بیٹھ کر بھی پڑھنے کی طاقت نہیں تو پہلو کے بل لیٹ کر پڑھ لو"۔[[14]](#footnote-14)

یعنی اگر کسی مرض کی وجہ سے کھڑا ہونے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر یا پہلو کے بل جیسے ممکن ہو نماز ادا کرے گا۔ ڈرا ہوا، ننگا انسان اور جسے کسی علاج کے تحت بیٹھنا یا لیٹنا پڑے یہ سب مریض کے حکم میں ہیں۔ اسی طرح اگر امام راتب کسی سبب سے کھڑا نہ ہو سکے تو پیچھے سارے مقتدی امام کی اتباع میں بیٹھ کر ہی نماز ادا کریں گے۔ رہی بات نفل نمازوں کی تو طاقت ہوتے ہوۓ بھی بیٹھ کر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں لیکن ایسی صورت میں نیکی کم ہوگي۔

#### دوسرارکن: تکبیرتحریمہ:

اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے : 'پھر قبلہ رخ ہو کر تکبیر کہو''۔[[15]](#footnote-15)۔

تکبیر تحریمہ میں (اللہ اکبر) ہی کہنا ضروری ہے کچھ اور کہنا اس کى طرف سے کافى نہیں ہوگا۔

#### تیسرارکن: سورہفاتحہپڑھنا۔

اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے : 'اس شخص کی نماز نہیں جس نے سورۃ الفاتحہ نہیں پڑھی''۔[[16]](#footnote-16)-

#### چوتھارکن: ہررکعتمیںرکوعکرنا۔

کیونکہ اللہ رب العزت فرماتا ہے:

{يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱرْكَعُوا۟وَٱسْجُدُوا۟}.

 (اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرو) [سورہ الحج: 77]-

#### پانچواںاورچھٹارکن:

رکوع سے سر اٹھانا اور پہلے کی طرح سیدھے کھڑے ہو جانا؛ کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ عمل ہمیشہ کرتے رہے۔

اور مسیء صلاۃ سے فرمایا: 'پھر (اپنا سر) اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ''۔[[17]](#footnote-17)-

#### ساتواںرکن: ساتوںاعضاکےبلسجدہکرنا:

ساتوں اعضا یہ ہیں: پیشانی اور اس کے ساتھ ناک، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں قدموں کی انگلیاں۔ اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے : 'ہمیں سات ہڈیوں کے بل سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے: پیشانی - اور آپ نے اپنی ناک کی طرف اشارہ کیا-، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں قدموں کی انگلیاں''۔[[18]](#footnote-18)-

#### آٹھواںرکن: سجدہسےسراٹھانااوردونوںسجدوںکےدرمیانبیٹھنا:

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: 'نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو اس وقت تک دوسرا سجدہ نہیں کرتے جب تک سیدھے بیٹھ نہ جاتے''۔[[19]](#footnote-19)-

#### نواںرکن: تمامارکانکواطمینانکےساتھانجامدینا:

اور اطمینان سے مراد ٹھہراؤ ہے گرچہ تھوڑی دیر کے لیے ہی کیوں نہ ہو، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیء صلاۃ سے فرمایا: 'یہاں تک کہ تم مطمئن ہو جاؤ''۔[[20]](#footnote-20)-

#### دسواںاورگیارہواںرکن:

آخری تشہد اور اس کے لیے بیٹھنا، ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی نماز پڑھے تو یہ دعا کہے: ”التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ“ ساری تعظیمات, سب دعائیں اور تمام پاکیزہ اقوال واعمال اللہ کے لئے ہیں‘ اے نبی آپ پر سلام ہو‘ اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکت نازل ہو‘ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر‘ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں‘ اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔[[21]](#footnote-21)-

#### بارہواںرکن: آخریتشہدمیںنبیصلیاللہعلیہوسلمپردرودبھیجنا:

اس کے لیے صرف اتنا کہنا کافی ہے: «اللهم صلِّ على محمد» اور اس سے زیادہ کہنا سنت ہے۔

#### تیرہواںرکن: تمامارکانکوبالترتیبانجامدینا:

کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ترتیب کے ساتھ انجام دیتے تھے۔ اور آپ کا فرمان ہے: ”تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے“۔ اور اس ترتیب کی تعلیم آپ نے مسیء صلاۃ کو بھی دی تھی۔

#### چودہواںرکن: سلامپھیرنا:

اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے : 'اور نماز سلام کے ساتھ ختم ہوتی ہے''۔ اور فرمایا: 'نماز سے حلال ہونے کا ذریعہ سلام ہے''۔[[22]](#footnote-22)-

### نمبر 5: نمازکےواجبات:

نماز کے واجبات آٹھ ہیں:

1- تکبیر تحریمہ کے سوا باقی تکبیریں۔

2- رکوع میں ایک بار «سبحان ربي العظيم» کہنا۔ یہ دعا تین بار کہنا سنت اور کمال کا ادنی درجہ ہے۔ اور دس مرتبہ کہنا اعلی درجہ ہے۔

3- امام اور منفرد دونوں کا رکوع سے سر اٹھانے کے بعد «سمع الله لمن حمده» کہنا۔

4- رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہونے کی حالت میں «ربنا ولك الحمد» کہنا

5- سجدہ میں ایک بار «سبحان ربي الأعلى» کہنا۔ اور تین بار تک کہنا مسنون ہے۔ 6- دونوں سجدوں کے درمیان ایک بار «ربي اغفر لي» کہنا۔ اور تین بار تک کہنا مسنون ہے۔ 7- پہلا تشہد: جس میں یہ دعا کہے گا: ”التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ“۔ (ساری تعظیمات, سب دعائیں اور تمام پاکیزہ اقوال واعمال اللہ کے لئے ہیں،اے نبی! آپ پر سلام ہو، اللہ کی رحمت اور اس کی برکت نازل ہو، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں)۔

8- پہلے تشہد کے لیے بیٹھنا۔

### نمبر 6: نمازکیسنتیں:

سنت چھوڑنے کی وجہ سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ سنتیں دو قسم کی ہیں: قولی اور فعلی۔

#### نمبرایک: قولیسنتیں:

1- دعاۓ ثنا، اور اس کے کئی الفاظ وارد ہوۓ ہیں، جن میں سے ایک یوں ہے: ”سُبْحَانَكَ اللهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ“ اے اللہ! تو پاک ہے‘ تیری ہی تعریف ہے‘ تیرا نام بابرکت ہے‘ تیری شان سب سے اونچی ہے اور تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ 2- سورۂ فاتحہ سے قبل اللہ تعالی سے پناہ مانگنا، یعنی «أعوذ بالله من الشيطان الرجيم» کہنا۔ 3- قرات سے پہلے بسملہ یعنی ’’بسم اللہ الرحمن الرحیم‘‘ کہنا۔

4- رکوع اور سجدہ میں ایک سے زائد بار تسبیح پڑھنا۔

5- ایک سے زائد بار «رب اغفر لي» (اے میرے رب! مجھے معاف فرما) کہنا دونون سجدوں کے درمیان۔ 6- «ملء السماوات، وملء الأرض، وملء ما بينهما، وملء ما شئت من شيء بعد» یہ زائد الفاظ کہنا «ربنا ولك الحمد» کے بعد-

7- سورۂ فاتحہ کے بعد کی قرات۔

8- تشہد اخیر میں یہ دعا کہنا: ”اللَّهمَّ إنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ القَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ المَحْيَا وَالمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ المَسِيْحِ الدَّجَّالِ“ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں جہنم کے عذاب سے، اور قبر کے عذاب سے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے، اور مسیح دجال کے فتنہ سے۔ اور دیگر دعائیں کہنا۔

#### نمبردو: فعلیسنتیں:

1- چار جگہوں پر کانوں یا کندھوں کے برابر ہاتھوں کو اٹھانا:

ا- تکبیر تحریہمہ کے وقت۔

ب- رکوع میں جاتے وقت۔

ج- رکوع سے اٹھتے وقت-

د- تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوتے وقت۔

2-حالتِ قیام میں، رکوع سے پہلے ہو یا رکوع کے بعد، دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی پشت پر سینہ کے اوپر رکھنا۔

سجدہ کی جگہ پر نگاہ رکھنا-

4- سجدہ کے دوران دونوں بازؤں کو پہلؤں سے دور رکھنا۔

5- سجدوں کے دوران رانوں کو پیٹ سے دور رکھنا۔

6- نماز کی تمام بیٹھکوں میں پیروں کو بچھاۓ رکھنا سواۓ تین اور چار رکعتوں والی نماز کے آخری تشہد کے۔

تین یا چار رکعتوں والی نماز کے آخری تشہد میں تورک کرنا۔

### نمبر 7: نمازپڑھنےکاطریقہ :

1- نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو قبلہ رخ ہو کر اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور ہتھیلی کا اندرونی حصہ قبلہ کی طرف ہوتا تھا۔ اور پھر کہتے: 'اللہ اکبر''۔

2- پھر بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑ کر سینے پر رکھتے۔

3- پھر دعاۓ استفتاح پڑھتے جو ہمیشہ ایک ہی نہیں ہوتی تھی۔ اس سلسلہ میں جتنی دعائیں آپ سے ثابت ہیں وہ سب پڑھنا جائز ہے۔ ان میں سے ایک دعا یوں ہے: ”سُبْحَانَكَ اللهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ“ اے اللہ! تو پاک ہے‘ تیری ہی تعریف ہے‘ تیرا نام بابرکت ہے‘ تیری شان سب سے اونچی ہے اور تیرے سوا مبعود برحق نہیں۔

4- پھر ”أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيم، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ کہتے

5- پھر سورۂ فاتحہ پڑھتے اور اس کو ختم کرنے کے بعد آمین کہتے۔

6- پھر جتنا میسر ہوتا اتنا قرآن میں میں سے پڑھتے۔ فجر اور مغرب وعشا کی پہلی دو رکعتوں میں اونچی آواز میں قرات کرتے۔ اور ان دو رکعتوں کے علاوہ میں سری قرات کرتے۔ آپ کی پہلی رکعت ہمیشہ دوسری رکعت سے لمبی ہوتی۔

 7- پھر رفع الیدین کرتے جیسا کہ شروع میں رفع یدین کیا تھا، پھر(الله أكبر) کہتے ہوۓ رکوع میں جاتے پھر کھلی انگلیوں کے ساتھ دونوں ہاتھوں سے دونوں گٹنوں کو پکڑتے، پیٹھ کو سیدھا اور سر کو اس کے برابر رکھتے نہ اوپر نہ نیچے، اور "سبحانَ ربِّيَ العظيم". (پاک ہے میرا رب، جو بڑی عظمت والا ہے۔) کہتے۔ایک مرتبہ کہنا (واجب ہے)- اور تین مرتبہ کہنا کمال کا ادنی درجہ ہے جیسا کہ پیچھے گزرا ہے۔

 8- پھر (سمع اللہ لمن حمدہ) کہتے ہوۓ سر اٹھاتے، اور رفع الیدین کرتے جیسے رکوع میں جاتے وقت رفع الیدین کرتےتھے۔

 9- پھر سیدھے کھڑے ہو کر یہ دعا کہتے: ’’اے اللہ! ہمارے رب ! تیرے ہی لیے ہر قسم کی با برکت اور اچھی تعریف ہے اتنی زیادہ کہ جس سے آسمان بھر جائیں، زمین بھر جائے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے وہ سب بھر جاۓ اور اس کے بعد ہر وہ چیز بھی بھر جائے جو تو چاہے، اے تعریف اور بزرگی کے لائق ! سب سے سچی بات جو بندے نے کہی -جب کہ ہم سب تیرے ہی بندے ہیں- (یہ ہے کہ): اے اللہ ! جو تو عطا فرمائے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں۔ اور کسی صاحبِ حیثیت کو اس کی حیثیت تیرے ہاں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔‘‘ [64] اور آپ دیر تک اس حالت میں کھڑے رہتے۔۔۔

 10- پھر تکبیر کہتے ہوۓ سجدہ میں گر جاتے اور اس جگہ رفع الیدین نہیں کرتے، اور پیشانی، ناک، دونوں ہاتھوں، گھٹنوں اور پیروں کی انگلیوں کے بل سجدہ کرتے، انگلیاں قبلہ کی طرف ہوتیں، پیٹھ سیدھی رکھتے، پیشانی اور ناک زمین پر رکھ دیتے۔ کہنیوں کو اٹھا کر ہتھیلیوں کے بل سجدہ کرتے، بازؤں کو پہلؤں سے دور رکھتے، اورپیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے بلند رکھتے۔ اور سجدہ کے دوران «سبحان ربي الأعلى» کہتے۔ ایک مرتبہ کہنا (واجب ہے) اور تین مرتبہ کہنا کمال کا ادنی درجہ ہے جیسا کہ پیچھے گزرا ہے۔ اور اس کے علاوہ دیگر وارد دعائیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔

11- پھر اللہ اکبر کہتے ہوۓ سجدہ سے سر اٹھاتے پھر بایاں پیر بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے اور دایاں پیر کھڑا رکھتے۔ پھر ہاتھوں کو رانوں پر رکھتے ہوۓ یہ دعا پڑھتے: "اللهمَّ اغفِرْ لي، وارحَمني، واجبُرني، واهدِني، وارزُقني"۔ (اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، ,مجھے نعم البدل عطا کر، مجھے ہدایت دے اور میرے لیے روزی کی راہیں ہموار کردے۔)

12- پھر تکبیر کہتے ہوۓ سجدہ ریز ہو جاتے اور دوسری رکعت کو پہلی رکعت ہی کے جیسے ادا کرتے۔

پھر تکبیر کہتے ہوۓ اپنا سر اٹھاتے اور گھٹنوں اور رانوں پر بوجھ ڈالتے ہوۓ سیدھے اٹھ کھڑے ہوتے۔

14- مکمل کھڑے ہو جانے کے بعد قرات شروع کرتے۔ اور دوسری رکعت بھی پہلى رکعت کى طرح ادا کرتے

 15- پھر بائیں پیر کو بچھا کر تشہد اول کے لیے بیٹھتے جیسے دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھتے۔ دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے، اور دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور بڑی انگلی سے حلقہ کی شکل بنا کر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے ہوۓ اور اس کی طرف دیکھتے ہوۓ یہ دعا پڑھتے: ”التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَه لا شَرِيْكَ له، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ“ ساری تعظیمات, سب دعائیں اور تمام پاکیزہ اقوال واعمال اللہ کے لئے ہیں‘ اے نبی آپ پر سلام ہو‘ اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکت نازل ہو‘ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر‘ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں‘ اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور آپ کی یہ بیٹھک مختصر ہوتی۔

 16- پھر تکبیر کہتے ہوۓ کھڑے ہوتے اور تیسری اور چوتھی رکعتیں پہلی دو رکعتوں سے ہلکی ادا کرتے۔ اور ان مین بھی سورۂ فاتحہ پرھتے۔

 17- پھر تورک کے ساتھ تشہد اخیر میں بیٹھتے۔ اور تورک کی صورت یہ ہے کہ نمازى اپنے بائیں پیر کو بچھا کر دائیں پیر کے نیچے سے نکالے اور دائیں پیر کو کھڑا رکھتے ہوۓ زمین پر بیٹھے۔

18- پھر تشہد اول ہی کی طرح تشہد اخیر کی دعا پرھتے۔ اور اس تشہد میں درود بھی پڑھتے: ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ“ اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسے رحمت نازل کی تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر‘ بے شک تو قابلِ تعریف اور بزرگی والا ہے‘ اور برکت نازل فرما محمد پر اور آلِ محمد پر‘ جیسے برکت نازل کی ابراہیم پر اور آلِ ابراہیم پر بے شک تو قابلِ تعریف اور بزرگی والا ہے۔

19- اور اس تشہد میں جہنم کے عذاب، قبر کے عذاب، زندگی اور موت کے فتنہ، اور مسیح دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔ اور کتاب وسنت میں وارد دیگر دعائیں بھى پڑھى جا سکتی ہیں۔

 20- پھر دائیں طرف یہ کہتے ہوۓ سلام پھیرتے: ’’السلام عليكم ورحمة الله‘‘ اور اسی طرح بائیں طرف بھی سلام پھیرتے۔ قبلہ رخ ہو کر سلام شروع کرتے اور جہاں تک چہرے کو موڑتے وہاں ختم کرتے۔

### نمبر 8: نمازکےدورانمکروہچیزیں:

1- بلا ضرورت ادھر ادھر دیکھنا۔

2- آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا۔

3- بغیر ضرورت کے آنکھیں بند کرنا۔

4- سجدہ کے دوران بازؤں کو بچھانا۔

5- بلا وجہ ناک اور منہ کو ڈھانکنا۔

6- قضاۓ حاجت کی شدید حاجت کے وقت یا ایسے کھانے کی موجودگی میں نماز ادا کرنا جس کی اشتہا ہو۔

7- سجدہ کے دوران اگر ناک یا پیشانی پر کچھ لگ جاۓ تو اسے صاف کرنا، البتہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

8- اگر ضرورت نہیں تو قیام کی حالت میں دیوار وغیرہ پر ٹیک لگانا۔

### نمبرنو: نمازکوباطلکرنےوالیچیزیں:

1- کھانا پینا۔

2- نماز کے باہر کی باتیں۔

3- ہنسی اور قہقہہ۔

4- عمدا کسی رکن یا واجب کو ترک کرنا۔

5- قصدا کسی رکن یا رکعت کا اضافہ کرنا۔

6- جان بوجھ کر امام سے پہلے سلام پھیرنا۔

7- نماز کے باہر کی غیر ضروری مسلسل حرکتیں۔

8- نماز کی کسی شرط کے منافی کوئی کام؛ جیسے وضو ٹوٹنا، عمدا ستر کھولنا، بلا ضرورت قبلہ سے زیادہ پھر جانا اور نیت ختم کرنا۔

### نمبردس: سجدۂسہو:

سہو کے معنی ہیں بھولنے کے، اور نماز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی سہو ہوا ہے کیوں کہ بھولنا انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سہو ہونا اس امت کے لیے ایک نعمت اور ان کے دین کا حصہ تھا تاکہ لوگ سہو کے مسائل میں آپ کی اتباع کریں۔

#### سجدۂسہوکےاسباب:

1- پہلی حالت:

نماز میں افعال یا اقوال کی زیادتی:

#### ا- افعالکیزیادتی: اگریہافعالنمازکیجنسسےہوںتوسجدۂسہوکیاجاۓگا؛جیسےبیٹھنےکےبجاۓکھڑاہوجانا،کھڑاہونےکیبجاۓبیٹھجانایازائدرکوعیاسجدہکرلینا۔

#### ب- اقوالکیزیادتی: جیسےرکوعاورسجدہمیںقرآنپڑھنا۔اسکےلیےسجدۂسہوکرنامستحبہے۔

2- دوسری حالت:

نماز میں کمی کرنا، اور یہ دو طرح سے ہو سکتا ہے:

ا- کوئی رکن ترک کر دینا: اگر یہ رکن تکبیر تحریمہ ہو تو نماز کا اعتبار ہی نہیں ہوگا نتیجۃً سجدۂ سہو کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اور اگر کوئی دوسرا رکن ترک کرے اور دوسری رکعت کی قرات شروع کرنے سے پہلے یاد آ جاۓ تو وجوبی طور پر دوبارہ اس رکن کو اور اس رکعت کے دیگر اعمال کو ادا کرےگا۔

اور اگر دوسری رکعت کی قرات شروع کرنے کے بعد یاد آۓ تو وہ رکعت باطل ہوگی اور اگلی رکعت اس کے قائم مقام ہوگی۔

ب- کوئی واجب ترک کرنا: جیسے تشہد اول بھول جاۓ یا رکوع کی تسبیح چھوٹ جاۓ۔ تو اس حالت میں سجدۂ سہو کرےگا۔

3- تیسری حالت: شک:

جیسے اگر کسی کو ظہر میں شک ہو جاۓ کہ تین پڑھی یا چار تو اس حالت میں:

ا- اگر اسے ظن غالب حاصل ہو تو اس کے مطابق عمل کرے گا اور سجدۂ سہو کرے گا۔

ب- اگر ظن غالب نہ حاصل ہو سکے تو جس پریقین ہو اس کا اعتبار کرے گا اور سجدۂ سہو کرے گا۔

اور اگر شک نماز کے بعد ہو یا وہ بہت زیادہ شکوک کا شکار ہوتا ہو تو اس طرح کے کسی شک پر توجہ نہ دے۔

فائدہ: اگر نماز میں کوئی کمی یا شک ہو اور ظن غالب حاصل نہ ہو پاۓ تو سجدۂ سہو سلام سے پہلے ہوگا۔ اور اگر کوئی زیادتی ہو یا ظن غالب پر عمل کیا ہو تو سجدۂ سہو سلام کے بعد ہوگا۔ ویسے سجدۂ سہو سلام سے پہلے بھی صحیح ہے اور سلام کے بعد بھی۔

### نمبر 11: نمازکےممنوعاوقات:

اصلا نماز ہر وقت جائز ہے، لیکن شریعت نے بعض اوقات میں نماز کو ممنوع قرار دیا ہے:

1- فجر کے بعد سے اس وقت تک جب دیکھنے میں سورج ایک نیزہ کے بقدر بلند ہو جاۓ۔

2- جب سورج آسمان کے بیچ وبیچ ہو یہاں تک کہ ڈھل جاۓ۔ اور یہ سب سے مختصر ممنوع وقت ہوتا ہے۔

3- عصر کى نماز سے غروب شمس تک،اور یہ سب سے لمبا ممنوع وقت ہے۔

وہ نمازیں جو ممنوع اوقات میں بھی پڑھی جا سکتی ہیں:

1- فرض نمازوں کی قضا۔

2- اسباب والی نمازیں، جیسے تحیۃ المسجد، سنت طواف، کسوف اور جنازہ کی نمازیں۔

3- نماز فجر کے بعد سنت فجر کی قضا۔

### نمبر 12: نمازباجماعت:

مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنا اسلام کے عظیم شعائر میں سے ایک ہے، بلکہ یہ اسلام کا عظیم ترین شعیرہ ہے،اور تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ پانچوں نمازیں مسجدوں میں باجماعت ادا کرنا اہم اور عظیم ترین عبادتوں میں سے ہے۔

#### 1-

#### باجماعتنمازاداکرنےکاحکم:

جن مردوں کے پاس کوئی عذر نہ ہو ان پر پانچوں نمازیں باجماعت مسجدوں میں ادا کرنا عین واجب ہے۔ خواہ وہ حضر میں ہوں یا سفر میں، امن کی حالت میں ہوں یا خوف کی۔

کتاب وسنت کے نصوص اور شروع سے آج تک ہر زمانے میں مسلمانوں کا عمل جماعت کے وجوب پر دلیل ہے۔

قرآنی دلائل میں سے ایک دلیل اللہ تعالی کا یہ قول ہے:

{وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ ٱلصَّلَوٰةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌۭ مِّنْهُم مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوٓا۟}.

 (جب تم ان میں ہو اور ان کے لیے نماز کھڑی کرو تو چاہیے کہ ان کی ایک جماعت تمہارے ساتھ کھڑی ہو)۔ [النساء: 102]۔ یہ آیت جماعت کے وجوب کی تاکید پردلیل ہے، کیوں کہ حالت خوف میں بھی مسلمانوں کو جماعت چھوڑنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ اگر جماعت واجب نہ ہوتی تو خوف اس کے لیے سب سے بڑا عذر ہوتا۔ بلکہ جماعت کے سلسلہ میں سستی کرنا منافقوں کی ایک مشہور ترین صفت ہے۔

اور سنت کے ذخیرہ میں اس بارے میں بہت ساری حدیثیں موجود ہیں، جن میں سے:

یہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں آئی ہے۔ کہ ایک نابینا شخص نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے اللہ کے رسول، مجھے مسجد تک لانے والا کوئی نہیں، اور آپ سے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت مانگی تو آپ نے اجازت دے دی، جب وہ جانے لگا آپ نے اسے واپس بلا کر پوچھا: ''کیا تمہیں اذان سنائی دیتی ہے؟"، کہا: ہاں، آپ نے فرمایا: ''تو اذان کا جواب دو اور مسجد میں حاضر ہو''۔[[23]](#footnote-23)-

یہ آدمی نابینا تھا اور اسے کافی دقتوں کا سامنا تھا پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اذان کا جواب دینے اور مسجد میں آکر باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم دیا۔ یہ جماعت کے وجوب کی دلیل ہے۔

#### 2- جسچیزکےملنےسےجماعتملجاتیہے:

اگر امام کے ساتھ ایک رکعت مل جاۓ تو جماعت مل جاتی ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے : ’’جس نے کسی نماز کی ایک رکعت پالی یقینََا اس نے وہ نماز پالی۔‘‘[[24]](#footnote-24)-

#### 3- جسچیزکےملنےسےرکعتملجاتیہے:

رکوع کے ملنے سے رکعت مل جاتی ہے۔ سو جب مسبوق امام کو رکوع کی حالت میں پاۓ تو اس پر واجب ہے کہ کھڑے کھڑے تکبیر تحریمہ پڑھے پھر دوبارہ تکبیر کہتے ہوۓ رکوع میں چلا جاۓ۔ لیکن اگر تکبیر تحریمہ پر اکتفا کر لے تو کرئی حرج نہیں۔

#### 4- جناعذارکیوجہسےجماعتچھوڑناجائزہے:

1- ایسا مرض جس کی وجہ سے جمعہ اور جماعت میں حاضری میں مشقت لا حق ہو۔

2- جب قضاۓ حاجت کی شدید ضرورت ہو۔ کیوں کہ اس حال میں نماز کے دوران خشوع وخضوع ممکن نہیں اور اس سے جسم کو نقصان بھی پہنچتا ہے۔

3- جب انسان کو سخت بھوک لگی ہو یا کھانے کی اشتہا ہو اور کھانا حاضر ہو، لیکن شرط یہ ہے کہ اسے عادت یا جماعت چھوڑنے کا بہانا نہ بنا لے۔

4- جب نفس یا مال وغیرہ کے بارے میں یقینی خوف لاحق ہو۔

### نمبر 13: صلاۃالخوف (ڈرکیحالتمیںپڑھیجانےوالینماز):

ہر جائز لڑائی کے دوران صلاۃ الخوف مشروع ہے۔ جیسے کافروں، باغیوں اور محاربہ کرنے والوں کے ساتھ لڑائی۔ کیونکہ اللہ رب العزت فرماتا ہے:

{ خِفْتُمْ أَن يَفْتِنَكُمُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ }.

 (اگر تمہیں ڈر ہو کہ کافر تمہیں ستائیں گے)۔ [سورہ النساء: 101]۔ اور ان پر ان باقی لوگوں کو بھی قیاس کیا جاۓ گا جن کے ساتھ لڑائی جائز ہے۔

صلاۃ الخوف کی دو شرطیں ہیں:

1- دشمن ایسا ہو کہ اس کے ساتھ جنگ کرنا جائز ہو۔

2- نماز کے دوران مسلمانوں پر اس کے حملہ کا ڈر ہو۔

#### صلاۃالخوفکیادائیگیکاطریقہ:

اس نماز کے کئی طریقے ہیں: مشہور ترین طریقہ کا ذکر سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہوا ہے: ایک جماعت نے آپ کے ساتھ صف بندی کی اور ایک جماعت دشمن کے ساتھ برسر پیکار رہی تو جو جماعت آپ کے ساتھ تھی اسے آپ نے ایک رکعت پڑھائی پھر آپ کھڑے رہے اور صحابہ نے خود ایک رکعت پوری کرلی پھر وہ چلے گئے اور انہوں نے دشمنوں کے سامنے صف بندی کرلی اب دوسری جماعت آئی تو آپ نے انہیں نماز کی باقی رکعت پڑھائی پھر آپ بیٹھے رہے اور صحابہ نے خود ایک رکعت پوری کرلی پھر آپ نے سب کے ساتھ سلام پھیرا۔[[25]](#footnote-25)-

صلاۃ الخوف سے مستفاد باتیں:

1- اسلام میں نماز اور بالخصوص نماز باجماعت کی اہمیت۔ کہ ان مشکل اور نازک حالات میں بھی ساقط نہیں ہوئی۔

 2- اس امت سے تنگی اور دشواری کو دور کر دیا گیا۔ شریعت اسلامیہ کی آسانی اور اس کا ہر زمانہ اور ہر جگہ کے لیے مناسب ہونا۔

 3- شریعت اسلامیہ کا مکمل ہونا۔ جس نے ہر حالت کے لیے مناسب حکم نافذ کیا ہے۔

### نمبر 14: جمعہکینماز:

#### نمبرایک: نمازجمعہکاحکم:

نماز جمعہ ہر عاقل، بالغ اور مسلمان مرد پر فرض ہے جو مقیم اور غیر معذور ہو۔

کیونکہ اللہ رب العزت فرماتا ہے:

{يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا نُودِىَ لِلصَّلَوٰةِ مِن يَوْمِ ٱلْجُمُعَةِ فَٱسْعَوْا۟ إِلَىٰ ذِكْرِ ٱللَّهِ وَذَرُوا۟ ٱلْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌۭ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ}.

 (اے ایمان والوں! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف چل پڑو اور خرید وفروخت چھوڑ دو‘ یہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو)- [الجمعة: 9]- اور اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے : ”خبر دار! لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ تعالی ان کے دلوں پر مہر لگادے گا پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے“[[26]](#footnote-26)-

#### نمبردو: نمازجمعہکیصحتکیشرائط:

1- وقت: نماز جمعہ کا وقت وہی ہے جو نماز ظہر کا ہے۔ چنانچہ نہ تو جمعہ کى نماز ظہر کى نماز کے وقت سے پہلے صحیح ہوگی اور نہ ہى اس کے بعد۔

 2- جماعت کے ساتھ ادا کرنا، اور صحیح قول کے مطابق جماعت کی اقل تعداد تین ہے۔ چنانچہ نہ اکیلے شخص کی جمعہ صحیح ہوگی اور نہ دو لوگوں کی۔

 3- نمازى ایسی دائمی رہائشوں میں رہنے والے ہوں جن میں عام طور سے لوگ رہتے ہیں، چاہے سمنٹ کے ہوں یا مٹی یا پتھر وغیرہ کے۔ اس لیے اہل بادیہ اور خیموں میں رہنے والوں کی جمعہ نہیں ہوگی جو کسی ایک جگہ نہیں ٹھہرتے بلکہ جہاں بھی انہیں مویشیوں کے لیے چارہ مل جاتا ہے وہیں منتقل ہو جاتے ہیں۔

4- جمعہ کى نماز سے پہلے دو خطبے ہوں؛ کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان دو خطبوں کی پابندی کرتے تھے۔

#### نمبرتین: جمعہکےدونوںخطبوںکےارکان:

1- اللہ تعالی کی حمد وثنا بیان کرنا اور شہادتین۔

2- پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا۔

3- تقوی کی وصیت کرنا۔

4- قرآن کریم میں سےکچھ پڑھنا۔

5- وعظ ونصیحت کرنا۔

#### نمبرچار: جمعہکےدونوںخطبوںسےمتعلقمستحبباتیں:

1- منبر پر خطبہ دینا۔

2- دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھنا۔

3- مسلمانوں اور ان کے حکمرانوں کے لیے دعا کرنا۔

4- مختصر خطبہ دینا۔

5- منبر پر چڑھتے وقت خطیب کا لوگوں کو سلام عرض کرنا۔

#### نمبرپانچ: جمعہکےدنمستحباعمال:

1- مسواک کرنا۔

2- خوشبو لگانا، اگر میسر ہو۔

3- جمعہ کے لیے جلدی نکلنا۔

4- پیدل مسجد جانا۔

5- امام کے قریب رہنا۔

6- دعا کرنا۔

7- سورۂ کہف کی تلاوت کرنا۔

8- نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا۔

#### نمبرچھہ: جوجمعہمیںحاضرہواسکےلیےممنو‏عچیزیں:

1- خطبہ کے دوران بات کرنا۔ اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے : "جب جمعہ کے دن امام خطبہ دے رہا ہو اور تم اپنے پاس بیٹھے ہوئے آدمی سے کہو کہ "خاموش ہو جاؤ" تو (ایسا کہہ کر) تم نے خود ایک لغو حرکت کی"۔[[27]](#footnote-27)- یعنی تم نے لغو بات کہی اور لغو سے مراد گناہ ہے۔

2- گردنوں کو پھلانگ کر آگے جانا مکروہ ہے، لیکن اگر امام ہو یا سامنے کی طرف کوئی خالی جگہ ہو تو کوئي حرج نہیں۔

#### جمعہکوپانا:

جو امام کے ساتھ دوسری رکعت کا رکوع پا جاۓ اس نے جمعہ پا لی،اس لیے وہ دو رکعت پوری کرے گا۔ اور جسے دوسری رکعت کا رکوع نہیں ملا اس کی جمعہ فوت ہو گئی چناچہ وہ چار رکعت ظہر ادا کرے گا۔ اور اسی طرح اگر کسی کی جمعہ نیند وغیرہ کی وجہ سے فوت ہو جاۓ تو وہ بھی چار رکعت ظہر ادا کرے گا۔

### نمبر 15: معذورلوگوںکینمازیں:

#### نمبرایک: مریضکینماز:

نمبر ایک: مریض پر واجب ہے کہ وہ اپنی استطاعت کے مطابق نماز ادا کرے۔ اور جب تک ہوش باقی ہو نماز میں تاخیر کرنا جائز نہیں۔

نمبر دو: مریض کیسے نماز ادا کرے گا؟

1- اگر مریض بلا کسی نقصان یا مشقت کے کھڑا ہو کر نماز ادا کر سکے تو اس کے لیے کھڑا ہو کر نماز ادا کرنا اور رکوع سجدہ کرنا ضروری ہے۔

2- اگر قیام کی استطاعت ہو لیکن رکو‏ع یا سجدہ کرنے میں دقت ہو تو کھڑے ہو کر اشارہ میں رکوع کرے گا اور بیٹھے بیٹھے اشارہ میں سجدہ کرے گا۔

3- اگر کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر ہی نماز ادا کرے گا۔ اور سنت یہ ہے کہ چار زانو بیٹھے اور اشارہ میں رکوع کرے اور اگر ممکن ہو تو زمین پر سجدہ کرے ورنہ اشارہ ہی میں سجدہ کرے اور سجدہ کے دوران رکوع سے زیادہ جھکے۔ 4- اگر بیٹھ کر بھی نہ ادا کر سکے تو قبلہ رخ ہو کر پہلو کے بل لیٹ کر ادا کرے۔ اور دائیں پہلو کے بل ادا کرنا افضل ہے اگر ممکن ہو، اور اس حالت میں رکوع وسجدہ اشارہ میں کرے گا۔

5- اگر پہلو کے بل بھی نماز ادا کرنا ممکن نہ ہو تو پیٹھ کے بل لیٹ کر ادا کرے گا، پیر قبلہ کی طرف ہوں گے اور اشارہ میں رکوع وسجدہ کرے گا۔

6- اگر رکوع وسجدہ کے دوران جسم سے اشارہ کرنے میں دشواری ہو تو سر سے اشارہ کرے گا، اگر اس میں بھی مشقت ہو تو اشارہ بھی ساقط ہو جاۓ گا، اور نماز کے تمام اعمال دل سے ادا کرے گا، چنانچہ رکوع، سجدہ اور بیٹھک کی نیت کر کے تمام اذکار کہتے ہوۓ اپنی حالت ہی میں نماز ادا کرے گا۔

7- نماز کی جن جن شرطوں کی استطاعت ہو انہیں ادا کرے گا، جیسے قبلہ رخ ہونا، پانی سے وضو کرنا یا اگر یہ ممکن نہ ہو تو تیمم کرنا، نجاستوں کو دور کرنا اور اگر کسی نجاست سے پاکی حاصل کرنے میں کوئی دشواری ہو تو یہ شرط ساقط ہو جاۓ گی اور مریض اپنی حالت کےمطابق نماز ادا کرے گا اور نماز کو مؤخر نہیں کرے گا۔

8- سنت یہ ہے کہ مریض قیام اور رکوع کی جگہ چار زانو بیٹھے اور دیگر حالتوں میں پیر بچھا کر بیٹھے۔

#### نمبردو: مسافرکینماز:

1- مسافر بھی معذور لوگوں میں سے ہے، اور اس کے لیے روا ہے کہ چار رکعت والی نماز کو قصر کر کے دو رکعت پڑھے۔ کیونکہ اللہ رب العزت فرماتا ہے:

{وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِى ٱلْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَقْصُرُوا۟ مِنَ ٱلصَّلَوٰةِ}.

 (اور جب تم سفر پر جا رہے ہو تو تم پر نمازوں کے قصر کرنے میں کوئی گناہ نہیں)۔ [سورہ النساء: 101]۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: "ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے مکہ کے سفر پر نکلے، آپ دو دو رکعت نماز ادا کرتے رہے یہاں تک کہ ہم مدینہ واپس آ گئے"۔[[28]](#footnote-28)۔

اور قصر کی شروعات ہوگی آبادی سے نکلنے کے بعد سے؛ کیوں کہ اللہ تعالی نے قصر کو اس کے لیے جائز قرار دیا ہے جو زمین پر چلے، اور آبادی سے نکلنے سے پہلے انسان نہ زمین پر چلنے والا شمار ہوتا ہے اور نہ مسافر ہوتا ہے اور اس لیے بھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوچ کرنے کے بعد ہی قصر کرتے تھے۔

2- جب مسافر تقریبا 80 کلو میٹر کی مسافت طے کرنے کی نیت کرے تو اس کے لیے قصر کرنا جائز ہے۔

3- مسافر واپسی میں شہر میں داخل ہونے تک قصر کر سکتا ہے۔

4- جب مسافر کسی شہر میں پہنچے اور وہاں ٹھہرنا چاہے تو اس کی تین حالتیں ہو سکتی ہیں:

ا- چار دن سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت ہو؛ اس حالت میں پہلے دن ہی سے اسے پوری نماز پڑھنی ہے اور سفر کی کوئی رخصت اسے حاصل نہیں ہوگی۔

ب- چار دن یا اس سے کم ٹھہرنے کی نیت ہو تو قصر کر سکتا ہے اور سفر کی دیگر رخصتیں بھی اسے حاصل ہوں گی۔

ج- اس کے رکنے کی کوئی مدت متعین نہ ہو، ہو سکتا ہے ایک دن ٹھہرے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اگر جگہ موزوں ہو تو دس دن تک قیام کرے یا کسی علاج یا کسی سے ملنے کی غرض سے آیا ہو اور جب مقصد پورا ہو جاۓ تو واپس چلا جاۓ۔ ایسے حال میں لوٹ آنے تک قصر کرنا اور سفر کی رخصتوں کا استعمال کرنا جائز ہے گرچہ چار دنوں سے بھی زیادہ رکے۔

5- جب مسافر کسی مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے پوری نماز پڑھنی ہوگی گرچہ اسے امام کے ساتھ صرف آخری تشہد ہی ملا ہو۔

6- جب مقیم کسی قصر کرنے والے مسافر کے پیچھے نماز پڑھے تو مقیم کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد نماز پوری کرنی ہوگی۔

### نمبر 16: عیدینکینماز:

مسلمانوں کی عیدیں اللہ تعالی کی طرف سے مشروع کردہ ہیں ان کی اپنی ایجاد کردہ نہیں۔ ان کی صرف دو ہی عیدیں ہیں: عید الفطر اور عید الاضحی۔ بر خلاف کفار کی عیدوں اور بدعی عیدوں کے جنہیں اللہ تعالی نے نہ مشروع کیا ہے اور نہ ان کا حکم دیا ہے بلکہ ان لوگوں نے خود سے ایجاد کر لیا ہے۔

#### عیدینکینمازکاحکم:

عیدین کی نماز فرض کفایہ ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاۓ راشدین رضی اللہ عنہم ہمیشہ یہ نماز ادا کرتے رہے۔ اور یہ دین کی نشانیوں اور ظاہری شعائر میں سے ہے۔

نماز عیدین کا وقت: نماز عید کا وقت سورج کے ایک نیزہ کے بقدر بلند ہونے سے شروع ہوتا ہے، یعنی طلوع آفتاب کے تقریبا 15 منٹ کے بعد اور زوال آفتاب کے وقت ختم ہوتا ہے۔

#### نمازعیدینکاطریقہ:

1- پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد دعاۓ ثنا پڑھ کر چھ تکبیریں کہے گا، ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھاۓ گا اور تکبیروں کے درمیان حمد وثنا اور درود پڑھے گا پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر قرات شروع کرے گا۔

2- اور دوسری رکعت میں تکبیر انتقال کے بعد پانچ تکبیریں کہے گا پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ کہہ کر قرات شروع کرے گا۔ پہلی رکعت میں سورۂ اعلی اور دوسری رکعت میں سورۂ غاشیہ پڑھنا مستحب ہے۔

3- سلام پھیرنے کے بعد امام منبر پر چڑھے گا، خطبۂ جمعہ کی طرح دو خطبے دے گا اور خطبوں کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھے گا۔

#### عیدکیسنتیں:

ا- غسل کرنا۔

ب- صفائی ستھرائی اور خوشبو کا استعمال۔

ج- عید الفطر میں نکلنے سے پہلے کھانا اور عید الاضحی میں اگر قربانی کا جانور ہو تو واپس آنے کے بعد اس کا گوشت کھانا۔

د- پیدل چل کے جانا۔

ہ- ایک راستہ سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا۔

و- مقتدی کے لیے مستحب ہے کہ عید گاہ جلدی پہنچے نہ کہ امام کے لئے۔

#### تکبیرکہنا:

عید کی دونوں راتوں، ذو الحجہ کے دس دنوں اور تشریق کے دنوں (11، 12، 13 ذو الحجہ) میں تکبیر کہنا سنت ہے، اور تکبیر کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم: تکبیر مطلق: جس کا کوئی متعین وقت نہیں۔

1: عید الفطر میں یہ تکبیر عید کی رات کو غروب ‏آفتاب سے شروع اور نماز عید شروع ہونے پر ختم ہوتی ہے۔

2: اور عید الاضحی میں ذو الحجہ کی پہلی رات کو غروب آفتاب سے شروع ہو کر آخری یوم التشریق کے غروب آفتاب پر ختم ہوتی ہے۔

دوسری قسم: تکبیر مقید: یہ تکبیر فرض نمازوں کے بعد کہی جاتی ہے۔

1: غیر محرم یہ تکبیر یوم عرفہ کی فجر سے آخری یوم التشریق کی عصر تک کہے گا۔

2: اور محرم کے لیے اس تکبیر کا وقت عید کے دن کی ظہر کی نماز سے آخری یوم التشریق کی عصر تک ہے۔

### نمبر 17: نمازکسوف:

#### خسوفاورکسوفکےمعنی:

خسوف: رات کو چاند کا کلی یا جزوی طور پر بے نور ہونا۔

اور کسوف: دن میں سورج کی پوری یا کچھ روشنی کا ختم ہونا۔

#### نمازکسوفکاحکم:

نماز کسوف سنت مؤکدہ ہے، اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہے، جب آپ کے عہد میں سورج گہن ہوا تو آپ نے نماز کسوف ادا کی۔ اور آپ نے اس کا حکم بھی دیا، اور اس کی مشروعیت پر علما کا اجماع ہے۔

#### نمازکسوفکاوقت:

گہن لگنے سے لے کر روشن ہونے یعنی گہن دور ہونے تک۔

#### نمازکسوفکاطریقہ:

یہ دو رکعت والی ایک نماز ہے جس میں بالجہر قرات کی جاتی ہے، اور اس کا طریقہ مندرجۂ ذیل ہے:

ا- تکبیر تحریمہ، ثنا، اعوذ باللہ، بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ کے بعد لمبی قرات ہوگی۔

ب- پھر لمبا رکوع ہوگا۔

ج- رکوع سے اٹھ کر (سمع اللہ لمن حمدہ) کہنے کے بعد پھر سورۂ فاتحہ پڑھی جاۓ گی اور اس بار کی قرات پہلی بار سے مختصر ہوگی۔

د- پھر لمبا رکوع ہوگا لیکن پہلے سے کم۔

ہ- پھر رکوع سے اٹھ کر (سمع اللہ لمن حمدہ) کہے گا۔

و- پھر دو لمبے سجدے کرے گا۔

ز- دوسری رکعت پہلی رکعت ہی کی طرح پڑھی جاۓ گی لیکن اس میں طول پہلى رکعت کى بہ نسبت کم ہوگا۔

#### نمازکسوفکیسنتیں:

ا- (الصلاۃ جامعہ) کہہ کر اس کا اعلان کرنا۔

ب- جماعت کے ساتھ ادا کرنا۔

ج- قیام، رکوع اور سجود کو لمبا کرنا۔

د- دوسری رکعت پہلی سے مختصر ہو۔

ہ- نماز کے بعد وعظ کرنا اور نیکیوں پر ابھارنا اور برائیوں سے روکنا۔

و- بکثرت دعا، گریہ وزاری، استغفار اور صدقہ کرنا۔

### نمبر 18- نمازاستسقا:

استسقا کے معنی ہیں قحط سالی میں اللہ تعالی سے بارش طلب کرنے کے۔

#### نمازاستسقاکیمشروعیتکاوقت:

جب سوکھا پڑ جاۓ، بارش رک جاۓ اور اس کی وجہ سے لوگوں کو نقصان پہنچے تو نماز استسقا پڑھنا مشروع ہے، اور ایسی حالت میں لوگوں کو اللہ تعالی کی بارگاہ میں خوب گریہ وزاری کرنا چاہیے:

ا- کبھی جماعت میں یا اکیلے نماز ادا کرنا چاہیے۔

ب- کبھی خطیب خطبہ میں اس کی دعا کریں گے اور مسلمان اس کی دعا پر آمین کہیں گے۔

ج- اور کبھی عام اوقات میں بغیر نماز اور بغیر خطبہ کے بھی دعا کرنی چاہیے۔

#### نمازاستسقاکاحکم:

جب سبب موجود ہو تو نماز استسقا پڑھنا سنت مؤکدہ ہے کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز پڑھی ہے جیسا کہ عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ: (نبی صلی اللہ علیہ وسلم استسقا کے ارادہ سے مصلی (مسجد کے علاوہ جاۓ نماز) پہنچے، قبلہ رخ ہوۓ، چادر پلٹی اور دو رکعت نماز ادا کی)۔[[29]](#footnote-29)-

#### نمازاستسقاکیادائیگیکاطریقہ:

جاۓ ادائیگی کے اعتبار سے نماز استسقا نماز عید ہی کی طرح ہے۔ چناچہ نماز استسقا مصلی میں پڑھنا مستحب ہے اور اس کے احکام نماز عید کے احکام سے مشابہت رکھتے ہیں، اس کی بھی دو رکعت نماز ہے جو خطبہ سے پہلے پڑھی جاۓ گی، اونچی آواز میں قرات کی جاۓ گی اور پہلی اور دوسری رکعت میں زائد تکبیریں کہی جائیں گی۔ جیسا کہ ان باتوں کا ذکر نماز عیدین کے بیان میں گزر چکا۔ اور ایک خطبہ ہوگا۔

### نمبر 19: جنائزکےاحکام:

#### اولا: حالتنزعمیںمبتلاشخصکےاردگردرہنےوالوںسےمتعلقاحکام:

1- جو حالت نزع میں مبتلا شخص کے پاس موجود ہو اسے چاہیے کہ ایسے شخص کو (لا الہ الا اللہ) کی تلقین کرے۔

2- اسے قبلہ رخ کرنا سنت ہے۔

3- (وفات کے بعد) اس کی آنکھیں بند کر دینا مستحب ہے۔

4- وفات کے بعد میت کو کسی کپڑے سے ڈھانپ دینا سنت ہے۔

5- اس کی تجہیز میں جلدی کرنی چاہیے۔

6- اس کے قرضوں کی ادائیگی میں بھی جلدی کرنی چاہیے۔

7- میت کو غسل دیا جاۓ گا اور کفنایا جاۓ گا اور یہ دونوں فرض کفایہ ہیں۔

#### نمبردو: نمازجنازہکےاحکام:

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے۔

#### نمازجنازہکیشرطیں:

1۔ قبلہ کی جانب منہ کرنا۔

2- شرم گاہ کی ستر پوشی۔

3- نجاست سے اجتناب:

4- نماز جنازہ پڑھنے والے اور میت دونوں کا پاک ہونا۔

5- نماز جنازہ پڑھنے والے اور میت دونوں کا مسلمان ہونا۔

6- اگر شہر میں ہو تو جنازہ میں حاضر ہونا۔

7- مکلف ہونا۔

#### نمازجنازہکےارکان:

1- قیام۔

2- چار تکبیریں۔

3- سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

4- نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا۔

5- میت کے لیے دعا کرنا۔

6- ترتیب۔

7- سلام پھیرنا۔

#### نمازجنازہکیسنتیں:

1- ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرنا۔

2- اعوذ باللہ پڑھنا۔

3- خود کے لیے اور مسلمانوں کے لیے دعا کرنا۔

4- قرات پست آواز میں کرنا۔

5- چوتھی تکبیر کے بعد اور سلام سے پہلے تھوڑی دیر ٹھہرنا۔

6- داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر سینے کے اوپر رکھنا۔

7- سلام پھیرتے وقت دائیں طرف مڑنا۔

#### نمازجنازہکاطریقہ:

امام اور منفرد آدمی کے سینے کے پاس اور عورت کے بیچ وبیچ کھڑا ہوگا، تکبیر تحریمہ کہے گا، اعوذ باللہ پڑھے گا، دعائے استفتاح نہیں کہے گا اور بسم اللہ کہہ کر سورۂ فاتحہ پڑھے گا۔

پھر تکبیر کہہ کر درود پڑھے گا پھر تکبیر کہنے کے بعد میت کے لیے سنت سے ثابت کوئی دعا کہے گا۔ جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا: یا اللہ! تو ہمارے زندوں کو بخش اور ہمارے مردوں کو، اور ہمارے حاضر شخصوں کو اور ہمارے غائب لوگوں کو اور ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو اور ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو، یا اللہ! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو ہم میں سے موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے، یا اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کر اور اس کے بعد ہمیں فتنہ میں مبتلا نہ کر۔[[30]](#footnote-30)- اسى طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا: ’’اے اللہ ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما اور اسے عافیت دے اور اس سے درگزر فرما اور اس کی مہمان نوازی اچھی کر اور اس کی قبر فراخ کر دے اور اسے (اس کے گناہ) دھودے پانی، برف اور اولوں کےساتھ اور اسے گناہوں سے اس طرح صاف کردے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیا ہے اور اسے بدلے میں ایسا گھر دے جو اس کے گھر سے زیادہ بہتر ہو اور ایسے گھر والے جو اس کے گھر والوں سے زیادہ بہتر ہوں اور ایسی بیوی دے جو اس کی بیوی سے زیادہ بہتر ہو اور اسے جنت میں داخل فرما اور قبر کے عذاب اور آگ کے عذاب سے بچا۔‘‘[[31]](#footnote-31)- پھر تکبیر کہہ کر تھوڑی دیر ٹھہرے گا اور دائیں جانب ایک سلام پھیرے گا۔

## تیسرامطلب: زکوۃ:

### 1- زکوۃکیتعریفاوراسکامقامومرتبہ:

زکوۃ کے لغوی معنی ہیں بڑھنے اور زیادہ ہونے کے۔

شریعت کی اصطلاح میں زکاۃ متعینہ مالوں میں مخصوص لوگوں کے واجب شرعی حق کو کہتے ہیں۔

یہ اسلام کا تیسرا رکن ہے- زکوۃ اتنی اہم عبادت ہے کہ اسے اللہ تعالی نے قرآن کریم میں نماز کے ساتھ بیاسی جگہوں پر ذکر کیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ}.

 (اور نماز قائم کرو اور زکاۃ ادا کرو)۔ [سورۂ بقرہ: 43]۔ اور اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ہے : ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، خانہ کعبہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔“[[32]](#footnote-32)-

اور اس کی فرضیت پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔ اور اس بات پر بھی کہ جو زکوۃ کے وجوب کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ اور جو زکوۃ دینے سے انکار کرے اس سے جنگ کی جاۓ گی۔

### 2- زکوۃکےوجوبکیشرطیں:

ا- آزادی: اس لیے غلام پر زکوۃ واجب نہیں؛ کیوں کہ اس کا ذاتی کوئی مال نہیں ہوتا اور جو اس کے پاس ہوتا ہے وہ اس کے مالک کی ملکیت ہوتی ہے، لہذا اس کی زکاۃ اس کے مالک کے ذمہ ہوگی۔

ب- اسلام: کافر پر زکوۃ واجب نہیں؛ کیوں کہ یہ عبادت ہے اور کافر کا عبادت سے کوئی سروکار نہیں۔

ج- نصاب کا مالک ہونا: اس سے کم میں زکوۃ واجب نہ ہوگی، نصاب مال کی ایک متعین مقدار کا نام ہے۔

د- مکمل ملکیت: کہ انسان اس مال کا مکمل مالک ہو اس لیے ایسے مال میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی جس کی ملکیت پوری طرح ثابت نہ ہوئی ہو

ہ- مال پرایک سال کی مدت کا گزر جانا: عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے: 'کسی مال میں اس وقت تک زکاۃ نہیں جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جاۓ''۔[[33]](#footnote-33)-

### 3- جنمالوںمیںزکوۃواجبہے:

#### 1- چوپایے:

یعنی اونٹ، گاۓ، بھیڑ اور بکری اور ان میں زکوۃ دو شرطوں کے ساتھ واجب ہے:

1- کہ انہیں دودھ اور افرازائش نسل کے لیے رکھا جاۓ، کام کے لیے نہیں۔

2- چرنے والے ہوں۔ اس لیے ان چوپایوں میں زکوۃ واجب نہیں جنہیں خرید کر یا کہیں سے لا کر چارہ دیا جاۓ۔ اور ان میں بھی کوئی زکوۃ نہیں جو پورے سال یا سال کے اکثر دنوں میں نہیں چرتے۔

#### چوپایوںکانصاب:

1- اونٹوں کی زکوۃ:

شروط مکمل ہونے کے بعد ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری واجب ہے، دس اونٹوں میں دو بکریاں، پندرہ میں تین اور بیس میں چار۔ جیسا کہ سنت اور اجماع سے یہ ثابت ہے۔ جب اونٹ پچیس ہو جائیں تو ان میں ایک بنت مخاض واجب ہوگی۔ بنت مخاض:وہ اونٹنی جو دوسرے سال میں داخل ہوئی ہو، اگر بنت مخاض موجود نہ ہو تو ابن لبون کافی ہوگا۔

اور جب اونٹوں کی تعداد چھتیس کو پہنچ جاۓ تو ان میں ایک بنت لبون واجب ہوگی۔ بنت لبون:وہ اونٹنی ہے جس کے دو سال پورے ہو گئے ہوں۔

اگر انٹوں کی تعداد چھیالیس ہو جاۓ تو ان میں ایک حقہ واجب ہوگی۔ حقہ:وہ اونٹنی ہے جس نے تین سال پورے کر لیے ہوں۔

اگر اونٹوں کی تعداد اکسٹھ ہو جاۓ تو ان میں ایک جذعہ واجب ہوگی۔ جذعہ: وہ اونٹنی جس نے چار سال پورے کر لیے ہوں۔

جب اونٹوں کی مجموعی تعداد چھہتر کو پہنچ جاۓ تو ان میں دو بنت لبون واجب ہوگی۔

جب اونٹوں کی تعداد اکیانوے ہو جاۓ تو ان میں دو حقہ واجب ہوگی۔

پھر جب اونٹوں کی تعداد ایک سو بیس سے ایک زیادہ ہو جاۓ تو ان میں تین بنت لبون واجب ہوگی، اور اس کے بعد ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور ہر پچاس میں ایک حقہ واجب ہوگی۔

2- گاۓ کی زکوۃ:

شروط مکمل ہونے کے بعد جب گائیں تیس کی تعداد کو پہنچ جائیں تو ان میں ایک تبیع یا تبیعہ واجب ہوگی۔ تبیع یا تبیعہ اس بچھیا یا بچھڑے کو کہتے ہیں جس کی عمر ایک سال ہو چکی ہو۔

اگر تیس سے کم ہوں تو ان میں کچھ بھی واجب نہ ہوگا۔

جب ان کی تعداد چالیس کو پہنچ جاۓ تو ان میں ایک مسنۃ (دانتوں والی) گاۓ واجب ہوگی، مسنہ: جس کے دو سال پورے ہو گئے ہوں۔

اور جب ان کی تعداد چالیس سے زیادہ ہو جاۓ تو ہر تیس میں ایک تبیع یا تبیعہ اور ہر چالیس میں ایک مسنہ واجب ہوگی۔

3- بھیڑ اور بکری کی زکوۃ:

جب بھیڑ یا بکری کی تعداد چالیس ہو جاۓ تو ان میں ایک بکری یا ایک سال سے کم عمر کا ایک بھیڑ کا بچہ واجب ہوگا۔

اور چالیس سے کم میں کوئی زکاۃ نہیں۔ جب بھیڑ یا بکری ایک سو اکیس ہو جاۓ تو ان میں دو بکریاں واجب ہوں گی۔ اور جب دو سو ایک کی تعداد کو پہنچ جاۓ تو ان میں تین بکریاں واجب ہوں گی۔

اور اس کے بعد ہر سو میں ایک بکری واجب ہوگی جیسے چار سو میں چار بکریاں۔

#### 2: زمینیپیدوارکیزکوۃ:

زمینی پیداوار کی دو قسمیں ہیں:

1- اناج اور پھل۔

2- معدنیات۔

#### پہلیقسم: اناجاورپھل۔

اناج جیسے گیہوں، جو اور چاول میں زکوۃ واجب ہے۔ اور پھلوں میں بھی جیسے کھجور اور کشمش۔ ان کے علاوہ دوسرے پودوں جیسے سبزی ترکاری وغیرہ میں زکوۃ واجب نہیں ہے۔

اناجوں اور پھلوں میں زکوۃ کے وجوب کی شرطیں:

1- انہیں جمع کرکے رکھا جاۓ: اس لیے ایسے پھلوں اور سبزیوں میں زکوۃ واجب نہیں ہوگی جو رکھے نہیں جاتے۔

2- وہ ناپی جانے والی چیزیں ہوں: اس لیے ان چیزوں میں زکوۃ واجب نہیں ہوگی جو گن کر یا وزن کرکے بیچی جاتی ہیں جیسے تربوز، پیاز، انار وغیرہ۔

3- نصاب کو پہنچ جائیں: جو کہ پانج وسق ہے، اس سے کم میں کوئی زکوۃ نہیں۔

4- زکوۃ کے وجوب کے وقت نصاب کو پہنچا ہوا یہ مال ملکیت میں ہو۔

لہذا اگر کوئی وجوب زکوۃ کے وقت کے بعد اس کا مالک بنے جیسے فصل کی کٹائی کے بعد اسے خریدے یا اسے ہدیہ کیا جاۓ تو اس میں زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔

اناجوں اور پھلوں میں زکوۃ کے وجوب کا وقت:

بدو صلاح (جب اناج استعمال کے لائق ہو جاۓ) کے بعد اناجوں اور پھلوں میں زکوۃ واجب ہوتی ہے۔ بدو صلاح کی علامت مندرجۂ ذیل ہے:

ا- اناج میں: جب اس کا دانہ سخت ہو جاۓ۔

2- کھجور میں: جب وہ لال یا پیلی ہو جاۓ۔

ج- انگور میں: جب نرم اور میٹھا ہو جاۓ۔

اناجوں اور پھلوں کا نصاب:

اناجوں اور پھلوں کا نصاب پانچ وسق ہے۔ اور ایک وسق ساٹھ صاع ہوتا ہے۔ چنانچہ ان کا نصاب تین سو صاع نبوی ہوگا، اور نصاب کلیو گرام میں 900 کیلو ہوگا۔

اناجوں اور پھلوں میں واجب زکوۃ کی مقدار:

جس فصل کی سینچائی بلا اخراجات اور مشقت کے ہوئی ہو اس میں دسواں حصہ واجب ہوگا،جیسے جسے بارش یا چشمہ کے پانی سے سینچا گیا ہو۔

اور جس کی سینچائی اخراجات اور محنت سے ہوئی ہو جیسے کنوے، نہر یا مشینوں کا استعمال کیا گیا ہو تو اس میں بیسواں حصہ واجب ہوگا۔

#### دوسریقسم: معدنیات:

زمینی پیداوار کی ایک قسم معدنیات ہے۔ زمین سے اس کی جنس کے علاوہ جو چیزیں نکالی جاتی ہیں انہیں معدنیات کہا جاتا ہے جیسے سونا، چاندی، لوہا اور جواہرات۔

ان میں زکوۃ کے وجوب کا وقت:

جب انہیں اپنے قبضہ اور ملکیت میں لے لے تو فورا ان کی زکوۃ نکالے، ان میں سال کے گزرنے کی شرط نہیں ہے۔ ان کا نصاب وہی ہے جو سونے اور چاندی کا ہے اور ان کی قیمت کا چالیسواں حصہ بطور زکوۃ نکالا جاۓ گا۔

#### نمبرتین: زروںکیزکوۃ:

زر سے مراد: سونا، چاندی اور پیسہ ہے، اور ان کی زکوۃ بھی واجب ہے۔ اس کی دلیل فرمان الٰہی ہے:

{ وَٱلَّذِينَ يَكْنِزُونَ ٱلذَّهَبَوَٱلْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍۢ }.

)اور جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خبر پہنچا دیجیے۔ جس دن اس خزانے کو آتش دوزخ میں تپایا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی (ان سے کہا جائے گا) یہ ہے جسے تم نے اپنے لیے خزانہ بنا کر رکھا تھا، پس اپنے خزانوں کا مزہ چکھو۔( [سورۂ توبہ: 34]- حدیث پاک میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: "جس نے بھی سونے اور چاندی کے واجب حقوق کو ادا نہیں کیا قیامت کے دن اس کے لیے آگ کی پلیٹیں تیار کی جائیں گی"۔[[34]](#footnote-34)

سونے اور چاندی میں بالاجماع زکوۃ واجب ہے اور پیسوں کا وہی حکم ہے جو سونے چاندی کا ہے، کیوں کہ یہ سونے چاندی کی جگہ استعمال ہوتے ہیں۔

#### زروںمیںزکوۃکانصاباورواجبزکوۃکیمقدار:

جب سونا بیس مثقال، اور چاندی دو سو اسلامی درہم کو پہنچ جاۓ تو دونوں میں چالیسواں حصہ واجب ہوگا چاہے ڈھالے ہوۓ ہوں یا نہ ہوں۔ اور روپیوں پیسوں میں سونے یا چاندی کے نصاب کا اعتبار ہوگا کیوں کہ قیمت ہونے میں یہ سب برابر ہیں۔ جب پیسے سونے یا چاندی کے نصاب کو پہنچ جائیں تو ان میں زکوۃ واجب ہوگی۔ موجودہ دور میں عموما نقدى اوراق کے نصاب کى تعیین چاندی کے اعتبار سے ہوتا ہے کیوں کہ وہ سونے سے سستی ہوتی ہے لہذا اس کا نصاب سونے سے پہلے پورا ہوجاتا ہے۔ سو جب ایک مسلمان (595) گرام چاندی کی قیمت کا مالک بن جاۓ اور اس پر ایک سال گزر جاۓ تو اس میں زکوۃ واجب ہو جاۓ گی۔ اور چاندی کی قیمت بدلتی رہتی ہے۔ اس لیے جس کے پاس تھوڑا سا مال ہو اور اسے پتہ نہ ہو کہ نصاب کو پہنچا یا نہیں تو وہ چاندی کے تاجروں سے ایک گرام چاندی کی قیمت پوچھے پھر اسے (595) میں ضرب دے، جو نتیجہ ہوگا وہی نصاب ہے۔

فائدہ: جب کوئی اپنے مال کی زکوۃ نکالنا چاہے تو نصاب کو چالیس میں تقسیم کرے،جو نتیجہ ہوگا وہی (اس مال میں زکوۃ کی) واجب مقدار ہوگا۔

#### نمبرچار: سامانِتجارتکیزکوۃ:

یہ وہ سامان ہیں جو منافعہ کی غرض سے خرید وفروخت کے لئے تیار کیے گئے ہوں۔ سامان تجارت میں پیسوں کے علاوہ سارے مال داخل ہیں؛ جیسے گاڑی، کپڑا، لوہا، لکڑی وغیرہ دیگر سامان جو تجارت کے لئے خاص ہوں۔

#### سامانتجارتمیںزکوۃکےوجوبکیشرطیں:

1- کہ اپنی محنت سے اس کا مالک بنا ہو جیسے بیچنا، کرایہ پر دینا اور ان کے علاوہ دیگر اسباب معاش۔

2- تجارت کی نیت سے اس کا مالک ہونا: یعنی اس سے کمانے کی نیت ہو، کیوںکہ اعمال کا دار ومدار نیتوں پر ہے اور تجارت ایک عمل ہے،اس لیے تمام اعمال کی طرح نیت کو اس کے ساتھ ملانا چاہیے۔

3- اس کی قیمت سونے یا چاندی کے اعتبار سے نصاب کو پہنچ جاۓ۔

4- حولان حول یعنی ایک سال کا گزر جانا۔

#### سامانتجارتکیزکوۃنکالنےکاطریقہ:

سال پورا ہونے کے بعد سونے یا چاندی کے اعتبار سے سامان کی قیمت طے کی جاۓ گی۔ اگر سامان نصاب کو پہنچ جاۓ تو اس کی قیمت کا چالیسواں حصہ نکالا جاۓ گا۔

#### نمبرپانچ: صدقۂفطرکابیان:

یہ وہ صدقہ ہے جو ماہ رمضان کے اختتام پر واجب ہوتا ہے۔ صدقۂ فطر دوسری ہجری میں فرض کیا گیا۔

#### اسکاحکم:

صدقۂ فطر ہر اس مسلمان پر واجب ہے جس کے پاس عید کے دن اور رات اپنے اور اپنے اہل خانہ کے لیے کافی غذا سے زیادہ کچھ موجود ہو۔ اور یہ ہر مسلم مرد، عورت، چھوٹے، بڑے، آزاد غلام سب پر واجب ہے۔ اس کی دلیل یہ حدیث ہے: 'اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان مرد، عورت، چھوٹے، بڑے، آزاد اور غلام پر صدقۂ فطر فرض کیا ہے''۔[[35]](#footnote-35)اور فرض کرنے کا معنى واجب اور لازم کیا ہے۔

#### صدقۂفطرکیمشروعیتکیحکمت:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ 'اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو لغو باتوں اور فحش گوئی سے پاک کرنے اور غریبوں کے کھانے کا انتظام کرنے کی غرض سے صدقۂ فطر فرض کیا ہے''۔[[36]](#footnote-36)-

#### صدقۂفطرکےوجوباوراسےاداکرنےکاوقت:

صدقۂ فطر عید کی رات سورج ڈوبنے کے بعد سے واجب ہوتا ہے۔ اور اسے عید کے دن عید گاہ جانے سے پہلے ادا کرنا مستحب ہے۔ اور اسے عید کی نماز کے بعد ادا کرنا جائز نہیں۔ اگر عید کی نماز کے بعد ادا کرے تو اسے اس کی قضا دینی ہوگی اور تاخیر کرنے کی وجہ سے گناہ گار ہوگا۔

البتہ عید کے ایک یا دو دن پہلے ادا کرنا جائز ہے۔

#### صدقۂفطرکیمقداراورکونسیچیزصدقۂفطرکےطورپرنکالیجاۓ:

اہل بلد کے عام کھانے میں سے ایک صاع؛ جیسے چاول، کھجور اور جو وغیرہ۔ ایک صاع تقریبا تین کیلو ہوتا ہے۔ اور اس کی قیمت ادا کرنا جائز نہیں؛ کیوں کہ یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی ہے۔

#### زکوۃکیادائیگیاوراسکےمصارف:

#### زکوۃکےنکالنےکاوقت:

جیسے ہی زکوۃ واجب ہوجاۓ فورا اسے ادا کرنا واجب ہے۔ اور بلا ضرورت اس میں تاخیر کرنا جائز نہیں؛ جیسے مال دور کسی دوسرے شہر میں ہو اور وہاں کوئی وکیل نہ مل سکے۔

#### زکوۃنکالنےکیجگہ:

افضل یہ ہے کہ زکوۃ اسی جگہ نکالی جاۓ جہاں مال موجود ہو۔ لیکن بعض حالتوں میں اسے دوسرے علاقوں میں بھیجنا بھی جائز ہے:

ا- جب اپنے علاقے میں کوئی محتاج نہ مل سکے۔

2- دوسرے علاقے میں کوئی قریبی محتاج رہتا ہو۔

ج- جب کوئی شرعی مصلحت موجود ہو جیسے مصیبت زدہ مسلمانوں کے سیلاب زدہ اور بھکمری والے علاقوں میں بھیجنا۔

اور عمومی دلائل کی بنا پر بچہ اور پاگل کے مال میں بھی زکوۃ واجب ہے اور اسے نکالنے کی ذمہ داری ان کے ولی کی ہے۔ اور بلا نیت کے زکوۃ نکالنا جائز نہیں۔ اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے : 'تمام اعمال کا دار ومدار نیتوں پر ہے''۔[[37]](#footnote-37)-

#### زکوۃکےمستحقین:

زکوۃ کے حقدار آٹھ قسم کے لوگ ہیں:

پہلی قسم: فقراء:

یہ وہ لوگ ہیں جن کی بنیادی ضرورتیں پوری نہیں ہوتیں؛ جیسے گھر، کھانا اور کپڑا۔ انہیں اس قدر زکوۃ دی جاۓ گی کہ ان کو اور ان کے اہل خانہ کو ایک سال کے لیے کافی ہو جاۓ۔

دوسری قسم: مساکین:

جن کی اکثر ضرورت پوری ہوتی ہے لیکن مکمل نہیں، جیسے کسی کو تنخواہ ملتی ہو لیکن وہ ایک سال کے لیے کافی نہ ہو۔

انہیں اس قدر زکوۃ دی جاۓ گی کہ ایک سال تک ان کی اور ان کے اہل خانہ کی باقی ضرورت پوری ہو جاۓ۔

تیسری قسم: زکوۃ وصول کرنے والے:

جنہیں حاکم وقت زکوۃ اکٹھا کرنے کی ذمہ داری دیتا ہے یا جو زکوۃ کی حفاظت کرتے ہیں یا اسے محتاجوں تک پنچاتے ہیں۔

اگر حکومت کی جانب سے ان کی کوئی متعین تنخواہ جاری نہ ہو تو انہیں ان کے کام کے بقدر زکوۃ دی جاۓ گی۔

چوتھی قسم: جن کے دل پرچاۓ جاتے ہوں:

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں عطایا دیے جائیں تو ان کے مسلمان ہونے یا ان کے ایمان کی مضبوطی یا ان کے شر سے مسلمانوں کے محفوظ ہونے کی امید کی جاۓ۔

ان کے لیے زکوۃ کی مقدار: جتنے سے ان کے دلوں کو پرچایا جا سکے۔

پانچویں قسم: گردن:

یعنی غلاموں اور مکاتبین کو آزاد کرنا۔

مکاتب: اس غلام کو کہتے ہیں جس نے خود کو اپنے مالک سے خرید لیا ہو۔ اور اس میں مسلمان قیدیوں کو فدیہ دے کر آزاد کرنا بھی شامل ہے۔

چھٹی قسم: قرضدار، اور ان کی دو قسمیں ہیں:

پہلی: جس نے خود کے لئے کسی ضرورت کی وجہ سے قرض لیا ہو اور ادا نہ کر سکے۔ تو اسے اس قدر دیا جاۓ گا کہ اس کا قرض ادا ہو جاۓ۔ دوسری: جس نے لوگوں کے درمیان اصلاح کرنے کی غرض سے قرض لیا ہو۔ اسے اس قدر زکوۃ دی جاۓ گی کہ اس کا قرض ادا ہو جاۓ گرچہ اس کی مالی حالت اچھی ہو۔

ساتویں قسم: اللہ کی راہ میں:

یعنی اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے۔

ان کے لیے زکوۃ کی مقدار: جس سے جہاد کی ضروریات پوری ہو جائیں؛ جیسے سواری، ہتھیار اور کھانا وغیرہ۔

آٹھویں قسم: ابن سبیل:

یہ اس مسافر کو کہا جاتا ہے جس کا زاد راہ ختم ہو گیا ہو یا چوری ہو گیا ہو اور اپنے شہر تک پہنچنے کے لیے اس کے پاس کافی مال نہ ہو۔

ان کے لیے زکوۃ کی مقدار: اسے اس قدر دیا جاۓ گا کہ اپنے شہر تک پہنچ جاۓ گرچہ مالدار ہو۔

## چوتھامبحث: روزہ:

صیام (روزہ): بطور عبادت طلوع فجر سے غروب آفتاب تک مفطرات (جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاۓ) سے باز رہنا۔

یہ اسلام کا ایک رکن ہے- اللہ تعالی کی جانب سے فرض کردہ ہے۔ اور دین اسلام کے بدیہی طور پر معلوم شعائر میں سے ہے۔ اس کا وجوب کتاب، سنت اور اجماع سے ثابت ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{شَهْرُ رَمَضَانَ ٱلَّذِىٓ أُنزِلَ فِيهِ ٱلْقُرْءَانُ هُدًۭى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَـٰتٍۢ مِّنَ ٱلْهُدَىٰ وَٱلْفُرْقَانِ ۚ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ ٱلشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ}.

)ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق وباطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں‘ تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہئے(۔ (لبقرة:185)-

### صیامرمضانکےوجوبکیشرطیں:

1- اسلام، کافر کی طرف سے درست نہ ہوگا۔

2- بالغ ہونا، نا بالغ پر واجب نہیں۔ البتہ ممیز بچہ کا روزہ درست ہے اور وہ اس کے حق میں نفل ہوگا۔

3- عقل: پاگل پر نہ روزہ واجب ہے اور نہ اس کا روزہ درست ہوگا؛ کیوں کہ وہ نیت نہیں کر سکتا۔

4- قدرت، اس لیے بیمار پر جو روزے سے عاجز ہو اور مسافر پر روزہ واجب نہیں۔ لیکن عذر یعنى بیمارى اور سفر ختم ہونے کے بعد دونوں قضا کریں گے۔ اور عورت کے روزہ کی صحت کے لیے شرط یہ ہے کہ حیض اور نفاس کا خون رک جاۓ۔

ماہ رمضان کا آغاز دو چیزوں سے ثابت ہوتا ہے:

ماہ رمضان کے چاند کا نظر آنا۔ اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے : 'اسے (چاند کو) دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کرو اور اسے دیکھ کر ہی روزہ رکھنا بند کرو''۔[[38]](#footnote-38)-

ب- ماہ شعبان کے تیس دن پورے کرنا، جب بادل یا گرد وغیرہ کی وجہ سے چاند نظر نہ آۓ۔ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: ''اگر چاند دیکھنا ممکن نہ ہو تو شعبان کی تیس دن کی تعداد پوری کرو''[[39]](#footnote-39)۔

#### روزہکینیت:

دیگر عبادتوں کی طرح روزہ بھی بلا نیت صحیح نہیں ہوگا۔ فرض روزہ میں نیت کے وجوب کا وقت دوسرے روزوں سے مختلف ہے، اور اور اس کا بیان درج ذیل ہے: نمبر ایک: فرض روزہ جیسے رمضان، قضا یا نذر کے روزہ میں طلوع فجر سے پہلے رات کو نیت کرنا ضروری ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے : 'جس نے رات کو روزہ کی نیت نہیں کی اس کا کوئی روزہ نہیں''۔[[40]](#footnote-40)-

نمبر دو: نفل روزہ، اس کی نیت دن میں بھی کی جا سکتی ہے۔ بشرطیکہ طلوع فجر کے بعد ایسا کچھ نہ کیا ہو جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

#### روزہکوفاسدکرنےوالیچیزیں:

1- جماع: اس سے روزہ باطل ہو جاۓ گا اور اس دن کے روزہ کی قضا کرنی ہوگی جس دن اس نے صحبت کی ہے۔ ساتھ ہی بطور کفارہ ایک گردن آزاد کرنی ہوگی۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو پے در پے دو مہینے کے روزے رکھنے ہوں گے۔ اگر کسی عذر شرعی کی بنا اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو اپنے علاقہ کے مروج عام کھانوں میں سے کھلانا پڑے گا، ہر مسکین کو آدھا صاع۔

 2- منی کا نکلنا: خواہ بوس وکنار کی وجہ سے یا مشت زنی یا بار بار دیکھنے کی وجہ سے۔ اور اس میں صرف قضا کے طور پر روزہ رکھنا ہے؛ کیوں کہ کفارہ جماع کے ساتھ خاص ہے۔ رہی بات نیند کی حالت میں احتلام کی تو اس میں کچھ بھی واجب نہیں؛ کیوں کہ یہ انسان کے اختیار کے باہر کی چیز ہے، جسے احتلام ہوا ہو وہ صرف غسل جنابت کرے گا۔

 3- عمدا کھانا پینا۔ کیونکہ اللہ رب العزت فرماتا ہے:

{وَكُلُوا۟ وَٱشْرَبُوا۟ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ ٱلْخَيْطُ ٱلْأَبْيَضُ مِنَ ٱلْخَيْطِ ٱلْأَسْوَدِ مِنَ ٱلْفَجْرِ}.

 (تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ فجر کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہوجائے) [سورۂ بقرہ: 187]- لیکن اگر بھولے سے کھا لے یا پی لے تو کوئی حرج نہیں۔ اس کی دلیل یہ حدیث ہے: 'جس روزہ دار نے بھول کر کھا پی لیا وہ اپنا روزہ مکمل کرے، اسے اللہ نے کھلایا اور پلایا ہے''۔[[41]](#footnote-41)-

4- قصدا قے کرنا، لیکن اگر کسی کو بلا اختیار قے آ جاۓ تو اس سے اس کے روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے : 'جسے قے آ جاۓ اس پر قضا نہیں ہے اور جو عمدا قے کرے اس پر قضا واجب ہے''۔[[42]](#footnote-42)-

5- فصد لگوا کر یا کسی مریض کو دینے کے لیے جسم سے خون نکلوانا، اس سے روزہ ٹوٹ جاۓ گا۔ لیکن اگر جانچ کی غرض سے تھوڑا سا خون نکالا جاۓ تو اس سے روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اسی طرح اگر بلا اختیار کہیں سے خون نکلے تو اس سے بھی روزہ متاثر نہیں ہوگا، جیسے اگر نکسیر یا کسی زخم یا دانت نکالنے سے خون نکلے۔

#### جنہیںرمضانمیںروزہچھوڑنےکیاجازتہے:

پہلی قسم: جنہیں روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے لیکن انہیں قضا رکھنا ہے:

1- ایسا مریض جسے شفا کی امید ہو اور روزہ رکھنے میں اسے نقصان یا مشقت ہو۔

2- مسافر؛ خواہ سفر میں اسے کوئی مشقت ہو یا نہ ہو۔

اور ان دونوں باتوں کی دلیل اللہ کا یہ ارشاد ہے:

{وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍۢ فَعِدَّةٌۭ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ }.

)اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو اسے دوسرے دنوں میں روزوں کی گنتی پوری کرنی ہے(- (البقرة:185)-

 3- حاملہ یا دودھ پلانے والی عورتیں مریض کے حکم میں ہیں ان کے لیے روزہ چھوڑنا جائز ہے اگر مشقت ہو یا انہیں یا ان کے بچوں کو اس سے نقصان پہنچے۔ لیکن ان پر روزے کى قضا دیگر ایام میں واجب ہے۔

 4- حائضہ اور نفاس والی عورت: ان کے اوپر روزہ چھوڑنا واجب ہے۔ ان کا روزہ صحیح نہیں ہوگا اور انہیں دیگر ایام میں قضا رکھنی ہوگی۔

دوسری قسم: جن کے لیے رمضان میں روزہ چھوڑنا جائز ہے لیکن ان پر کفارہ واجب ہے، اور وہ ہیں:

1- ایسا مریض جس کی شفایابی کی امید نہ ہو۔

2- عمر دراز شخص جو روزہ نہ رکھ سکے۔

یہ لوگ ماہ رمضان کے ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائیں گے۔ لیکن جب انسان اتنا معمر ہو جاۓ کہ اس کی عقل ماوف ہو جاۓ تو اس سے تکلیف زائل ہو جاتی ہے (وہ شریعت کا پابند نہیں ہوتا) چنانچہ وہ روزہ ترک کرے گا اور اس پر کچھ بھی واجب نہیں ہوگا۔

#### قضاکرنےکاوقتاوراسمیںتاخیرکرنےکاحکم:

اگلے رمضان کے آنے سے پہلے ہی رمضان کے صیام کی قضا واجب ہے۔ اور افضل یہ ہے کہ قضا میں جلدی کی جاۓ۔ اور اگلے رمضان کے بعد تک قضا کو مؤخر کرنا جائز نہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وه بیان کرتی ہیں کہ: 'مجھ پر رمضان کی قضا ہوتی تھی اور میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت کا خیال رکھتے ہوۓ صرف شعبان ہی میں قضا رکھ پاتی تھی''۔[[43]](#footnote-43)-

جو اگلے رمضان تک بھی قضا نہ رکھے اس کی دو حالتیں ہو سکتی ہیں:

1- کسی شرعی عذر کے تحت تاخیر کرے، مثلا دوسرے رمضان تک اسے شفا نہ ملے تو اس پر صرف قضا ہوگی۔

2- بلا کسی عذر شرعی کے تاخیر کرے، تو وہ گناہ گار ہوگا، اسے توبہ کرنی ہوگی، قضا رکھنی ہوگی اور ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلانا پڑے گا۔

#### جسپرقضاہواسکےنفلیروزہرکھنےکاحکم:

جس پر رمضان کی قضا ہو اس کے حق میں افضل یہ ہے کہ وہ سب سے پہلے قضا رکھے۔ لیکن اگر کوئی ایسا نفل ہو جس کا دن متعین ہو جیسے عرفہ اور عاشورا کے روزے تو قضا سے پہلے رکھے گا؛ کیوں کہ قضا کا وقت طویل ہے جبکہ عاشورا اور عرفہ کے روزے وقت پہ نہ رکھے جائیں تو فوت ہو جائیں گے۔ البتہ شوال کے چھ روزے قضا کے بعد ہی رکھے گا۔

#### حرامروزے:

1- عید الفطر اور عید الاضحی کے روزے؛ کیوں کہ اس سے منع کیا گیا ہے۔

2- ذو الحجہ مہینے کے ایام التشریق کے روزے۔ لیکن متمتع اور قارن کے پاس اگر ہدی کا جانور نہ ہو تو وہ یہ روزے رکھ سکتے ہیں۔ ذوالحجہ کا گیارہواں، بارہواں اور تیرھواں دن ایام التشریق کہلاتا ہے۔ 3- یوم الشک کو شک کی بنا پر رکھا جانے والا روزہ اور یہ شعبان کی تیسویں تاریخ ہوتی ہے۔ جب تیسویں تاریخ کی رات کو بادل یا گرد کی وجہ سے چاند نظر نہ آۓ۔

#### مکروہروزے:

1-رجب کے مہینے کو روزہ رکھنے کے لئے خاص کرنا۔

ب-صرف جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا کیوں کہ اس سے روکا گیا ہے۔ لیکن اگر ایک دن اس سے پہلے یا ایک دن اس کے بعد بھی روزہ رکھے تو کراہت ختم ہو جاتی ہے۔

#### مسنونروزے:

1- شوال کے چھ روزے۔

ب- ذو الحجہ کے نو روزے اور ان میں سب سے اہم یوم عرفہ کا روزہ ہے جس سے دو سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، لیکن حاجی کے لیے یہ روزہ مسنون نہیں۔

ج- ہر مہینے کے تین روزے اور افضل یہ ہے کہ یہ تین روزے ایام بیض میں رکھے جائیں :اور (ہجرى مہینے کى) 13، 14، اور 15 تاریخ کوایام بیض کہا جاتا ہے۔

د- ہر ہفتے سوموار اور جمعرات کے روزے؛ کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ روزے رکھتے تھے، اس لئے کہ ان دنوں میں بندوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔

#### نفلیروزہ:

1- صیام داود علیہ السلام، آپ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور دوسرے دن روزہ نہیں رکھتے تھے۔

ب- ماہ محرم کے روزے اور یہ افضل ترین مہینہ ہے جس میں روزہ رکھنا مستحب ہے۔ اور اس مہینہ کا اہم ترین روزہ دسویں محرم یوم عاشورا کا روزہ ہے۔ اور اس کے ساتھ نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھنا ہے کیوں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: 'اگر میں اگلے سال زندہ رہا، تو (محرم کی) نویں تاریخ کو بھی روزہ رکھوں گا''۔ اور اس روزہ سے پچھلے ایک سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

## پانچواںمبحث: حج

### حجکیلغویاورشرعیتعریف:

حج کے لغوی معنی ارادہ اور قصد کرنے کے ہیں۔ اور شریعت کی اصطلاح میں متعینہ اوقات میں مخصوص اعمال کی انجام دہی کے ارادہ سے بیت اللہ الحرام اور مشاعر مقدسہ (منی، مزدلفہ اور عرفات) کا قصد کرنا۔

اور عمرہ کے لغوی معنی زیارت کے ہیں۔

اور شرعی اصطلاح میں کسى بھى وقت مخصوص اعمال کی ادائیگی کے لیے مسجد حرام کی زیارت کرنا۔

اور حج اسلام کا ایک عظیم رکن اورعظیم اساس ہے۔ حج سن 9 ہجری میں فرض کیا گیا۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی حج کیا، اور وہ ہے حجۃ الوداع۔ اور مستطیع پر زندگی میں ایک حج واجب ہے۔ اور جو اس سے زائد ہوگا وہ نفل ہوگا۔ رہی بات عمرہ کی تو بہت سے علما کے نزدیک واجب ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کیا عورتوں پر بھی جہاد واجب ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ’’ہاں، ان پر ایسا جہاد فرض ہے جس میں لڑائی نہیں، یعنی حج اور عمرہ‘‘۔[[44]](#footnote-44)-

### حجوعمرہکےوجوبکیشرطیں:

1- اسلام۔

2- عقل۔

3- بالغ ہونا۔

4- آزاد ہونا۔

5- استطاعت ہونا۔

اور عورت کے لیے ایک مزید شرط یہ ہے کہ وہ ایک محرم کے ساتھ حج کا سفر کرے۔ کیوں کہ اس کے لیے حج ہو یا کوئی بھی سفر بغیر محرم کے جائز نہیں۔ اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے : 'عورت سفر نہ کرے مگر محرم ہى کے ساتھ اور عورت پر کوئى بھى (اجنبى) آدمى داخل نہ ہو مگر یہ کہ اس (عورت) کے ساتھ کوئی محرم ہو''۔[[45]](#footnote-45)-

عورت کا محرم : اس کا خاوند یا ہر وہ شخص جس کے لیے اس سے نکاح کرنا دائمی طور پر حرام ہو۔ خواہ نسب کی وجہ سے: جیسے بھائی، باپ، چچا، بھتیجا اور ماموں۔ یا کسی جائز سبب سے: جیسے رضاعی بھائی، یا سسرالی رشتہ سے جیسے اس کی ماں کا شوہر یا اس کے شوہر کا بیٹا۔ اور استطاعت مادی اور جسمانی دونوں طاقتوں کو شامل ہے کہ سواری کر سکے، سفر کی مشقت اٹھانے کی طاقت ہو اور آنے جانے کے اخراجات موجود ہوں۔ ساتھ ہی بال بچوں اور جن کا نفقہ اس پہ واجب ہو ان کے لیے اتنا چھوڑ جا سکے کہ واپس آنے تک کافی ہو۔

اور حج کے راستہ میں جان ومال کا کوئی خطرہ نہ ہو۔

اور جو صرف مالی طاقت رکھتا ہو لیکن جسمانی طاقت نہ رکھتا ہو بایں طور کہ بہت عمر دراز ہو چکا ہو یا لا علاج بیماری کا شکار ہو چکا ہو تو اس پر واجب ہے کہ کسی کو اپنا نائب بناۓ جو اس کی طرف سے حج وعمرہ کا فریضہ انجام دے۔

حج وعمرہ میں نیابت دو شرطوں کے ساتھ صحیح ہوگی:

1- جس کا فریضۂ حج ادا کرنا صحیح ہو اور وہ ہے ایک عاقل وبالغ مسلمان۔

2- وہ خود کا حج ادا کر چکا ہو۔

### احرامکےمواقیت:

مواقیت میقات کی جمع ہے۔ اس کے لغوی معنی حد کے ہیں اور شرعی اصطلاح میں میقات عبادت کی جگہ یا وقت کو کہا جاتا ہے۔

حج کے میقات دو طرح کے ہیں: زمانی اور مکانی:

ا- زمانی میقات کا ذکر اس آیت میں ہوا ہے:

{ٱلْحَجُّ أَشْهُرٌۭ مَّعْلُومَـٰتٌۭ ۚ فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ ٱلْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِى ٱلْحَجِّ}.

(حج کے مہینے مقرر ہیں اس لیے جو شخص ان میں حج لازم کر لے) [ سورۂ بقرہ: 197]-

اور یہ مہینے ہیں: شوال، ذو القعدہ اور ذو الحجہ کے دس دن۔

ب- مکانی میقات: یہ ان حدود کو کہا جاتا ہے جن کو پار کر کے بغیر احرام کے مکہ جانا حاجی کے لیے جائز نہیں۔ یہ مواقیت درج ذیل(پانچ) ہیں:

1- ذو الحلیفہ : جو مدینہ والوں کا میقات ہے۔

2- جحفہ: شام، مصر اور مغرب والوں کا میقات ہے۔

3- قرن المنازل: جسے اب سیل کہا جاتا ہے، اہل نجد کا میقات ہے۔

4- ذات عرق : جو اہل عراق کا میقات ہے۔

5- یلملم : جو اہل یمن کا میقات ہے۔

اور جس کا گھر ان مواقیت کے اندر ہو وہ حج اور عمرہ کا احرام اپنے گھر سے باندھے گا۔ اور اہل مکہ مکہ ہی سے احرام باندھیں گے، انہیں باہر نکل کر میقات تک جانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور جہاں تک عمرہ کی بات ہے تو وہ حدود حرم سے قریب ترین کسی حلال جگہ (جو حدود حرم کے باہر ہو) تک جائیں گے اور وہاں سے احرام باندھیں گے۔ جو شخص حج یا عمرہ کرنا چاہتا ہے اسے احرام کی حالت میں ان جگہوں سے داخل ہونا چاہیے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہیں، یہ وہ مقامات ہیں جن کی وضاحت پہلے کر دی گئی ہے۔ جو شخص حج یا عمرہ کرنا چاہے اس کے لیے بغیر احرام کے میقات پار کرنا جائز نہیں۔

جو کوئی بھی ان میقاتوں کا باشندہ نہ اور مذکورہ میقاتوں میں سے کسی میقات سے گزرے تو وہ وہیں سے احرام باندھے گا۔

خشکی، سمندر یا فضا کے راستہ سے بھی جس کا گزر ان میقاتوں سے نہ ہو تو وہ جب قریب ترین میقات کے برابر ہوگا تو احرام باندھے گا۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "دیکھو کب تم میقات کی برابری میں آتے ہو"۔ جو حج یا عمرہ کے لیے ہوائی جہاز سے سفر کرے اسے اس وقت احرام باندھنا ہے جب جہاز اس کے راستے میں واقع میقات کے برابر آ جاۓ۔ اور یہ جائز نہیں کہ ایئرپورٹ پرہوائی جہاز کے اترنے تک احرام کو مؤخر کردے۔

### احرام:

حج یا عمرہ میں داخل ہونے کی نیت کرنا، توعمرہ میں احرام کا مطلب ہے: دخول عمرہ کی نیت کرنا، اور حج میں احرام کا مطلب ہے: حج کی نیت کرنا، اس نیت کے بغیر کوئی محرم نہیں ہو سکتا۔ اگر نیت نہ پائی جاۓ تو صرف احرام کا لباس پہن لینا احرام نہیں کہلاتا۔

#### احراممیںمستحبامور:

1- احرام سے پہلے غسل کرنا۔

2- جسم میں خوشبو لگانا، احرام کے لباس میں نہیں۔

3- ایک سفید ازار اور ایک سفید چادراور دو جوتے پہننا۔

4- سواری کی حالت میں قبلہ رخ ہو کر احرام باندھنا۔

#### حجکےاقسام:

محرم کو حج کے تین قسموں میں سے کسى ایک کو حسب منشا اختیار کرنے کا حق ہے، اور وہ تینوں قسمیں حسب ذیل ہیں:

1- تمتع: اور وہ یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کا احرام باندھے اور اس سے فارغ ہو کر اسی سال پھر حج کا احرام باندھے۔

2- افراد: اور وہ یہ ہے کہ میقات پر صرف حج کا احرام باندھے اور اسی احرام میں حج کے سارے اعمال انجام دے۔

3- قران: اور وہ یہ ہے کہ میقات پر ایک ساتھ حج اور عمرہ کا یا صرف عمرہ کا احرام باندھے پھر طواف شروع کرنے سے پہلے حج کو اس میں شامل کر لے، پس وہ عمرہ اور حج کی نیت میقات سے کرے یا طواف عمرہ شروع کرنے سے قبل کرے،اور عمرہ اور حج دونوں کے لیے طواف وسعی کرے۔

متمتع اور قارن کو قربانی کرنا ہے اگر وہ مسجد حرام کا رہنے والا نہ ہو۔

ان تینوں میں افضل ترین حج تمتع ہے؛ کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو اس کا حکم دیا[[46]](#footnote-46)، پھر حج قران؛ کیوں کہ یہ حج اور عمرہ کو شامل ہے اور اس کے بعد حج افراد کا درجہ ہے۔

جب ان میں سے کسی ایک قسم کی نیت سے احرام باندھ لے تو اس کے بعد تلبیہ کے یہ الفاظ کہے: «لبيك اللهم لبيك، لبيك لا شريك لك لبيك، إن الحمد والنعمة لك والملك، لا شريك لك»۔ ’’اے اللہ ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بلاشبہ ہر تعریف اور نعمت تیری ہے اور تیری ہی بادشاہت ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔‘‘

یہ سنت ہے اور انہیں کثرت سے کہنا مستحب ہے۔ مرد بلند آواز سے کہیں گے اور خواتین دھیمی آواز میں کہیں گی۔

تلبیہ کا وقت: تلبیہ کا وقت شروع ہوتا ہے احرام کے بعد سے اور اس کا آخری وقت حسب ذیل ہے:

1- معتمر طواف شروع کرنے سے پہلے تلبیہ چھوڑے گا۔

2- حاجی عید کے دن اس وقت تلبیہ چھوڑے گا جب جمرۂ عقبہ کی رمی شروع کرے۔

#### ممنوعاتاحرام (حالتاحراممیںممنوعکام):

1- جسم کے کسی بھی حصہ کا بال چھیلنا، کاٹنا یا اکھاڑنا۔

2- بلا کسی عذر کے ہاتھ یا پیر کے ناخن کاٹنا،لیکن اگر کوئی ناخن ٹوٹ جاۓ اور اسے الگ کر دے تو اس پر کوئی فدیہ نہیں ہے۔

3- مرد کا سر کو کسی متصل چیز سے ڈھانپنا؛ جیسے ٹوپی اور غترہ۔

4- مرد کا جسم یا اپنے کسی حصہ پہ سلا ہوا کپڑا پہننا جیسے قمیص، پگڑی یا پاجامہ۔ مخیط (سلا ہوا کپڑا): جو اعضاۓ جسم کے بقدر تیار کیا جاۓ جیسے خف، دستانے اور موزے۔ اور عورت بحالت احرام کوئی بھی کپڑا پہن سکتی ہے کیوں کہ اسے ستر اور پردہ کی ضرورت ہے، البتہ وہ برقع (چہرہ کو ڈھانکنے والا ایک لباس) نہیں پہنے گی، لیکن جب اس کے سامنے کوئی اجنبی آ جاۓ تو اوڑھنی وغیرہ سے اپنا چہرہ ڈھانپ لے گی۔ اور دستانے بھی نہیں پہنے گی۔

5- خوشبو؛ کیوں کہ محرم سے مطلوب یہ ہے کہ وہ دنیا کی رنگینیوں اور لذتوں سے دور رہے اور آخرت کی طرف سبقت کرے۔

6- خشکى کے شکار کو قتل کرنا اور شکار کرنا: کیونکہ محرم خشکی کے شکار نہیں کر سکتا اور نہ اسے شکار کرنے میں کسی کی مدد کر سکتا ہے اور نہ ہی اسے ذبح کر سکتا ہے۔

اگر محرم نے (خشکى کا) کوئى شکار کیا ہو یا اس میں مدد کی ہو یا اس کی خاطر شکار کیا گیا ہو تو اس کا گوشت نہیں کھا سکتا، وہ اس کے لیے مانند مردار ہے۔

مگر سمندر میں شکار کر سکتا ہے اور اسی طرح پالتو جانور جیسے مرغی اور چوپاۓ ذبح کر سکتا ہے؛ کیوں کہ یہ شکار نہیں ہیں۔

7- عقد نکاح کرنا خود کے لیے یا کسی دوسرے کے لیے یا گواہ بننا۔

8- جماع۔ جو تحلل اول (عید کے دن رمی، ذبح اور حلق کرنا) سے پہلے جماع کرے اس کا حج فاسد ہو جاۓ گا لیکن اسے حج کے کام پورے کرنے ہوں گے، اور اگلے سال قضا کرنی ہوگی اور ایک اونٹنی یا اونٹ ذبح کرنا ہوگا۔ اور اگر تحلل اول کے بعد کرے تو اس کا حج فاسد نہیں ہوگا لیکن اسے دم دینا ہوگا اور عورت کے لیے بھی یہی حکم ہے اگر جماع میں اس کی رضا شامل ہو۔

9- شرمگاہ کے علاوہ کو شہوت کے چھونا، یہ محرم کے لیے جائز نہیں کیوں کہ یہ وطی محرم کا ذریعہ ہے۔

### عُمرہ:

ا- عمرہ کے ارکان:

1- احرام۔

2- طواف۔

3- سعی۔

ب- عمرہ کے واجبات:

1- معتبر میقات سے احرام باندھنا۔

2- بال حلق کروانا یا چھوٹا کروانا۔

ج- عمرہ کا طریقہ:

سب سے پہلے طواف کے سات چکر پورے کرے گا، حجر اسود سے شروع کرے گا اور اسی پہ ختم کرے گا۔ با وضو ہو کر اور ناف سے گھٹنے تک ستر کو ڈھانک کر طواف کرے گا۔ اور پورے طواف کے دوران اضطباع سنت ہے، اضطباع یہ ہے کہ دائیں کندھے کو کھلا رکھے اور چادر اس کے نیچے سے گزارے اور چادر کے دونوں کناروں کو بائیں کندھے پر رکھے۔ جب ساتواں چکر پورا ہو جاۓ تو اپنے دونوں کندھوں کو ڈھانک لے۔ اور حجر اسود کی طرف رخ کرے گا پھر اگر بوسہ دینا ممکن ہو تو بوسہ دے گا اور اگر بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو گنجائش کى صورت میں حجر اسود کا دائیں ہاتھ سے استلام کرے گا یعنى چھوئے گا، اور ہاتھ کو بوسہ دے گا۔ اگر حجر اسود کا استلام نہ کر سکے تو اللہ اکبر کہتے ہوۓ دائیں ہاتھ سے ایک مرتبہ اس کی طرف اشارہ کرے گا لیکن ہاتھ کو بوسہ نہیں دے گا اور نہ ہی وہاں ٹھہرے گا۔ پھر کعبہ کو بائیں طرف رکھ کر طواف کرے گا، اور پہلے تین چکروں میں رمل کرنا مستحب ہے۔ اور رمل کا مطلب ہے چھوٹے چھوٹے قدموں کے ساتھ تیزی سے چلنا۔ اور جب کعبہ کے چوتھے رکن رکن یمانی سے گزرے تو اگر ممکن ہو تو اسے دائیں ہاتھ سے استلام کرے، نہ تکبیر کہے اور نہ بوسہ دے اور اگر استلام ممکن نہ ہو تو گزر جاۓ، نہ اشارہ کرے اور نہ تکبیر کہے۔ اور رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھے:

{وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِى ٱلدُّنْيَا حَسَنَةًۭ وَفِى ٱلْـَٔاخِرَةِ حَسَنَةًۭ وَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ}.

) اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا(۔ [سورۃ البقرہ: 201]- اور طواف پورا کرنے کے بعد مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے دو رکعت نماز ادا کرے گا لیکن اگر جگہ کی تنگی ہو تو مسجد کے کسی بھی حصہ میں ادا کر سکتا ہے۔ اور پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون پڑھنا مسنون ہے۔ اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھنا مسنون ہے۔ پھر مسعی کی طرف بڑھے گا اور صفا اور مروہ کے بیچ سات چکر لگاۓ گا؛ جانا ایک چکر اور لوٹنا ایک چکر شمار ہوگا۔ سعی صفا سے شروع ہوگی، چنانچہ صفا پہ چڑھے گا اور یہ افضل ہے اگر ممکن ہو ورنہ اس کے پاس ٹھہرے گا۔ اور سعى شروع کرتے وقت یہ آیت پڑھے گا:

﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾- [البقرة: 158]

 اور یہ مستحب ہے کہ قبلہ رخ ہو کر اللہ تعالی کی حمد وثنا بیان کرے، تکبیر کہے اوریہ ذکر کہے: «لا إله إلا الله، والله أكبر، لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك، وله الحمد، يحيي ويميت، وهو على كل شيء قدير، لا إله إلا الله وحده، أنجز وعده، ونصر عبده، وهزم الأحزاب وحده». پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرے گا اور مذکورہ ذکر تین مرتبہ دہراۓ گا (یعنی پہلے ذکر کرے گا پھر دعا، پھر یہ ذکر کہے گا پھر دعا اور پھر اخیر میں ذکر کرے گا۔ پھر صفا سے اترے گا اور مروہ کی طرف چلے گا یہاں تک کہ جب پہلے سگنل (ہری بتی) کے پاس پہنچے گا تو مرد اگلے سگنل تک تیزی سے چلے گا۔ مگر عورت کے لیے پردہ کا لحاظ کرتے ہوۓ یہاں تیزی سے چلنا مشروع نہیں ہے بلکہ اسے پوری سعی کے دوران عام چال چلنا ہے۔ پھر مروہ کے پاس پہنچ کر اس پہ چڑھے گا اور یہ افضل ہے اگر ممکن ہو ورنہ اس کے پاس ٹھہرے گا۔ اور جو صفا پر کہا اور کیا تھا وہی مروہ پہ کہے گا اور کرے گا، البتہ یہ آیت نہیں پڑھے گا: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾- کیوں کہ یہ آیت پڑھنا صرف صفا پہ چڑھتے وقت پہلے چکر میں ہی مشروع ہے۔ پھر نیچے اترے گا اور عام چال اور تیز رفتاری کی جگہوں کا خیال رکھتے ہوۓ صفا پہنچے گا۔ ایسا سات مرتبہ کرے گا،اس کا جانا ایک چکر ہوا اور لوٹنا دوسرا چکر۔ اور سعی کے دوران مستحب ہے کہ بقدر استطاعت بکثرت ذکر ودعا کرے۔ اور یہ کہ وہ بڑی اور چھوٹی نجاست سے پاک ہو جائے اور اگر وہ طہارت کے بغیر سعی کرے تو کافی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حائضہ اور نفاس والی عورت بھی سعی کر سکتی ہے کیوں کہ سعی میں طہارت شرط نہیں صرف مستحب ہے۔

سعی مکمل ہو جاۓ تو حلق (منڈوانا) یا تقصیر (بال چھوٹے کروانا) کرواۓ گا اور مرد کے حق میں حلق افضل ہے۔

اور اس طرح اس کے عمرہ کے اعمال پورے ہو جائیں گے۔

### حج:

#### ا- حجکےارکان:

1- احرام۔

2 : وقوفِ عرفہ۔

3- طواف افاضہ۔

4- سعی۔

#### ب- حجکےواجبات:

1- میقات سے احرام باندھنا۔

2- نو ذو الحجہ کو عرفہ میں ٹھہرنا، جو دن میں ٹھہرے وہ غروب آفتاب تک ٹھہرے گا۔

3- دس ذو الحجہ کى نصف شب تک مزدلفہ میں قیام کرنا۔

4- ایام تشریق کی راتوں میں منی میں قیام کرنا۔

5- جمرات کو کنکری مارنا۔

6- بال حلق کروانا یا چھوٹا کروانا۔

7- طواف وداع۔

#### ج- حجکاطریقہ:

میقات پہنچ کر اگر وقت تنگ ہو تو حج افراد کا تلبیہ پکارے گا۔ مکہ پہنچ کر طواف وسعی کرے گا اور احرام ہی کی حالت میں نو ذو الحجہ کو عرفات کی طرف نکلے گا۔ اور وہاں غروب آفتاب تک ٹھہرے گا پھر تلبیہ پکارتے ہوۓ مزدلفہ کی طرف واپس لوٹے گا۔ مزدلفہ ہی میں رات گزارے گا، فجر کی نماز پڑھے گا پھر افق روشن ہونے تک ذکر ودعا اور تلبیہ میں مشغول رہے گا پھر طلوع آفتاب سے پہلے ہی منی کی طرف چل دے گا۔ منی میں جمرۂ عقبہ کو سات کنکریاں مارے گا پھر حلق یا تقصیر کرواۓ گا اور حلق افضل ہے۔ پھر طواف افاضہ کرے گا اور پہلی سعی کافی ہوگی۔ اور اس طرح حج پورا ہوگا اور تحلل کامل حاصل ہو جاۓ گا۔ اب صرف گیارہ اور بارہ تاریخ کو کنکری مارنا باقی رہے گا اگر جلدی ہو۔ چنانچہ تینوں جمرات کو کنکری مارے گا، ہر جمرہ کو سات کنکریاں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہے گا۔ جمرۂ صغری سے شروع کرے گا جو مسجد خیف سے قریب تر ہے، پھر وسطی اور پھر جمرۂ عقبہ کو۔ ہر جمرہ کو سات کنکریاں مارے گا۔

اور اگر بارہ تاریخ کے بعد رکنا چاہے تو تیرہ تاریخ کو بھی اسی طرح جمرات کو کنکریاں مارے گا جیسے اس نے گیارہ اور تاریخ کو کنکریاں ماری تھی۔

کنکری مارنے کا وقت: تینوں دن زوال آفتاب کے بعد ہے۔

اگر بارہ تاریخ کو غروب آفتاب سے پہلے ہی منی سے نکل جاۓ تو کوئی حرج نہیں۔ اور اگر تیرہ کو زوال کے بعد کنکری مار کر روانہ ہو تو یہ افضل ہے۔ کیونکہ اللہ رب العزت فرماتا ہے:

{وَٱذْكُرُوا۟ٱللَّهَ فِىٓ أَيَّامٍۢ مَّعْدُودَٰتٍۢ ۚ فَمَن تَعَجَّلَ فِى يَوْمَيْنِ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَن تَأَخَّرَ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ لِمَنِ ٱتَّقَىٰ}.

 (دو دن کی جلدی کرنے والے پر بھی کوئی گناہ نہیں اور جو پیچھے رہ جاۓ اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، یہ پرہیزگار کے لیے ہے)- [سورۂ بقرہ: 203]۔ اور جب مکہ سے نکلنا چاہے تو طواف وداع کرے گا لیکن سعی نہیں کرے گا۔ اگر اس کے ساتھ ہدی کا جانور نہ ہو تو افضل یہ ہے کہ تمتع کی نیت سے عمرہ کا احرام باندھے، پھر آٹھویں تاریخ کو حج کا تلبیہ پکارے۔ اور حج کے گزشتہ سارے اعمال انجام دے، اور اگر حج وعمرہ دونوں کا احرام باندھے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ اور اسے حج قران کہا جاتا ہے۔ اور حج قران میں حج وعمرہ کے لئے ایک ساتھ نیت کى جاتى ہے اور اس میں ایک طواف اور ایک ہی سعی کی جاتی ہے۔

فصل سوم:

# معاملاتکابیان:

علماۓ کرام -رحمہم اللہ- نے اس باب سے متعلق لازمی معلومات کو بیان کیا ہے جس کا سیکھنا واجب عینى ہے۔ اور انہوں نے اس پر گفتگو کی ہے کہ (اس باب میں) کس قدر علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ تاجر کے لیے بیع وشرا کے احکام کا علم حاصل کرنا ضروری ہے۔ تاکہ نا دانستہ حرام یا سود میں نہ واقع ہو۔ اور بعض صحابۂ کرام -رضی اللہ عنہم- سے اس کی تایید میں کچھ اقوال منقول ہیں: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے: (ہمارے بازار میں صرف وہی کاروبار کر سکتا ہے جس کے پاس دین کا علم ہو)۔[[47]](#footnote-47)-

اور علی بن ابی طالب رضی الله عنہ - نے فرمایا: "جو بلا علمِ دین کے تجارت میں داخل ہو وہ یقینا سود میں واقع ہوگا"۔[[48]](#footnote-48)-

اور ابن عابدین نے علامی سے نقل کیا ہے: (اور ہر مکلف مرد اور عورت پر علم دین وہدایت سیکھنے کے بعد یہ بھی فرض ہے کہ وضو، غسل، نماز، روزہ کا علم حاصل کرے، اگر اس کا مال نصاب کو پہنچ گیا ہو تو زکوۃ کا بھى علم حاصل کرے اور حج کا طریقہ معلوم کرے اگر اس پر حج واجب ہو گیا ہو)۔

اور تاجروں پر واجب ہے کہ بیع وشرا کے احکام سیکھیں تاکہ تمام معاملات میں مکروہ اور شبہہ والی چیزوں سے بچے رہیں، اور اسی طرح جو بھی کسی پیشہ سے

یا کسی بھی کام سے جڑا ہوا ہو اس پر یہ فرض ہے کہ اس کام سے متعلق احکام سیکھے تاکہ حرام میں واقع ہونے سے بچ سکے۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: (بیع، نکاح اور اسی طرح جو معاملہ اصالۃ واجب نہیں اس کی شرط معلوم کیے بغیر اس پہ اقدام کرنا حرام ہے)۔[[49]](#footnote-49)-

اور ذیل میں شریعت کے مالی معاملات سے متعلق چند قواعد دیے جا رہے ہیں:

1- ہر وہ چیز جائز ہے جس میں خالص مصلحت یا راجح مصلحت موجود ہو؛ جیسے مباح چیزوں کی خرید وفروخت، کرایہ پہ دینا اور شفعہ۔

2- ہر وہ چیز مشروع ہے جس سے لوگوں کے حقوق محفوظ ہوتے ہیں؛ جیسے گروی رکھنا اور گواہ بنانا۔

3- ہر وہ چیز مشروع ہے جس میں طرفین کی مصلحت ہو؛ جیسے بیع فسخ کرنا، بیع فسخ کرنے کا اختیار اور بیع وشرا میں مستعمل شرائط۔

4- ہر وہ معاملہ ممنوع ہے جس سے لوگوں پر ظلم ہو اور ناحق ان کا مال لیا جاۓ؛ جیسے سود، غصب کرنا اور ناجائز ذخیرہ اندوزی۔

5- ہر وہ معاملہ مشروع ہے جس سے نیکی میں تعاون ہو؛ جیسے قرض دینا، عاریۃ دینا اور امانت رکھنا۔

6- بغیر محنت اور بلا کسی جد وجہد کے حاصل ہونے والی کمائی حرام ہے؛ جیسے جوا اور سود۔

7- ہر وہ معاملہ حرام ہے جس میں لا علمی اور دھوکے کا پہلو غالب ہو؛ جیسے غیر مملوکہ یا نامعلوم کسی چیز کی فروخت۔

8- کسی حرام معاملہ کو انجام دینے کے لیے حیلہ بازی ممنوع ہے؛ جیسے بیع عینہ۔

9- جو معاملہ اللہ کی عبادت سے غافل کرے وہ حرام ہے جیسے جمعہ کی دوسری اذان کے بعد بیع وشرا۔

10- جس میں بھی کوئی نقصان ہو یا اس سے مسلمانوں کے درمیان دشمنی پیدا ہو وہ حرام ہے جیسے حرام کردہ چیزوں کی خرید وفروخت اور خرید وفروخت پر خرید وفروخت۔

اور جب کوئی مسئلہ نہ سمجھ آۓ تو علما سے پوچھے اور حکم شرعی کی معرفت کے بغیر اس پر اقدام نہ کرے۔ جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

{فَسْـَٔلُوٓا۟ أَهْلَ ٱلذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ}.

 (پس اگر تمہیں معلوم نہیں تو اہل علم سے دریافت کر لو)- [سورہ نحل: 43]- اس کتاب میں اتنا ہی تحریر کرنا ممکن ہوا۔ اللہ تعالی سے دعا گو ہوں کہ ہمیں نفع بخش علم اور نیک عمل کی توفیق دے، یقینا وہ نہایت سخی اور کرم والا ہے۔ اور بکثرت درود و سلام ہو ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ان کی آل اور صحابہ کرام پر۔

# فہرستعناوین

[مقدّمہ 4](#_Toc120833376)

[پہلیفصل : عقائدکابیان 4](#_Toc120833377)

[مطلباول: اسلامکامعنیومفہوماوراسکےارکان 4](#_Toc120833378)

[توحیدکیاہمیت: 5](#_Toc120833379)

[لاالہالااللہکیگواہیکےمعنییہہیںکہ: 6](#_Toc120833380)

[لاالہالااللہکیشرطیں: 6](#_Toc120833381)

[محمدصلىاللہعلیہوسلمکےاللہکےرسولہونےکىشہادتدینےکامعنی: 7](#_Toc120833382)

[دوسرامطلب: ایمانکامعنیومفہوماوراسکےارکان 8](#_Toc120833383)

[ا۔اللہپرایمانلانا: 9](#_Toc120833384)

[1۔اللہکیربوبیتپرایمانلانا: 9](#_Toc120833385)

[2 ۔اللہکیالوہیتپرایمان: 10](#_Toc120833386)

[3 ۔اسماوصفاتپرایمان: 11](#_Toc120833387)

[شرککیقسمیں: 12](#_Toc120833388)

[1۔شرکاکبر: 12](#_Toc120833389)

[2۔شرکِاصغر: 13](#_Toc120833390)

[3۔شرکخفی: 13](#_Toc120833391)

[کفرکیقسمیں: 14](#_Toc120833392)

[پہلیقسم: کفراکبر: 14](#_Toc120833393)

[1۔کفرتکذیب: 14](#_Toc120833394)

[2 ۔تکبراورروگردانیکاکفر 14](#_Toc120833395)

[3 ۔کفراعراض: 15](#_Toc120833396)

[4 ۔کفرشک: 15](#_Toc120833397)

[5 ۔کفرنفاق: 15](#_Toc120833398)

[دوسریقسم: کفراصغر: 16](#_Toc120833399)

[ب۔فرشتوںپرایمان: 16](#_Toc120833400)

[ج۔کتابوںپرایمان: 17](#_Toc120833401)

[د- رسل -علیھمالسلام- پرایمان: 17](#_Toc120833402)

[ھ- آخرتکےدنپرایمان: 18](#_Toc120833403)

[ا- بعثپرایمان: 18](#_Toc120833404)

[ب- حسابوجزاپرایمان: 19](#_Toc120833405)

[ج- جنتاورجہنمپہایمان: 19](#_Toc120833406)

[و- بھلیبریتقدیرپرایمان: 19](#_Toc120833407)

[تیسرامطلب: احسان: 20](#_Toc120833408)

[چوتھامطلب: اہلسنتوالجماعتکےمختصراصول 21](#_Toc120833409)

[دوسریفصل : عباداتکابیان 22](#_Toc120833410)

[پہلامطلب: طہارتکےبیانمیں 22](#_Toc120833411)

[سبسےپہلے: پانیکیقسمیں: 22](#_Toc120833412)

[نمبر 2: نجاست: 22](#_Toc120833413)

[پہلا: نجاستمغلظہ: 22](#_Toc120833414)

[دوسرا: نجاستمخففہ: 22](#_Toc120833415)

[تیسرا: نجاسہمتوسطہ: 23](#_Toc120833416)

[نمبر 3: وہاعمالجومحدث (حدثوالے) پرحرامہیں: 24](#_Toc120833417)

[نمبر 4: قضائےحاجتکےآداب: 26](#_Toc120833418)

[نمبر 5: استنجااورپتھروغیرہکےاستعمالسےمتعلقاحکام: 26](#_Toc120833419)

[جسچیزسےاستجمارکرناہواسسےمتعلقچندشرائط: 27](#_Toc120833420)

[نمبر 6: وضوکےاحکام: 27](#_Toc120833421)

[وضوکےشروط: 27](#_Toc120833422)

[وضوکےفرائض: 28](#_Toc120833423)

[وضوکاطریقہ: 28](#_Toc120833424)

[وضوکےنواقض: 29](#_Toc120833425)

[نمبر 7: ہرطرحکےموزوںپرمسحکےاحکام: 29](#_Toc120833426)

[موزوںپرمسح کرنےکیشرائط: 29](#_Toc120833427)

[مسح کیمدت : 29](#_Toc120833428)

[مسح کاطریقہ: 30](#_Toc120833429)

[مسح کوباطلکرنےوالیچیزیں : 30](#_Toc120833430)

[موزوںپرمسحکرنےکاحکم: 30](#_Toc120833431)

[بینڈج،ڈریسنگاورپٹیوںپرمسحکرنا: 30](#_Toc120833432)

[انچیزوںپرمسحکرنےکاحکم: 30](#_Toc120833433)

[انچیزوںپرمسحکرنےکاطریقہ: 31](#_Toc120833434)

[نمبر 8: تیممکےاحکام: 31](#_Toc120833435)

[تیممکاحکم: 31](#_Toc120833436)

[تیممکیمشروعیتکیحکمت: 31](#_Toc120833437)

[جنحالتوںمیںتیمممشروعہیںوہذیلمیںمذکورہیں: 31](#_Toc120833438)

[تیممکاطریقہ: 31](#_Toc120833439)

[تیممکوباطلکرنےوالیچیزیں: 32](#_Toc120833440)

[جوپانیکااستعمالنہکرسکےاورتیممبھینہکرسکےاسکاحکم: 32](#_Toc120833441)

[نمبر 9: حیضونفاسکےاحکام: 32](#_Toc120833442)

[پہلا- حیض: 32](#_Toc120833443)

[دوسرا: نفاس: 33](#_Toc120833444)

[دوسرامطلب: نمازكابيان 34](#_Toc120833445)

[سبسےپہلے: اذانواقامتکےاحکام: 34](#_Toc120833446)

[اذانکیشرائط: 34](#_Toc120833447)

[اذانکیسنتیں: 34](#_Toc120833448)

[اذانکےالفاظ: 35](#_Toc120833449)

[نمبردو: نمازکامقامومرتبہاوراسکیفضیلت: 36](#_Toc120833450)

[نمبر 3: نمازکیشرائط: 38](#_Toc120833451)

[1- دخولوقت: 38](#_Toc120833452)

[2- شرمگاہکیسترپوشی: 38](#_Toc120833453)

[3- نجاستسےدورى: 38](#_Toc120833454)

[4۔قبلہکیجانبمنہکرنا۔ 38](#_Toc120833455)

[5- نیت: 39](#_Toc120833456)

[نمبر 4: نمازکےارکان: 39](#_Toc120833457)

[پہلارکن: اگراستطاعتہوتوکھڑاہونا۔ 39](#_Toc120833458)

[دوسرارکن: تکبیرتحریمہ: 40](#_Toc120833459)

[تیسرارکن: سورہفاتحہپڑھنا۔ 40](#_Toc120833460)

[چوتھارکن: ہررکعتمیںرکوعکرنا۔ 40](#_Toc120833461)

[پانچواںاورچھٹارکن: 40](#_Toc120833462)

[ساتواںرکن: ساتوںاعضاکےبلسجدہکرنا: 40](#_Toc120833463)

[آٹھواںرکن: سجدہسےسراٹھانااوردونوںسجدوںکےدرمیانبیٹھنا: 41](#_Toc120833464)

[نواںرکن: تمامارکانکواطمینانکےساتھانجامدینا: 41](#_Toc120833465)

[دسواںاورگیارہواںرکن: 41](#_Toc120833466)

[بارہواںرکن: آخریتشہدمیںنبیصلیاللہعلیہوسلمپردرودبھیجنا: 41](#_Toc120833467)

[تیرہواںرکن: تمامارکانکوبالترتیبانجامدینا: 42](#_Toc120833468)

[چودہواںرکن: سلامپھیرنا: 42](#_Toc120833469)

[نمبر 5: نمازکےواجبات: 42](#_Toc120833470)

[نمبر 6: نمازکیسنتیں: 43](#_Toc120833471)

[نمبرایک: قولیسنتیں: 43](#_Toc120833472)

[نمبردو: فعلیسنتیں: 43](#_Toc120833473)

[نمبر 7: نمازپڑھنےکاطریقہ : 44](#_Toc120833474)

[نمبر 8: نمازکےدورانمکروہچیزیں: 47](#_Toc120833475)

[نمبرنو: نمازکوباطلکرنےوالیچیزیں: 47](#_Toc120833476)

[نمبردس: سجدۂسہو: 48](#_Toc120833477)

[سجدۂسہوکےاسباب: 48](#_Toc120833478)

[ا- افعالکیزیادتی: اگریہافعالنمازکیجنسسےہوںتوسجدۂسہوکیاجاۓگا؛جیسےبیٹھنےکےبجاۓکھڑاہوجانا،کھڑاہونےکیبجاۓبیٹھجانایازائدرکوعیاسجدہکرلینا۔ 48](#_Toc120833479)

[ب- اقوالکیزیادتی: جیسےرکوعاورسجدہمیںقرآنپڑھنا۔اسکےلیےسجدۂسہوکرنامستحبہے۔ 48](#_Toc120833480)

[نمبر 11: نمازکےممنوعاوقات: 49](#_Toc120833481)

[نمبر 12: نمازباجماعت: 49](#_Toc120833482)

[1- 49](#_Toc120833483)

[باجماعتنمازاداکرنےکاحکم: 50](#_Toc120833484)

[2- جسچیزکےملنےسےجماعتملجاتیہے: 50](#_Toc120833485)

[3- جسچیزکےملنےسےرکعتملجاتیہے: 51](#_Toc120833486)

[4- جناعذارکیوجہسےجماعتچھوڑناجائزہے: 51](#_Toc120833487)

[نمبر 13: صلاۃالخوف (ڈرکیحالتمیںپڑھیجانےوالینماز): 51](#_Toc120833488)

[صلاۃالخوفکیادائیگیکاطریقہ: 52](#_Toc120833489)

[نمبر 14: جمعہکینماز: 52](#_Toc120833490)

[نمبرایک: نمازجمعہکاحکم: 52](#_Toc120833491)

[نمبردو: نمازجمعہکیصحتکیشرائط: 53](#_Toc120833492)

[نمبرتین: جمعہکےدونوںخطبوںکےارکان: 53](#_Toc120833493)

[نمبرچار: جمعہکےدونوںخطبوںسےمتعلقمستحبباتیں: 54](#_Toc120833494)

[نمبرپانچ: جمعہکےدنمستحباعمال: 54](#_Toc120833495)

[نمبرچھہ: جوجمعہمیںحاضرہواسکےلیےممنو‏عچیزیں: 54](#_Toc120833496)

[جمعہکوپانا: 55](#_Toc120833497)

[نمبر 15: معذورلوگوںکینمازیں: 55](#_Toc120833498)

[نمبرایک: مریضکینماز: 55](#_Toc120833499)

[نمبردو: مسافرکینماز: 56](#_Toc120833500)

[نمبر 16: عیدینکینماز: 57](#_Toc120833501)

[عیدینکینمازکاحکم: 57](#_Toc120833502)

[نمازعیدینکاطریقہ: 58](#_Toc120833503)

[عیدکیسنتیں: 58](#_Toc120833504)

[تکبیرکہنا: 58](#_Toc120833505)

[نمبر 17: نمازکسوف: 59](#_Toc120833506)

[خسوفاورکسوفکےمعنی: 59](#_Toc120833507)

[نمازکسوفکاحکم: 59](#_Toc120833508)

[نمازکسوفکاوقت: 59](#_Toc120833509)

[نمازکسوفکاطریقہ: 59](#_Toc120833510)

[نمازکسوفکیسنتیں: 60](#_Toc120833511)

[نمبر 18- نمازاستسقا: 60](#_Toc120833512)

[نمازاستسقاکیمشروعیتکاوقت: 60](#_Toc120833513)

[نمازاستسقاکاحکم: 61](#_Toc120833514)

[نمازاستسقاکیادائیگیکاطریقہ: 61](#_Toc120833515)

[نمبر 19: جنائزکےاحکام: 61](#_Toc120833516)

[اولا: حالتنزعمیںمبتلاشخصکےاردگردرہنےوالوںسےمتعلقاحکام: 61](#_Toc120833517)

[نمبردو: نمازجنازہکےاحکام: 62](#_Toc120833518)

[نمازجنازہکیشرطیں: 62](#_Toc120833519)

[نمازجنازہکےارکان: 62](#_Toc120833520)

[نمازجنازہکیسنتیں: 62](#_Toc120833521)

[نمازجنازہکاطریقہ: 63](#_Toc120833522)

[تیسرامطلب: زکوۃ: 64](#_Toc120833523)

[1- زکوۃکیتعریفاوراسکامقامومرتبہ: 64](#_Toc120833524)

[2- زکوۃکےوجوبکیشرطیں: 64](#_Toc120833525)

[3- جنمالوںمیںزکوۃواجبہے: 65](#_Toc120833526)

[1- چوپایے: 65](#_Toc120833527)

[چوپایوںکانصاب: 65](#_Toc120833528)

[2: زمینیپیدوارکیزکوۃ: 66](#_Toc120833529)

[پہلیقسم: اناجاورپھل۔ 67](#_Toc120833530)

[دوسریقسم: معدنیات: 68](#_Toc120833531)

[نمبرتین: زروںکیزکوۃ: 68](#_Toc120833532)

[زروںمیںزکوۃکانصاباورواجبزکوۃکیمقدار: 69](#_Toc120833533)

[نمبرچار: سامانِتجارتکیزکوۃ: 69](#_Toc120833534)

[سامانتجارتمیںزکوۃکےوجوبکیشرطیں: 69](#_Toc120833535)

[سامانتجارتکیزکوۃنکالنےکاطریقہ: 70](#_Toc120833536)

[نمبرپانچ: صدقۂفطرکابیان: 70](#_Toc120833537)

[اسکاحکم: 70](#_Toc120833538)

[صدقۂفطرکیمشروعیتکیحکمت: 70](#_Toc120833539)

[صدقۂفطرکےوجوباوراسےاداکرنےکاوقت: 70](#_Toc120833540)

[صدقۂفطرکیمقداراورکونسیچیزصدقۂفطرکےطورپرنکالیجاۓ: 71](#_Toc120833541)

[زکوۃکیادائیگیاوراسکےمصارف: 71](#_Toc120833542)

[زکوۃکےنکالنےکاوقت: 71](#_Toc120833543)

[زکوۃنکالنےکیجگہ: 71](#_Toc120833544)

[زکوۃکےمستحقین: 71](#_Toc120833545)

[چوتھامبحث: روزہ: 73](#_Toc120833546)

[صیامرمضانکےوجوبکیشرطیں: 73](#_Toc120833547)

[روزہکینیت: 74](#_Toc120833548)

[روزہکوفاسدکرنےوالیچیزیں: 75](#_Toc120833549)

[جنہیںرمضانمیںروزہچھوڑنےکیاجازتہے: 76](#_Toc120833550)

[قضاکرنےکاوقتاوراسمیںتاخیرکرنےکاحکم: 76](#_Toc120833551)

[جسپرقضاہواسکےنفلیروزہرکھنےکاحکم: 77](#_Toc120833552)

[حرامروزے: 77](#_Toc120833553)

[مکروہروزے: 77](#_Toc120833554)

[مسنونروزے: 78](#_Toc120833555)

[نفلیروزہ: 78](#_Toc120833556)

[پانچواںمبحث: حج 78](#_Toc120833557)

[حجکیلغویاورشرعیتعریف: 78](#_Toc120833558)

[حجوعمرہکےوجوبکیشرطیں: 79](#_Toc120833559)

[احرامکےمواقیت: 80](#_Toc120833560)

[احرام: 81](#_Toc120833561)

[احراممیںمستحبامور: 81](#_Toc120833562)

[حجکےاقسام: 81](#_Toc120833563)

[ممنوعاتاحرام (حالتاحراممیںممنوعکام): 83](#_Toc120833564)

[عُمرہ: 83](#_Toc120833565)

[حج: 85](#_Toc120833566)

[ا- حجکےارکان: 85](#_Toc120833567)

[ب- حجکےواجبات: 86](#_Toc120833568)

[ج- حجکاطریقہ: 86](#_Toc120833569)

[معاملاتکابیان: 87](#_Toc120833570)

[فہرستعناوین 90](#_Toc120833571)

1. مسند احمد (6072) اور (10/249)، ترمذی (1535) اور ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے (4/110)۔ [↑](#footnote-ref-1)
2. ‎[2] بخاری، الادب المفرد (716) (1/377) ، احمد، مسند (19606) (32/383) اور ضیاء، الأحاديث المختارة (1/150)۔ اس حدیث کو البانی نے صحیح الجامع میں صحیح قرار دیا ہے (3731) (1/694)۔ [↑](#footnote-ref-2)
3. مسلم (121)، نوحہ خوانی اور نسب میں طعن وتشنیع کرنے پر کفر کے اطلاق کا بیان (1/83) اور مسند احمد (10434) (16/270)۔ [↑](#footnote-ref-3)
4. مذی اس بے رنگ باریک پانی کو کہتے ہیں جو بیوی کے ساتھ مداعبت (چھیڑ چھاڑ)، جماع کی یاد یا اس کے ارادے یا شہوت کو برآنگیختہ کرنے والی کسی چیز کو دیکھ کر یا ان ہى کى طرح کسىاور چیز کى بنا پر قطروں کی شکل میں نکل آتا ہے اور بسا اوقات احساس بھی نہیں ہوتا۔(ودی): یہ گاڑھا سفید پانی ہے جو پیشاب کے بعد یا بھاری چیز لے جانے کے وقت نکلتا ہے۔ [↑](#footnote-ref-4)
5. مسلم (224) (1/2049)، نماز کے لیے وضو کے وجوب کا بیان۔ [↑](#footnote-ref-5)
6. موطا امام مالک 219/680 (2/278)، سنن دارمی (312) (3/1455)، مصنف عبد الرزاق (1328) (1/341)- اور البانی نے ارواء الغلیل (122) (1/158) میں صحیح قرار دیا ہے۔ [↑](#footnote-ref-6)
7. مصنف نسائی (12808) (3/137)، مسند احمد (15423) (24/149)- اور البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل (121) (1/154) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔ [↑](#footnote-ref-7)
8. ابن ماجہ (594) (1/195)، ابن حبان (799) (3/79) اور البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ضعیف سنن ترمذی (146) (1/146) میں ضعیف قرار دیا ہے۔ [↑](#footnote-ref-8)
9. بخاری (142) (1/40)، مسلم (122) (283)۔ [↑](#footnote-ref-9)
10. بخاری (7288) (13/308)، مسلم (6066) (8/108)۔ [↑](#footnote-ref-10)
11. ابن باز رحمہ اللہ اپنے مجموع الفتاوی (29/141) میں فرماتے ہیں: (بیہقی کے نزدیک جابر رضی اللہ عنہ سے بسند جید آپ کے قول (الذی وعدتہ) کے بعد (إنک لا تخلف المیعاد) کی زیادتی مروی ہے۔ [↑](#footnote-ref-11)
12. مسلم، کتاب الایمان (82) (1/88)۔ [↑](#footnote-ref-12)
13. ترمذی، کتاب الایمان (265) (5/14)، امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح اور غریب ہے، اور شیخ البانی نے اسے صحیح الترغیب والترھیب میں صحیح قرار دیا ہے۔ [↑](#footnote-ref-13)
14. بخاری (1117) (2/758)، ترمذی (372) (2/218)۔ [↑](#footnote-ref-14)
15. بخاری (6251) (11/44)، مسلم (884) (2/330)۔ [↑](#footnote-ref-15)
16. بخاری (756) (2/306)، مسلم (872) (4/422)۔ [↑](#footnote-ref-16)
17. بخاری (793)، مسلم (398)۔ [↑](#footnote-ref-17)
18. بخاری (812)، مسلم (490)۔ [↑](#footnote-ref-18)
19. صحیح مسلم (498)۔ [↑](#footnote-ref-19)
20. بخاری (724)، مسلم (398) (6/398)۔ [↑](#footnote-ref-20)
21. بخاری (797)، مسلم (402)۔ [↑](#footnote-ref-21)
22. بخاری (1110) (2/438)۔ [↑](#footnote-ref-22)
23. یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ مسلم (1484) (3/157)۔ [↑](#footnote-ref-23)
24. بخاری (609)، مسلم (602)۔ [↑](#footnote-ref-24)
25. بخاری (4130)، مسلم (842)۔ [↑](#footnote-ref-25)
26. مسلم، کتاب الجمعہ (865) (59112)۔ [↑](#footnote-ref-26)
27. بخاری، کتاب الجمعہ (934) (2/13)، مسلم، کتاب الجمعہ (851) (2/851)۔ [↑](#footnote-ref-27)
28. بخاری (1081)، مسلم (693)۔ [↑](#footnote-ref-28)
29. بخاری (1012)، مسلم (894)۔ [↑](#footnote-ref-29)
30. ابو داود (3/211)، ترمذی (3/343) (1024) اور امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا۔ [↑](#footnote-ref-30)
31. مسلم (5/622) (962)۔ [↑](#footnote-ref-31)
32. بخاری حدیث (8) (1/69) اور مسلم حدیث (111) (1/128)۔ [↑](#footnote-ref-32)
33. ابن ماجہ حدیث (1792) (2/373) اور ترمذی حدیث (63) اور (631) (3/25، 26)۔ [↑](#footnote-ref-33)
34. بخاری حدیث (1402) (3/338) اور مسلم حدیث (2287) (4/67)۔ [↑](#footnote-ref-34)
35. بخاری (1432)، مسلم (984)۔ [↑](#footnote-ref-35)
36. ابو داود حدیث (1609) اور ابن ماجہ حدیث (1827) اور اسے شیخ البانی نے صحیح الجامع (13/58) میں صحیح قرار دیا ہے۔ [↑](#footnote-ref-36)
37. -[37] بخاری (1)، مسلم (1907) [↑](#footnote-ref-37)
38. بخاری حدیث (1810) (2/674) اور مسلم حدیث (1086) (2/762)۔ [↑](#footnote-ref-38)
39. بخاری حدیث (1909) [↑](#footnote-ref-39)
40. احمد (6/287)، ابو داود (2/329) حدیث (2454) اور نسائی (4/196) حدیث (2331) اور یہ نسائی کے الفاظ ہیں۔ [↑](#footnote-ref-40)
41. بخاری حدیث (6669) (11/669)، مسلم حدیث (2709) (4/277)۔ [↑](#footnote-ref-41)
42. ابو داود حدیث (2380) (2/539)، ترمذی حدیث (719) (3/98) اور ابن ماجہ حدیث (676) (2/315)۔ [↑](#footnote-ref-42)
43. بخاری حدیث (1849) (2/68)) اور مسلم حدیث (1846) (2/802)۔ [↑](#footnote-ref-43)
44. احمد حدیث (25198) (6/166)، نسائی حدیث (2627) (3/121) اور ابن ماجہ حدیث (2901) (3/413)۔ [↑](#footnote-ref-44)
45. بخاری حدیث (1862) اور مسلم (1341) (2/978)۔ [↑](#footnote-ref-45)
46. مسلم حدیث (1211) (2/870)۔ [↑](#footnote-ref-46)
47. ترمذی حدیث (487) اور امام ترمذی نے فرمایا: حسن غریب۔ اور البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ [↑](#footnote-ref-47)
48. دیکھیں: مغنی المحتاج (2/22)۔ [↑](#footnote-ref-48)
49. دیکھیں: المجموع (1/50)۔ [↑](#footnote-ref-49)